

LESQ.A



خبردار ہو جاوے اور دونوں فائدہ ہاوے \* ایک فائدہ قرآن پڑھنے کا  
 اور دوسرا مسئلہ جاننے کا \* اور غرض اس خاص کی اس رسالے کے لیے  
 سے ہی یہی کہ عورتیں ہندوستان کی خصوصاً سر دیوار کی جو عیض اور  
 استحاضہ کے مسئلہ سے نہایت نادان ہیں بلکہ ہرگز کوئی آفت نہیں ہیں  
 وہ بھی واقف ہو جاویں \* سو مناسب یہی کہ ان کے مردانہ ہونے کا  
 پڑھاویں تاکہ وہ سب خبردار ہو کے بخوبی اچھی طرح سے نماز اور  
 روزہ ادا کریں اور ان کو سمجھا دیں کہ تم جب فراغت سے  
 پہنچو تب اپنے پردے کی عورتیں بدھیں اور ہواں اور  
 کرتے کیوں کو جمع کر کے مسئلہ سنایا کرو \* اس کا ثواب اللہ تعالیٰ  
 تم کو بہت سادے گا اور اس بات میں اللہ اور رسول کی خوشی ہے  
 اور عورتوں کو خبردار کرنا فرض بھی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے  
 اَتَيْنَاكَ مِنْ سَبْعَةِ مِائَاتٍ سُوْرَةٍ تَحْرِيمِ مِثْنِ \* يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوا  
 اَنْفُسَكُمْ وَاٰهْلِيْكُمْ تٰۤاٰزًا وَّقُوْذِلَالِ الْفٰسِ وَالْهٰجِرَةِ \* اس کے لیے  
 بہت ہیں مایہ سامانوں نگاہ رکھو اپنی جان کو لگنا نہ ترک کرے بلکہ سب سے  
 اور نگاہ رکھو اپنی جوڑو اور لڑکوں کی جان کو نصیحت کیے بغیر سے  
 اس امر سے کہ جب کسی ایسے آدمی کا فریاد پتھر ہیں \* تو اب  
 مسلمانوں کو مناسب یہی ہے کہ آپ بھی لگنا ہو کہ ترک کریں اور اپنی جوڑو  
 اور لڑکوں کو کتھیں بھی دیں کی باتیں سمجھا دیں جس میں سے سب  
 بھی اور آپ بھی آگے بچے لڑتے ہیں اور بہشت میں جا کر رہیں  
 اور اگر پڑھانے بھی نہ سکیں تو اس رسالے کے مسئلہ پڑھم پڑھم ان

غور تون و سنہ ۱۹۱۱ء میں \* اؤڈھاس رسالے میں اکثر بامین جب کہ نام 6  
 لینا زبان ہندی میں کہ یہ معلوم ہے تاہی اسکی ہندی میں کی زبان  
 غرض میں لکھا اسکی ہندی میں ہاے دلہے سمجھا دیوینگے \* اؤڈھاس  
 کے سارے کتبے بہت مختصر کیا تا کہ پڑھنے میں مشکل نہ ہو بلکہ سہل ہو \*  
 ح ۱۱ \* پہلا باب ایمان کے بیان اور نماز کی فضیلت میں  
 ۱۱۱ \* اؤڈھاس باب میں دو فصلیں ہیں \*

۱۱۱ \* پہلی فصل ایمان کے بیان میں \*  
 جانو تم سب ایمان ہی سے ایمان کو ایمان سے ہی نہ بناؤ گے اؤڈھاس میں سب  
 عبادتوں کی \* اؤڈھاس کوئی نیکی اور عبادت بغیر دوستی ایمان کے درست  
 نہیں ہے اور ایمان کے دور کی ہیں اقرار کرنا ایمان سے اؤڈھاس  
 سچ ہو جسے ایمان سب چیزوں کا وہ بیغیر ہر دورے محمد ﷺ اللہ کے پاس سے  
 لائے ہیں وہ سب سچ اور درست ہی \* اؤڈھاس دو طرح پر ہی  
 ایمان محض اور ایمان بفعل \* ایمان محض یہ ہے کہ کہے تو \* اَللّٰهُمَّ بِاَللّٰہِ  
 کما هو باِصَمَاتِهِ وَصِفَاتِهِ وَقَمَلَتْ جَمِیعَ احْکَامِہِ \* اس کے یہ معنی  
 ہیں کہ ایمان لایا میں اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفاتوں کے  
 ساتھ ہی اور قبول کیا میں نے اس کے سب حکموں کو \* اسکا خلاصہ یہ ہے  
 کہ قبول کیا میں نے دین سامانی کو اور جو کچھ کہ اُس میں ہے  
 اور پھر ارہوا میں کثیر اور کافر سے اور جو کچھ کہ اُس میں ہے  
 اور دین سامانی حق ہی اور دین کفر جھوٹا \* اور کلمہ طیب  
 اور کلمہ شہادت کا بھی یہی مطلب ہی \* کلمہ طیب یہ ہی \* لَا اِلٰہَ



اَلَا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ \* اللہ کے سوا اے کوئی دوسرا معبود  
 بندگی کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں اور کارِ مہمات  
 یہ بھی \* اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاعْبُدْ اللّٰهَ  
 مُحَمَّدًا عَبْدَهُ وَرَسُوْلَهُ \* میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اے  
 کوئی دوسرا معبود بندگی کے لائق نہیں جس حال میں کہ وہ اپنی  
 صاحبِ میں اکیلا ہی اُس کا کوئی صاحب نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں  
 کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے ہیں اور اُس کے بھیجے ہوئے ہیں اور ایمان مفصل  
 یہ بھی کہ کہے تو \* اَمَّا بِاللّٰهِ مَلَا ئِكَتِهِ وَكُتُوْبِهِ وَرَسُوْلِهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ  
 وَالْقَدْرِ خَيْرٌ وَشَرٌّ مِنَ اللّٰهِ نَعْسَالِي وَالْجَعَثِ بَعْدَ الْمَوْتِ \*  
 ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ پر اور اُس کے سب فرشتوں پر اور اُس کی  
 سب کتابوں پر اور اُس کے سب پیغمبروں پر کہ پہلے انکے بہتر آدم  
 صلی اللہ ابوالبشر صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین دہاویہ اور آخری انکے  
 پیغمبر ہمارے محمد رسول اللہ محمد ﷺ سید البشر ہیں اور ہمارے  
 پیغمبر جیتے عبد اللہ کے ہیں اور عبد اللہ جیتے عبد المطلب کے  
 اور عبد المطلب جیتے ہاشم کے اور ہاشم جیتے عبد الممنان کے  
 اور پیغمبر ہمارے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برحق تھے اور سب  
 پیغمبروں سے افضل اور اپنی امت ہر بہت مہربان اور خاتمِ تامی  
 پیغمبروں کے \* اگر کوئی ہمارے پیغمبر کے بعد دعویٰ پیغمبری کا کرے  
 تو وہ جھوٹا ہی ہے دین قیامت تک جاری رہیگا \* اور ایمان لایا میں  
 قیامت کے دن ہر اور نیکی اور بدی پیدا کرنے پر کہ سب کا پیدا

مگر نیو والا اللہ تعالیٰ ہی \* اس واسطے کہ جب ثابت ہو کہ سب  
 چیزوں کا پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی تو پھر نہ وہ کام کا پیدا کر نیو والا  
 بھی اللہ تعالیٰ تھا \* مگر اللہ تعالیٰ ایمان اور نہ کفر اور نہ نیکی سے  
 راضی ہوتا تھا اور کفر اور گناہ سے ناراض تھا اور ایمان لایا مین  
 مرنے کے بعد زندہ کر دینے پر \* اور ہمارے نزدیک اکیلا ایمان مجاہد  
 لانا بھی درست ہی مگر بعضوں کے نزدیک بغیر ایمان مفصل کے ایمان  
 درست نہیں \* سو بہتر یہ ہے کہ ایمان مفصل لاوے تاکہ سب کے  
 نزدیک ایمان درست تھا رہے \* اور اس بات کو جانا چاہئے کہ  
 مگر اصل ایمان کا دلسمین یقین کرنا ہی ان سب چیزوں کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 اللہ کے پاس سے خالق کہ طرف لائے ہیں \* لیکن اقرار کرنا زبان سے  
 شرط جاری کر کے حکموں کی دینا مین \* پھر اگر کوئی آدمی دل مین  
 یقین رکھے اور زبان سے اقرار نہ کرے تو وہ آدمی مومن ہووے اللہ کے  
 نزدیک اور کافر ہووے خالق کے نزدیک \* اور جو آدمی زبان سے  
 اقرار کرے اور دل مین یقین نہ رکھے تو وہ آدمی مومن ہووے خالق کے  
 نزدیک اور کافر ہووے اللہ کے نزدیک تو ایسے آدمی کو منافق  
 کہتے ہیں \* اور جو آدمی کہ دل مین یقین رکھتا ہے اور زبان سے  
 بھی اقرار کرتا ہے تو وہ آدمی مومن حقیقی ہے اور بے شبہ وہ مومن  
 پاک ہے تو مناسب ہے آدمی کو کہ دل مین یقین رکھے اور زبان سے  
 بھی اقرار کرے تاکہ مومن حقیقی ہووے \* اور ایمان کی سب  
 شرطوں مین سے ایک شرط یہ ہے کہ اللہ پر اور قیامت کے احوالوں پر

جیسے دیکھو ایمان لانا اور یقین کرنا اور اللہ کے حلال کو حلال چاہنا اور اللہ کے حرام کو حرام بوجھنا \* اور جو آدمی کہ اللہ کے حلال کو حرام اور حرام کو حلال جانے تو وہ آدمی کا فرہوتا ہی نعوذ باللہ منها اور حکم ایمان کا یہ بھی کہ جب کوئی کافر ایمان لائے تو پہلے ایمان باری سے اور غلام بنانے سے بنا ہلوے اور کسی کو رد مانو وہ جس کے لئے سکھ جان اور مال پر مزاحمت کرے \* اور اُس کو بے حکم شرع کے ورج دینا حرام ہی اور حاجت بین وہ دوزخ کے ہمیشہ کے عذاب سے خلاص ہادے \* فصل دوسری نماز کی فضیلت بین \*

جانو تم اہل ایمان کہ ایمان کے بعد سب عبادتوں کی جرات نماز ہی اور نماز دین کا کھمبا ہی جیسا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 الصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّينِ فَمَنْ أَقَامَهَا فَقَامَ الدِّينُ وَمَنْ تَوَلَّى عَنْهَا فَقَالَ هَدَمَ الدِّينَ \* معنی اسکے یہ ہیں کہ نماز دین کی تھوٹی ہی جو شخص نماز کو ادا کرے تو ایسا ہے کہ اُس نے اپنے دین کو قائم رکھا اور جو شخص نماز کو ترک کرے تو ایسا ہے کہ اُس نے اپنے دین کو خراب کیا \* سو مناسب ہی ایمان کتین کلام ادا کریں کہ جس میں دین قائم رہے اور نماز کی برزگنی ظاہر ہی زیادہ بیان کر کے سے محول ہو گا اور نماز بیشت کی کہنجی ہی اور نماز کی کہنجی باکلی بغیر باکلی کے نماز درست نہیں ہی \* اور باکلی کی غم کی ہی ہم سب فہم ہوں گو بیان کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ \*

\* دوسرا باب طہارت کے بیان میں اور اس باب میں تیسرہ فصل میں ہیں \*

\* پہلی فصلا وضو کے بیان میں \*

چسخت آدمی چاہے کہ نماز ادا کرے تو پہلے اگر وضو کرے تو وضو کر لیتے اور اگر حاجت نہایت کی ہو تو سے تو غسل کر لیتے \* اگر وضو اور غسل نہ کر سکے کسی عذر سے تو وہ تیمم کر لیتے \* ان کے کام سے صاف \* بیان آگے آویگا انشاء اللہ تعالیٰ \* اب پہلے بیان وضو کا ہے \* وضو میں چاند چیز فرض ہیں اور جس کی گھسی دیا رہی ہو تو اُسکے واسطے ہانچ چیز فرض ہیں \* پہلے نہہ دھونا بال جمنے کی جگہ سے تھم تھمی کے نیچے تک اور ایک کان کی لہر سے دوسرے کان کی لہر تک \* اور جس کی گھسی دیا رہی ہو تو اسے تو اُسکے واسطے پانی پہنچانا دیا رہی کے بال کے نیچے فرض نہیں ہے اور جس مقام پر زخم ہو اور پانی خلاں کرتا ہو اور پانی کے نیچے جو جراح کے نصیب لیا رہا ہو پانی اور تھم تھمی کے نیچے جو تھم تھمی عضو پر پانی نہ ملتا ہے پانی پہنچانا فرض نہیں ہے مسح کرے سو اُسکا بیان آگے آویگا انشاء اللہ تعالیٰ \* اور آنکھ کے اندر بھی پانی پہنچانا فرض نہیں مگر ایک کو دھونا فرض ہے \* دوسرے دونوں ہاتھ دھونا کہ نیون تک تھم تھمی کے دونوں ہاتھوں تک دھونا تو نیون تک جس کو کہتے ہیں اقلہ بعضے دھونا کہتے ہیں \* دھونا ایک ہستی ہی مانوں اور سنگاری کے جوڑ پر باہر ابھرنی ہوئی \* جو تھم تھمی کرنا چوتھائی سر کا \* پانی جو ان دیا رہی والے کو مسح کرنا چوتھائی دیا رہی کا اور مسح کے یہ معنی ہیں کہ ہاتھ کو تر کر کے ٹپک بدن پر پہنچانا \* اور خوفی غرض کہ وضو کرنے والے کو اختیار اسباب کا ہے کہ مسح کرنے کے واسطے لوٹے سکے پانی سے اپنے ہاتھ کو تر کر کے

مسح کرے یا کسی بدن کے دھونے کے بعد جو اُس کے ہاتھ میں تری  
 باقی رہے اُس سے مسح کرے \* لیکن اگر کسی بدن کے مسح  
 کرنے کے بعد جو تری ہاتھ میں رہ جاوے تو اس تری سے مسح  
 کرنا درست نہیں ہے \* اور اس طرح ہر کسی دھوئے ہوئے  
 بدن سے یا مسح کئے ہوئے بدن سے تری ہاتھ میں لگا لینا اور مسح  
 کرنا درست نہیں \* اور موزوں کے مسح کرنے میں بھی یہی حکم ہے  
 جو مذکور ہوا \* فائدہ \* جانا چاہئے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ کے نزدیک  
 چوتھائی دہائی کا مسح کرنا فرض ہے اور امام ابو یوسف رحمہ کے  
 نزدیک تمام دہائی کا مسح کرنا فرض ہے اور چوتھائی اُسی  
 دہائی کی مراد ہے جو سنہ کے چھترے سے لگی رہے اور نہ وہ دہائی  
 جو کہ بھدائی کے تلے ہووے \* سب \* اگر کوئی شخص دہائی کے  
 مسح کرنے کے بعد دہائی ہو نہ دہائی یا ترشوا دہائی  
 تو مسح کو نہ بھیرے جیسا وضو کرنے کے بعد ناخنوں کے تراشنے سے  
 ناخن کے اندر کے بدن کا دھونا لازم نہیں ہوتا \* اور سنتیں  
 وضو میں بہت ہیں \* فائدہ \* جو شخص کہ سو کے اچھے اسکے تین  
 دونوں ہاتھ گتے تک دھونا تین بار استنجا کرنے کے پہلے اور بعد  
 استنجا کرنے کے پہلے بھی سنت ہے اور بے دھوئے کسی برتن میں ہاتھ  
 نہ دالے \* صورت اُسی یہ ہے کہ اگر چھوٹا برتن ہووے جو ہاتھ  
 سے اُچھرنے کے جس طرح دھنایا لوٹا تو اسکو بائیں ہاتھ سے اُچھاوے  
 اور دھنا ہاتھ دھو دے تین بار \* پھر دینے ہاتھ میں اسکو

لیوے اور بائین ہاتھ دھو دے تین بار \* اور اگر برتا برتن ہو دے  
 کہ ہاتھ سے نہ ہاتھ سکے جب طرح مٹکا اور اگر اسکے ساتھ کوئی چھوٹا  
 برتن جب طرح بھرا لوٹا یا آبخور ہو جو دھو دے تو اس سے بانی نکالے  
 اور اس طرح جیسا اوپر لکھا اپنے دونوں ہاتھ دھو دے اور اگر  
 چھوٹا برتن ہو جو دھو دے تو اپنے بائیں ہاتھ کو اُننگلی کو خوب جھروے  
 کہ جس میں بانی آسکے پھر اس برتن میں دالے اس طرح چہر  
 کہ ہتھیلی نہ دے اور بانی نکال کے بائیں ہاتھ سے دہنے ہاتھ پر دالے  
 اور ایک اُننگلی سے ایک کوٹے اس طرح تین بار کرے تب  
 فراغت سے دہنے ہاتھ کو مٹکے میں دالے اور بانی نکال کے جو چاہے  
 سو کرے \* اور یہ اُس وقت میں ہی کہ جب ہاتھ میں کوئی ناہاکی  
 صاف ہو دے \* اور اگر ناہاکی ہاتھ میں صاف ہو دے تو ایسا بچا کے  
 دھو دے کہ جس میں برتن ناہاک نہ ہو جاوے \* خلاصہ یہ ہے کہ جس  
 اُننگلی میں ناہاکی صاف ہو دے تو اُس کو نہ دواوے یا کسی دوسری  
 طرح سے بچا دے جس میں برتن دیگر ناہاک نہ ہو جاوے کیونکہ یہ  
 بچا نافرہ ہے یہ مسئلہ شرح وقایہ سے لکھا \* اب بیان سنت  
 وضو کا کرتے ہیں \* پہلے دونوں ہاتھ گتے تک دھو تا تین بار \* اور  
 اوپر جو بیان کیا سو اسی کا بیان تھا اُس میں ایک فائدہ نکلا اور بات  
 ایک ہی ہے \* دوسرے نام اللہ کا لینا وضو شروع کرتے وقت  
 اور نام لینے سے یہ مراد ہے کہ یہ لفظین کہے \* بِسْمِ اللّٰهِ  
 اَللّٰهُمَّ اَعْظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِنْ دِیْنِ الْاِسْلَامِ اَلَا سَلَامٌ هُوَ وَالْاَكْفَرُ

بِطَائِلِ الْإِسْلَامِ نَوْرٌ دَاكِكٌ ظَلَمَةٌ \* تیسرے سو اس کرنا اور  
 سو اک نالغ درخت کی ہو دے اور نبی ایک بالشت کی اور  
 موتی کن انگلی کے موافق \* چوتھی کلی کر نائین بار \* پانچویں غرہ کرنا  
 یعنی اسی پانی سے جو کلی کے واسطے منہ میں لیا ہی \* چھٹی  
 ناک میں پانی کرنا \* ساتویں دھار ہی کا خلال کرنا \* صورت اُسکی  
 یہ ہی کہ دھار ہی کے نیچے سے انگلی اوپر کو لیجا دے اوپر سے  
 نیچے کو نہ لاوے \* آٹھویں خلال کرنا ہاتھ اور پیر کی انگلیوں کا \*  
 نویں تین بار دھونا ہر بدن کا \* دسویں مسج کرنا تمام سر کا  
 ایک بار \* گیارہویں مسج کرنا دونوں کانوں کا اسی پانی سے  
 جو سر کے مسج سے بجا ہی ہاتھ میں دو سرا پانی نہ ایوے \* بارہویں  
 نیت کرنا \* تیرہویں ترتیب وضو کی نگاہ رکھنا \* یعنی پہلے منہ  
 دھو دے تب بعد اُسکے دونوں ہاتھ تب بعد اُسکے سر کا منج  
 تب بعد اُسکے دونوں ہاتھوں \* چودھویں ترتیب دھونا بدن کا یعنی  
 ایک بدن دھو دے وہ سو کھینے نہ بازے کہ دو سرا بدن دھو دے \*  
 سندرہویں استنجہ کرنا ہاتھریا دھیلے سے اور پانی سے دھونا افضل ہی  
 اور فتویٰ یہی کہ پانی سے دھونا سنت ہی اور یہ سنت اسوقت  
 ہی کہ وہ مکان درم شرعی سے کمتر ہو دے اور اگر زیادہ تر ہو دے  
 تو اُس مکان کا دھونا فرض ہی اور اگر درم شرعی کے برابر ہو دے  
 اسوقت دھونا واجب ہی اور استنجہ کر نیکی ترکیب اور درم شرعی  
 کا اندازہ آگے بیان ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ \* اور مستحب وضو میں

۱۵ دو چیز ہیں \* پہلے دہنی طرف سے بدن کا دھونا مشروع کرنا  
 دوسرے صبح کرنا گردن کا \* مکر وہ وضو میں چار چیز ہیں \* پانی منہ پر  
 سخت مارنا اس قدر کہ چھینٹ پڑے اور بے غلہ بائیں ہاتھ سے  
 منہ میں پانی کرنا اور دنیا کی مات کرنا وضو کے درمیان میں \* اور تین  
 بار سے زیادہ بدن دھونا \* دوسری فصل وضو تو تین کے سان میں \*  
 جو چیز کہ دونوں راہ سے باہر آدے یعنی آگے اور پیچھے سے  
 تو وہ چیز وضو کو توڑتی ہی آگے سے کیا چیز حطر سے پیشاب  
 اور منی اور ندی اور ددی اور پتھری اور ہوا خواہ قبل سے  
 نیلے خواہ ذکر سے \* قلدہ \* ندی ایک پانی ہی کہ شہوت کی حالت میں  
 باہر آتا ہی اور اُس کے باہر آنے سے شہوت زیادہ ہوتی ہی اور منی  
 اُس کے آتے ہی کہ اُس کے گرنے سے شہوت کم ہوتی ہی \* اور  
 ودی ایک پانی سفید ہی پیشاب کے بعد باہر نکلتا ہی \* اور پیچھے سے  
 کیا چیز حطر سے غلیظ اور ہوا اور کیرا \* اور بدن سے خون  
 اور پیب اور بھورتے کے پانی کا نکلنا اور پینا اُس مکان تک  
 جب کا دھونا غسل اور وضو میں فرض ہی وضو کو توڑتا ہی \* یہاں تک  
 کہ اگر کسی نے سوئی بدن میں گر آیا اور لمبو بھر آیا مگر بہا نہیں  
 تو وضو نہیں توڑتا \* یا آکھ میں سے خون نکلا مگر آنکھ کے باہر نہ بہا تو وضو  
 نہ توڑیگا \* یا ناک میں سے لمبو بندھا ہوا سوراخ کے دانے کی طرح بہ  
 نکلیے تو وضو نہ توڑیگا \* اور اگر منہ سے خون نکلا تو اگر تھوڑا زیادہ ہی  
 تو نہ توڑیگا \* اور خون زیادہ ہی تو وضو نہ توڑیگا اور اگر خون اور بھوک



دونوں برابر ہی تو وضو تو تیکا اور اگر بہہ برابر ہونیکا اعتبار رنگ  
 دیکھ کے کہینگے سواگر تھوک سہخ ہوگا تو وضو تو تیکا اور اگر زرد ہوگا  
 تو نہ تو تیکا \* وضو والے نے کوئی چیز دانست سے کاتا اور اُس میں  
 خون کا اثر پایا مسواک کیا اور سواک میں خون کا اثر پایا تو وضو نہ تو تیکا  
 جتنک کہ خون کا بہنا نہ معلوم ہو گا بہہ فتا داسے عالمگیری میں ہی اور  
 قس کا آنا منہ بھر کے خواہ کھانا ہو دسے خواہ پست خواہ پانی \* اور  
 اگر خون بندھانسی کرے منہ بھر کے تو وضو تو تیکا اور اگر خون بتا  
 قس کرے تو اس حالت میں اگر خون تھوکیے کم ہو دسے تو وضو  
 نہ تو تیکا اور اگر خون اور تھوک برابر ہی تو وضو تو تیکا \* اور خون  
 تھوکیے بہت ہی تو خواہ خواہ وضو تو تیکا \* اور اگر قس منہ بھر کے  
 نہ کیا خواہ بلغم قس کیا تو وضو نہ تو تیکا \* اور نیند اُس شخص کی جو لیتا ہی  
 یا کسی چیز پر تکیہ لگائے سو گیا اس طرح ہر کہ اگر وہ چیز مال لیوین  
 تو گرہے وضو تو رہی \* اور نماز میں اگر سو جاوے وضو ہمیں تو تا  
 کھرا ہو یا پیتھار کو ع میں ہو ما سجد سے میں \* اور بے ہوشی سے  
 وضو جاتا ہی اور دیوانگی سے اورستی سے جس کو ہندی میں نشا  
 کہتے ہیں اور نشے سے وضو تب تو تیکا ہی کہ اُسکی جال میں فرق  
 آوے \* اور ہنسنا فقہ ہمارے نمازی بالغ کا جس نماز میں رکوع اور سجدہ  
 ہی وضو کو تو رہتا ہی \* اور اگر کرتا نماز میں ہنسنا تو وضو نہ تو تیکا اور اگر  
 جنازے کی نماز میں یا تلاوت کے سجد سے میں کوئی ہنسنا بالغ ہو  
 یا کرتا تو وضو ہمیں تو تیکا ہی \* مگر جس میں ہنسنا ہی وہ بال ہوادے

یعنی جنازہ کی نماز اور سجدہ تلاوت باطل ہو جاوے اور ہنسنے کا  
 تین قسم ہی \* پہلا قسم فقہیہ کہ آپ سینے اور جو اُسکے پاس ہی سو بھی  
 سنے تو اس سے نماز باطل ہوتی ہے اور وضو بھی توڑتا ہے \* اور  
 دوسرا غصہ کہ آپ سنے اور اُسکے پاس کا آدمی نہ سنے تو اس  
 سے نماز جاتی ہے اور وضو ہوتا ہے \* اور تیسرا تبسم کہ نہ آپ  
 سنے نہ دوسرا اگر دانت سفید ہووے تو اس سے نہ وضو جاوے نہ نماز  
 باطل ہووے \* اور مباشرہ فاحشہ وضو کو توڑتی ہے \* اور اُسکے  
 پیسہ معنی بیٹن کہ عورت اور مرد دونوں ننگے ہو دیں اور مرد کا اندام نہانی  
 عورت کے اندام نہانی کو چھو وے اور اندر نہ جاوے اور نہ انزال ہووے  
 تو اس سے وضو توڑیگا \* اور اگر مرد عورت کو چھوئے یا عورت مرد کو  
 یا زخم بین سے کیر آکرے یا زخم سے گوشت گرے یا عورت کی  
 بہتان بین سے دودھ نکلے یا کمی کے تھوک یا نیتا یا آنسو یا پسینا  
 نکلے تو ان سب صورتوں میں وضو نہیں توڑتا \* اگر مرد کے پیشاب کے  
 سوراخ سے کیر آکرے تو شرح و قایہ میں ہی کہ وضو نہ توڑے  
 اور عالم گیری میں ہی کہ اگر عورت یا مرد کے پیشاب کے مقام  
 سے کیر آکرے تو وضو توڑے \* تو احتیاط ہی وضو کرنے میں \*

\* تیسری فصاں غسل کے بیان میں \*

غسل میں تین چیزیں فرض ہیں \* کلی \* اور ناک میں بانی کرنا \* اور تمام  
 بدن دھونا یہاں تک کہ اگر کسی نے آتا سا نماز آتا ناخن کے اندر رہا  
 اور غسل کیا تو درست نہیں ہے کیونکہ اُس مقام میں بانی نہ پہنچا تو

مناسب ہی کہ ہانی ناخون مین بھی پہنچا دے \* اور اگر ناخون کی میاں  
 بھی یا سستی سا ناخون مین مٹی بھری رہی تو غسل درست ہی کیونکہ  
 میاں اُسی مقام سے پیدا ہوا ہے اور مٹی مین ہانی پہنچ جاوے گا اور اسطرح  
 اگر مہندہ یا رنگ باقیل ملا بھی بدن مین اور غسل کیا تو درست ہی  
 اور اگر کان مین بالی ہی اور جانا کہ بغیر بالی کے پھر اگلے ہانی  
 نہ پہنچے گا تو بالی کو پھر ادا دے اور اگر جانے کہ بغیر پھر اگلے  
 پہنچے گا تو نہ پھر ادا دے \* اگر بالی مٹا رہی گئی اور اُس کا سوراخ  
 بند ہو گیا مگر تھوڑا سا باقی ہی اسطرح پر کہ اگر ہانی پہنچا دے تو پہنچے  
 اور اگر غفلت کرے تو نہ پہنچے تو ہانی پہنچا دے اور زیادہ دیکھ  
 نہ کرے کہ لکڑی یا دوسری چیز سے پہنچا دے اور اگر ہاتھ مین آنگو تھی  
 تنگ ہو دے تو اُسکے نیچے بھی ہانی پہنچا دے \* اور جس کا ختنہ نہ ہو  
 ہو دے تو وہ بھی ہانی چمڑے کے اندر پہنچا دے \* اسی طرح اگر  
 پیشاب تھکا مگر چمڑے کے باہر نہ ہو تو وضو تو تھکا \* اُس چمڑے کا  
 حکم باہر کا ہے \* اور بدن مانا فرض نہیں ہے \* اور احتیاط کرے کہ تمام  
 بدن تر ہو اگر ایک بال تر نہ ہو گا تو غسل درست نہ ہو گا \* اور سنت  
 ہی غسل مین دو نون ہاتھ گتے تک دھونا \* اور اندام نہانی غسل کے  
 پہلے دھونا \* اور تین سے ناپاکی دھونا اگر لگی ہو دے \* اور وضو کرنا  
 جس طرح نماز کے واسطے کرتا ہے مگر پاؤں نہ دھو دے \* پھر جاری  
 کرے ہانی بدن ہر تین بار \* تب ہاؤن کو دھو دے اُس  
 مکان سے تپ کر \* یہ اُس وقت نماز ہی کہ جب ایسی نہ ہو کہ

ہودے کہ بانی جو بدن سے گرے تو دو ہاں جمع ہو دے \* اور اگر ۱۲  
 چوکی یا پتھر یا تختے پر ہو دے تو ہاں نوں اُسی مکان پر وضو کے  
 ساتھ ہی دھو دے \* اور مستحب ہی غسل میں بدن کا مانا \* مائہ \*  
 اور چوٹی کا کھولنا اور تمام چوٹی کا تر کرنا عورتوں پر فرض نہیں ہی  
 جب وقت کہ بال کی جڑ بھگی کفایت ہی چوٹی نہ کھولے \* اور یہ  
 حکم فقط عورتوں کے واسطے ہی تو پانچمبر علیہ السلام کے قول کے موافق  
 کہ اُم سائرہ رضی اللہ عنہا کے حق میں فرمایا تھا \* بِكَفَيْكَ إِذَا بَلَغَ الْاِسَاءَ  
 اَصُولَ شَمْرِكٍ \* اسکے یہ معنی ہیں کہ کفایت کرتا ہی تجھ کو جب  
 کہ پہنچے بانی تیرے بالوں کی جڑ میں \* اور جس عورت کی چوٹی گندھی  
 نہ ہو دے تو اُس حالت میں اُس کو بانی پہنچانا تمام بال میں فرض ہی \*  
 اور اگر کوئی مرد چوٹی گندھی ہو دے تو اُس کو چوٹی کھولنا اور تمام  
 بال میں بانی پہنچانا فرض ہی \* اگر ایک بال خشک رہیگا تو ویسے ہی  
 ناہاکی باقی رہیگی \* اور موجب غسل کا جس سے غسل فرض ہوتا ہے  
 نکالنا سنی کا کود کے شہوت کے ساتھ جاگتے ہیں ہو خواہ سویتے ہیں  
 یعنی سنی گرنے وقت شہوت ہو دے \* یہاں تک کہ اگر سنی  
 بے شہوت گرے تو غسل فرض نہ ہو دے اور سویتے ہیں جو ہوتا ہی  
 اُس کو احتلام کہتے ہیں اور احتلام میں عورت مرد دونوں کے واسطے  
 ایک ہی حکم ہی یعنی غسل فرض ہوتا ہی احتلام سے عورت کو ہو دے  
 خواہ مرد کو \* اور غالب ہونا حشفہ کا عورت کے اندام نہانی میں  
 اگرچہ انزال نہ ہو دے عورت اور مرد دونوں پر غسلا فرض کرتا ہی \*

اؤر درمیں غائب ہونے سے بھی دونوں پر غسل فرض ہوتا ہے  
 نعوذ باللہ منها \* اور دیکھنا منی یا ندی کا کپڑے میں سد اُتھ کے  
 غسل فرض کرتا ہے \* اور حیض اور نفاس کے خون کا موقوف ہونا  
 غسل فرض کرتا ہے اور حیض و نفاس کا بیان آگے آویگا انشاء اللہ  
 تعالیٰ \* اور چار غسل سنت ہیں جمع کا \* دوسرے عیدین کا  
 تیسرے عرفہ کے روز کا \* چوتھے احرام کی وقت حاجیوں کتین اور  
 دو غسل واجب ہیں پہلا مرد کا غسل دینا نہ دون پر واجب ہے \*  
 دوسرے غسل کرنا اُس آدمی کو کہ پہلے کافر تھا اور جنب تھا اور اب  
 مسلمان ہوا واجب ہے اؤر اگر ہاک نہ ہو دے تو غسل واجب نہیں  
 \* اؤر تین غسل مستحب ہیں جب کافر مسلمان ہو دے اؤر وہ  
 نہ ہاک نہ ہو دے تو اُس کو غسل کرنا مستحب ہے \* اؤر اُس لڑکے  
 کا غسل کرنا کہ بے ثانی ملوغ کے جس طرح احتلام وغیرہ ہی اُس پر  
 حکم بالغ ہو نے کا دیا جاوے یعنی پندرہ برس کی عمر ہو نے کے سبب سے  
 اُس کو بالغ کا حکم دہوین \* اور غسل شب برائت کا مستحب ہے  
 \* جو تھیں فصل ہانی کے بیان میں جس سے وضو درست ہوتا ہے \*  
 وضو درست ہے مینہ کے ہانی \* اور بخش سے کے ہانی اور برت سے  
 جب اس طرح ہو دے کہ اُس کے دھونے سے نہ ہاکی جھوٹ  
 جاوے یعنی ایسا پتلا ہو دے کہ ہانی کی طرح ہے اور تیکے بندھی برت  
 سے وضو درست نہیں \* اور اگرچہ ان ہانیوں کی تینوں صفتوں سے  
 کوئی صفت بدل گئی ہو دے بہت روز کے رہنے کے سبب یا کسی ہاک

چیز کے چیز سے جو سطر جسے مٹی یا زعفران یا صابون بھی تو وضو درست  
 ہے \* اور تین صفت ہانی کی یہ ہے \* رنگ \* اور بو \* اور مزہ  
 خلاصہ یہ ہے کہ اگر مٹی یا صابون یا زعفران کے مانے سے ہانی کا رنگ  
 بدل گیا یا مزہ یا بو بدل گئی تو وضو درست ہو گا اور مٹی کہنے میں جو  
 چیز کہ زمین کی جنس سے ہے سب داخل ہو گئی جو سطر جسے بالویا  
 پتھر یا سرمہ \* اور زعفران اور صابون کہنے سے یہ غرض ہے  
 کہ وہ چیز آپ پاک ہو دے یا اسکے مانے سے کوئی چیز پاک کی جاوے \*  
 اور بہتے ہانی سے وضو درست ہے اگر نجاست ہر مٹی ہو دے \*  
 اور نجاست کے ہر تینے سے بہتا ہانی پاک نہیں ہوتا جتنا کہ پاک کی  
 کوئی اثر اس ہانی میں ظاہر نہ ہو دے اور اگر نجاست کا رنگ یا بو یا مزہ  
 بہتے ہانی میں معلوم ہو دے تو وہ بھی پاک ہو جاتا ہے \* اس سے وضو  
 کہ نادرست نہیں اور جو ہانی کہ سست بہتا ہو دے مگر گھاس اور پتی کو  
 بہا دے تو وہ بھی داخل ہے بہتے ہانی میں اور جب ایسے ہانی سے  
 وضو کرے کہ سست بہتا ہو تو اس طرح پر بہتے کہ غسل وضو کا  
 ہانی میں نہ ملے \* یا ہانی کے اُتھانے میں دیر سی کرے یعنی غسل کو بہنے  
 دیوے تب دوسرا ہانی لیوے \* اور غسل کہتے ہیں بدن کے  
 دھون کو \* مٹا \* اور چھو تا حوض ہو دے اس طرح کا کہ ایک  
 طرف سے اُسمین ہانی آتا ہے اور دوسری طرف سے بہتا ہے تو اُس  
 حوض میں سب طرف سے وضو درست ہے \* مٹا \* اور درست ہے  
 وضو اس ہانی سے کہ جس میں جانور ہانی کا پیدا ہو نہو الا مرا ہو دے

جس طرح مچالی یا مید تھک وغیرہ \* اور اس کے کہنے میں ہانی کے  
 ہونے والے جانور جو باہر پیدا ہوئے ہیں اور ہانی میں آ کے رہتے ہیں  
 ان کے کہنے میں جسطرح بطی یا مرغ آبی \* اس واسطے کہ ان کے مرنے سے  
 ہانی بچس ہو گا اور جو کہ بدن میں ہوتا ہو نہیں بھی جسطرح بچھر  
 یا ماکھی وغیرہ تو ان کے مرنے سے بھی ہانی بچس نہیں ہوتا \* اور وضو  
 نہیں درست بھی اُس ہانی سے کہ درخت یا پھل سے پھوڑا جائے  
 مگر جو ہانی درخت سے تھکے تو اُس سے وضو درست بھی \* اور  
 اُس ہانی سے کہ اُس ہانی کی طبیعت کسی دوسری چیز کے مرنے سے  
 جاتی رہے درست نہیں \* اور طبیعت ہانی کی کیا بھی کہ تھلا ہو اور  
 ہوتا \* خلاصہ اس کا یہ بھی کہ کوئی دوسری چیز ہانی میں ملے اور ہانی پر  
 غالب ہو وے اس طرح ہر کہ گارتھا ہو جاوے اور نہ نہ سکے \* اور  
 سد کے سے اور نہ اُس ہانی سے کہ کہنے سے گارتھا ہو جاوے  
 جسطرح شور یا مہ مگر گرم ہانی سے درست بھی جو نہ ہانی گرم کریں  
 پھر چیز نہ ملاویں \* اور نہ سدھے ہانی سے کہ جسمیں نجاست ہوتی  
 ہو وے \* مگر جب وہ دروہ ہو وے یعنی ناپٹنے میں سو کر تھرے \*  
 اور گہرائی اُس کی مقدار ہو وے کہ جاوے زمین نہ گھل جاوے  
 تو اُس سے وضو درست بھی اگر نجاست ہوتی ہو وے اس کا حکم  
 ہوتے ہانی کے موافق بھی \* اور اگر جسمیں نجاست کسی طرف نظر  
 پڑے تو دوسری طرف وضو کرے اُس طرف وضو کرے \*  
 اور اگر کوئی نجاست اس طرح کی ہری بھی ملاو م نہیں ہوتی جسطرح

سے پیشاب تو سب طرف وضو درست ہی \* اس واسطے کہ  
اس کا حکم ہوتے ہائی گا ہی تھوڑی سی نجاست برائے سے نا پاک ہمیں  
ہوتا \* مگر جب اُس میں نجاست کا رنگ یا بو یا مزہ معلوم ہو گا تب  
وہ بھی نا پاک ہو جائیگا \* اور یہی حکم ہوتے ہائی گا کھ پکے \* اور  
اب ستمیں سے وضو درست ہمیں اور اب ستمیں کہتے ہیں  
وضو کر کے واسطے کے بدن کے دھو دھو کو \*

\* پانچویں فصل کوئے کے بیان میں \*

اگر کسی کوئے میں نا پاک چیز پڑ گئی یا کوئی جانور چھو تھا یا برا مر گیا  
اور پھول گیا خواہ ریرہ ریرہ ہو گیا \* یا اُس میں آدمی یا بکری یا کتا  
مر گیا تو اسے صود تو نہیں تمام ہائی کوئے کا نکال جاوے اگر نکال سکیں \*  
اور جس کوئے کا ہائی نکال نہ سکیں اس سے سب سے کہ اُس میں برا سوفا  
اس قدر کہ ہائی نکال جاتا ہی اور پھر جلا آتا ہی تو اُس وقت میں اُس قدر  
ہائی نکالیں کہ وہ مرد جکد ہائی کا اندازہ معلوم ہو دے وہ کہہ دیں  
کہ ہا ہا ہائی سب نکال گیا اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اُس کا اندازہ دو سو  
دو دل سے تین سو دل تک رکھا ہی \* تو اگر کوئی کوئی اس طرح کا  
ہو دے اور کوئی آدمی اندازہ کر سکے تو دو سو دل یا تین سو دل ہائی  
نکال دالے کو ان پاک ہو جاوے \* اور اگر کبوتر یا مرغی یا بلی مرے یا اسکی  
مانند اور کوئی جانور تو چالیس سے ستھہ دل تک نکالنے کا حکم ہی  
اور اگر چوہا یا گوز یا اسکی مانند اور کوئی جانور مرے تو بیس  
سے تیس دل تک نکالنے کا حکم ہی اور یہ اُس وقت میں ہی کہ



نہ پھولے ہو دیں اور نہ ریرہ ریرہ ہوئے اور اگر پھولے ہیں یا ریرہ  
 ریرہ ہوئے تو اُسکا حکم دوسرا ہی جو لکھ چکے \* اور اُس جگہ اُس  
 دَول سے مراد ہی کہ نہ چھو تا ہوا دے نہ بڑا میا نہ دَول ہو دے اور  
 اُسکا اندازہ یہ ہی کہ ایک صاع کے برابر ہو دے \* سناہ \* اور  
 مکھی اور برنی \* اور پچھر \* اور میدک \* اور پچھلی \* اور اُسکی مانند  
 کے مرتے سے جسکے بدن میں بہتا لہو نہیں ہی کو ان ناپاک نہیں ہوتا  
 \* سناہ \* اور ان نخواست کرنے کی وقت سے ناپاک نہیں ہوتا  
 اگر اُسکو کرنے کا وقت معلوم ہو دے \* اور اگر اُسکے کرنے کا وقت  
 معلوم نہ ہو تو اُسکا یہ سناہ ہی کہ مٹا مرا ہوا چوٹا یا کوئی دوسرا حانور  
 کوٹے سے نکالا تو اگر وہ پھولا نہیں ہی تو جس نے اُس سے وضو  
 یا غسل کیا ہو دے وہ ایک رات ونکی نماز دہرا دے \* اور اگر  
 پھولا ہی یا ریرہ ریرہ ہوا تو تین رات دن کی نماز دہرا دے اور یہ  
 امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک ہی اور امام ابو یوسف اور  
 امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک جس وقت سے کہ وہ حانور معلوم ہوا  
 اُس وقت کی نماز دہرا دے \* پہلی نماز دہرا نا کچھ حاجت نہیں ہی  
 اس واسطے کہ احتمال ہی اُس وقت چیاں ہو کسی دوسرے حانور  
 نے دَلا ہو دے \* خلاصہ یہ ہی کہ پہلا سناہ احتیاط کی واسطے ہی  
 اور دوسرا حرج کے دفع ہونے کے واسطے \*

\* چھتھیں فصل جو تھمے کے بیان میں \*

جو تھما آدمی اور کھوریکا اور جکا گوشت کھایا جاتا ہی ہا کہ ہی \*

اور جو تھاکتے اور خوک اور چار ہائے شکار کرنیوالے کا نام پاک \*  
 ۵ اور جو تھابلی اور مرغی کا جو چھتی پھرے اور شکاری ہر یونکا  
 اور جتنے جانور کہ گھرمین رہتے ہیں مکر وہ ہی \* اور جو تھاکدھے اور  
 خجھر کا شکوک \* مشکوک کے یہ معنی ہیں کہ نہ پاک کہہ سکیں اور  
 نہ نام پاک \* اگر شکوک پانی کے سوائے دوسرا پانی موجود نہ ہو دے  
 تو اسی سے وضو کرے اور تیسرے بھی کر لے خواہ وضو کے پہلے خواہ  
 پہچھے اور اگر پانی مکر وہ ہو دے تو فقط وضو کرے \*

\* سابقین فصل تیسرے کے بیان میں \*

جب کوئی شخص پانی کی قدرت نہ رکھے اس سب سے کہ اُس  
 شخص سے ایک کوس کے فرق پر پانی ہو دے \* یا اُس کے پاس پانی  
 ہی اور دتر تا ہی کہ اگر اُس پانی سے وضو کرے تو آپ یا اُس کا جانور  
 پیاسا رہے \* یا پانی کے گھات ہر دشمن کا خوف ہی \* یا کوئی اسطر حکا  
 جانور بیتھا ہی کہ بھارت کھا دے \* یا کو ان ہی مگر اُس کے مانی نکالنے کا  
 اسباب نہیں \* یا کسی کے پاس پانی ہی اور وہ بے قیمت نہیں دیتا  
 اور اُس کے پاس قیمت موجود نہیں ہی \* یا اُس کے پاس قیمت ہی \* مگر  
 قیمت پانی کی اس قدر مانگتا ہی کہ اُس میں اس کا ہر انتھان ہی \*  
 یا اپنے گھر میں ہی اور پانی بھی موجود ہی مگر اُس کو بیماری ہی اور  
 جانتا ہی کہ اگر وضو یا غسل کرینگے تو بیماری زیادہ ہو دگم \* یا جارتا  
 ایام ہی اور جانتا ہی کہ اگر وضو یا غسل کرینگے تو ضرر کریگا تو ان سب  
 صورتوں میں تیسرے خواہ محدث ہو دے خواہ جناب \* محدث اُس کو

کہتے ہیں کہ جسکا وضو نہ ہووے \* اور جنب وہ بھی کہ جسکو حاجت نہانے کی ہووے \* خواصہ یہ بھی کہ تیمم مرد اور عورت دونوں کے واسطے بھی وضو اور غسل کے بدلے میں \* اگر مرد و نکو حاجت غسل کرے ہووے یا آنکا وضو نہ ہووے یا عورت کو حاجت غسل کی ہووے یا آنکا وضو نہ ہووے یا حیض یا نفاس سے صاف ہوئی ہووے اور ان سے وضو کو پانی کی قدرت نہ ہووے آنسب ضرورت کے سبب سے جو کچھ چکے تو اس وقت تیمم کریں \* اور عید میں اور جنازہ کی نماز کے واسطے اگرچہ پانی موجود ہووے لیکن دہشت ہووے نہ اگر وضو کرے گا تو نماز نہ ملے گی تیمم درست بھی مگر بادشاہ کتیں اور ولی میت کتیں پانی کے ہوتے ہوئے تیمم درست نہیں بھی \* اس واسطے کہ ان دونوں کو نماز جائے کہ دہشت نہیں بھی لوگ انتظار کریں گے اور جمعے کی نماز اور وقتی نماز کے قوت ہو نیکی دہشت سے پانی کی قدرت نہ کہتے ہوئے تیمم درست نہیں بھی \* اس واسطے کہ آنکا بدلہ موجود بھی \* جمعے کا بدلہ ظہر اور وقتی کا بدلہ قضا \* اور صوم اسکی یہ بھی کہ پہلے نیت کرے تیمم کی اس واسطے کہ نیت تیمم میں فرض بھی تب دونوں ہاتھوں کو زمین پاک پر مارے ایک بار اور مسح کرے تمام نہہ کو مال جمنے کہ جگہ سے تھکے ہی کے نیچے تک اور کانکی لہر = دوسرے کانکی لہر تک تب پھر دوسری بار دونوں ہاتھوں کو مارے اور مسح کرے دونوں ہاتھوں کو کہیں یوں تک \* اسطرخبر کہ پہلے بائیں ہاتھ سے دھوئے ہاتھ کو مسح کرے تب دھوئے ہاتھ سے بائیں

ہاتھ کو مد کر کے اُڑا کر ذرا سا کہیں کوئی عضو باقی رہے تو تیسرے  
 دست نہ دے \* اُڑا بہتر یہ ہے کہ اس طرح پرہا تو نکا و مسح کر کے  
 کہ پہلے بائیں ہاتھ کی وسطی اُڑا بندھ کر اُڑا خنصر اُڑا تھوڑی سی ہتھیلی  
 سے دہنے ہاتھ کی پیٹھ کو اُڑا لگا دوں گے سر سے کہ نہ یوں تک مہم کرے تب  
 دہنے ہاتھ کی پیٹ کو سببہ اُڑا ابھام سے مسح کرے اُڑا لگا دوں گے سر تک  
 اُڑا اس طرح سے دہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو مسح کرے \* اُڑا  
 تیسرے یوں یہی تین فرض ہیں \* نیت کرنا \* اُڑا منہ کا مسح \* اُڑا  
 دو نون ہاتھوں کا مسح \* اُڑا فقط دو بار ہاتھ مار لینے کا حکم ہی اُڑا دو بار  
 کفایت کرتا ہے لیکن جبکہ اُڑا لگا دوں گے اندر غبار نہ پڑے گا ہو دے تو  
 تیسرے بار ہاتھ مار کے اُڑا گلوں کو خلال کرے اُڑا اگر ایک  
 شخص کو حاجت نہانے کی ہو دے اُڑا وضو بھی نہ دے تو دو نون کے  
 واسطے ایک تیسرے کفایت ہے مگر نیت دو نون کے واسطے کرے  
 اُڑا اگر ایک ہی کے واسطے نیت کی تو دوسرے کا تیسرے نہوا \* مثلاً غسل  
 کیواسطے نیت کی تو وضو کا تیسرے نہوا یا وضو کے واسطے نیت کی  
 تو غسل کا تیسرے نہوا \* تو مناسب ہے کہ دو نون کے واسطے نیت کرے  
 مگر تیسرے ایک ہی کفایت ہے \* اُڑا نیت کی حقیقت یہ ہے کہ دل میں  
 ارادہ کرے طہارتنا اُڑا جو عبادت کرنا مقصود ہے اُسکا \* تیسرے کرنا  
 زمین پاک سے درست ہے اُڑا جو کچھ کہ زمین کی جنس سے ہے اُسپر  
 بھی تیسرے درست ہے جو طرح خاک اُڑا مالو اُڑا پتھر اُڑا ہر حال  
 اُڑا سج اُڑا سہ اُڑا پہنی محبت ہیں ہی \* مثلاً \* اُڑا تیسرے کرنا

بشمار درست ہی اگر چہ اُسپر گرد نہ جمی ہو دے \* اور گرد پر بھی  
 اڈر لپھی اینت ہر تیسیم کرنا درست ہی اڈر جو چیز کے زمین کی جنس سے  
 ہین ہی اُسپر تیسیم درست ہین \* جس طرح چاندی اڈر سونا مگر جیتاک  
 کہ یہ سب بھی گائے نہو دیں اڈر مہر مین ملے ہو دیں تو تیسیم درست  
 ہی \* مسئلہ \* اور گیہون اور جو پر تیسیم درست ہین ہی اور اگر  
 اُنپر بھی غبار ہو دے تو درست ہی \* مثلاً ایک شخص نے دیوار  
 گرایا یا گیہونا یا اور اُسکے منہ اور ماتھ پر گرد جمی اور اُس نے تیسیم  
 کی طرح پر منہ اور ماتھ اُسی غبار سے مسح کیا تو تیسیم درست ہی اور  
 ہاکھ سے تیسیم درست ہین \* اور اگر ایک زمین پر پہلے نجاست  
 تھی اور اب اثر اُسکا جاتا رہا اور وہ زمین سو کھ گئی تو اُس زمین پر  
 تیسیم درست نہوگا اور نہ درست ہوگی \* اور اگر کپڑے پاک پر  
 یادو سری چیز پر گرد جمی ہو دے تو اُس سے تیسیم درست ہی \* مسئلہ \*  
 اور اگر کوئی شخص قید مین ہو دے اور پانی نہا دے وضو کے واسطے  
 مثلاً ایک قیدی ہی کہ اُسکو کا فرد وضو کرنے سے منع کرے یا ایک  
 شخص ہی کہ اُسکو کسی نے کہا ہی کہ اگر تو وضو کریگا تو تجھکو  
 قتل کروں گا تو اس صورت مین تیسیم کرے اور نہ ادا کرے لیکن  
 جب وہ منع کرینو الا جلا جادے یا غدر دفع ہو جاوے تب نہا نہو دے  
 اور اگر قید ہو دے نجم مکان مین اور وہاں نہ تو پانی ملے اور نہ مٹی  
 پاک تو اگر متعدد ہو دے تو کسی چیز سے زمین یا دیوار کو کھو دے اور  
 تیسیم کر کے نہا نہا کرے اڈر اگر کھو دے بھی نہ سکے تو ابو حنیفہ ریح نے

فرمایا ہی کہ نماز شب پڑھ رہے تھے بلکہ بانی یا بانی کی گائیڈنگ کا انتظار کرتے \* اور  
 ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ نمازیوں کی مشابہت پر اشارہ یہ  
 نماز پڑھتے اور جب غزوہ واقع ہووے تھے شب نماز دہراوے اور یہ  
 مسئلہ محیط بین ہی \* مسئلہ \* اگر کوئی آدمی اسطرح کے مکان پر جاوے  
 کہ وہاں نہ تو بانی ہی اور نہ خاک تمام کیسے پھر بھی نہ ملا بانی نہ سنا تو اس قدر  
 جمع ہوا کہ وضو کرے اور نہ خاک باقی رہی کہ یتیم کرے تو کہہ کرے  
 یا بدن بین کیسے لگا دیوے جب سوکھ جائے تب اُسی سے یتیم کرے  
 یا اور اگر کیسے امید ہی کہ بانی مایگا تو مستحب ہی نماز کی تاخیر کرے  
 آخر وقت تک اور اگر اول وقت بین یتیم سے نماز پڑھ لیا پھر بانی  
 ملے اور وقت باقی ہی تو نماز دہراوے \* اور جسکو شبہ ہووے  
 کہ بانی نزدیک ہی تو اُسکو ایک تیر کے تپتے تک بانی دھونڈھنا واجب  
 ہی اور تپتے تیر کا اندازہ تین سو کڑے جاوے تک ہی \* اور  
 ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جسوقت بانی ایسے مکان پر ہووے  
 کہ اگر وہاں جاوے اور وضو کرے تو قافلہ جلا جاوے اور اُسکی آنکھ سے  
 غائب ہو جاوے تو اُسوقت بین یتیم درست ہی وہاں نہ جاوے  
 عرض یہ ہی کہ باہر کے وقت بین یتیم درست ہی اور یتیم کرنا نماز کے  
 وقت بین اور وقت ہونیکے پہلے درست ہی \* مسئلہ \* اور جسوقت  
 کہ بہت سا بدن جنب کا زخمی ہووے یا بہت سا بدن محدث کا زخمی  
 ہووے اور تھوڑا سا اٹھا تو اُس حالت میں یتیم کرے اور اُس اچھے  
 بدن کو نہ دھو دے اور اگر سب بدن اٹھا ہی اور تھوڑا سا زخمی

و تمام اچھے بدن کو دھو دے اور زخم پر مسیح کرے خواہ غسلی ہو ورنے  
خواہ وضو اور باقی مسالہ زخم پر مسیح کرے اور ہاتھ پر مسیح کر نیپکا آگے  
اگے بن گے انشاء اللہ تعالیٰ \* مسالہ \* اور جنتک کہ تیسرے باقی رہے  
ایکس تیسرے فرض و نفل جو چاہے سوا داکرے اور جو چہرہ کو وضو کو  
توراتی ہی تیسرے کو بھی توراتی ہی اور پانی پر قادر ہونا بھی تیسرے کو توراتا  
ہی مثالیا تھا اور اب آرام ہو ایا جملہ عین تھا اب پانی ملا سکے  
کام کے موافق یعنی محدث ہو تو وضو کے لایق اور جنب ہو تو غسلی  
کے لایق و اللہ اعلم بالصواب \*

\* آتھ وہیں فیصل موزون پر مسیح کرے کے بیان میں \*

\* مسالہ \* جو شخص کہ موزہ پہنے ہو دے اس پر ہاتھ نکادھو و با فرض نہیں  
ہی \* ہاتھوں دھو نیکی جگہ موزون پر مسیح فرض ہی اس شخص کے واسطے  
\* مسالہ \* اور مسیح موزہ کا محدث کہ واسطے ہی جب کہ واسطے نہیں  
یعنی جو کوئی کہ وضو کرتا ہی اس سے کہ اس کا وضو تو تھا ہی اس کے واسطے  
مسیح موزہ کا درست ہی \* اور جس کا تین حاجت نہایت ہی اس کے واسطے  
مسیح موزہ کا درست نہیں \* اور مسیح موزہ کا ہاتھ کے تین انگلیوں کے  
برابر فرض ہی اور اس میں کوئی دوسری چیز فرض نہیں ہی اور سنت  
اس میں یہ کہ ہاتھ کی انگلیوں کے سر سے مسیح شروع کرے اور پھر تک  
کھینچ لیجا دے اور مسیح کی وقت ہاتھ کی انگلیوں کو کھانچ رکھے سب سے  
نہ کہے اور مستحب اس میں یہ کہ انگلیوں کا خط موزون پر ظاہر ہو دے  
خود اس کی یہ ہی کہ سر مسیح کر کے دوسرے ہاتھ سے ہاتھ کو تر کر کے

داہنے ہاتھ کی انگلیوں کو داہنے ہانوکے موزے پر رکھے اور بائیں ہاتھ  
 کی انگلیوں کو بائیں ہانوکے موزے پر رکھے اور دونوں ہاتھوں کتین  
 ہانوکے انگلیوں سے پھلی تک کھینچے اور انگلیوں کو کھلی رکھے اور  
 صبح ایک بار کفایت ہی دو تین بار سنت ہمیں \* اور موزیکی آبروی  
 طرف مسح کرے تاویسے کی طرف نہارے اور موزہ اسطرح کا ہو  
 کہ تختہ تک چھپا دے اور اگر موزیکہ کا سبب کشادہ ہو دے اسطرح چہرہ  
 اور ہر سے ہانوں نظر برے تو کچھ مضائقہ ہمیں \* لیکن جب ہانوکے تین انگلی  
 چھوٹی کے موافق تختہ کا کھلا ہو دے تو اس موزے پر مسح درست ہمیں  
 ہی \* اور صریح بر بھی مسح درست ہی اگر چہ چھپکا ہو دے \* اور  
 صریح اسکا کہتے ہیں جو موزیکہ اور پر پنا جاتا ہی اسواسطے کہ موزہ  
 نجاست اور لیہر کے گینے سے بچا رہے اور ہاتھ پر سہر جو سخت  
 بنا ہو دے کہ بغیر باندھے پھلی پر کھڑا رہے اور گرنہ پرے مسح  
 درست ہی \* اور مسح موزیکہ کتاب درست ہو گا جب موزہ ہر نیکی  
 بعد جو حدت آیا ہی اس حدت کی وقت پورا وضو رہا ہو دے گو کہ ہر نے  
 کی وقت پورا وضو نہ تھا مثلاً ایک شخص نے بے ترتیب وضو کیا  
 اور پہلے ہانوں دھویا اور موزہ پہنا تب باقی بدن کو دھویا تو اس  
 حدوت میں ہر نے کی وقت وضو پورا نہ تھا ہر نیکی بعد وضو پورا ہوا \*  
 اب اگر حدت آیا تو حدت کی وقت پورا وضو رہا گیا اور موزہ ہر نے کی وقت  
 پورا وضو نہ تھا تو اس صوت میں مسح درست ہو گا کیونکہ حدت  
 کی وقت میں پورا وضو رہا گیا ہر نے کی وقت پورا وضو نہ رہا شیط



ہمیں ہی کہ ہوا وضو کر لے تب موزہ پہنے اور اگر کسی نے دونوں ہاتھوں کو  
 دھویا اور موزہ پہنا بعد اُس کے حدیث کیا وضو پورا کرینگے قبل تو اس  
 صورت میں مسیح درست نہوگا کیونکہ حدیث کی وقت ہوا وضو  
 نہایا گیا شرح وقایہ اور فتاویٰ عالمگیری کے مضمون کا یہی خلاصہ ہے \*  
 اور مسیح کی مدت مقیم کیواسطے ایک رات دن ہی اور  
 مسافر کیواسطے تین رات دن جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا \*  
 يَسْتَحِبُّ الْمَسَافِرُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهَا \* اس کے  
 معنی یہ ہیں کہ مسیح کرے موزے پر مقیم ایک رات دن اور مسافر  
 تین رات دن \* اور مدت مسیح کی حدیث آئی کے وقت سے شمار کی  
 جاوے گی مثلاً ایک شخص بے کل فجر کے وقت وضو کیا اور موزہ پہنا  
 اور اُس کا وضو عصر کی وقت تو تھا تب وضو کیا اور موزہ دہرے مسیح کیا  
 تو اب مسیح کی مدت آج کی اُس ساعت تک باقی ہے جس ساعت  
 میں کل وضو تو تھا \* اور جب مدت مسیح کی تمام ہو دے اور اُس کا وضو  
 رہے تب ہاتھوں دھونا فرض ہو دے فقط ہاتھوں کو دھو دالے تمام وضو  
 کرنا ضرور ہمیں \* اور مسیح موزہ عورت اور مرد دونوں کے  
 واسطے ہے \* اور جو چیز کہ وضو کو تورتی ہے مسیح کو بھی تورتی  
 ہے \* اور موزہ کا اتارنا خواہ دونوں اتارے خواہ ایک ہی \* اور ہاتھ کا  
 نہام ہونا مسیح کو تورتا ہے اور دونوں ہاتھوں دھونا بھی فرض کرتا ہے  
 یعنی اگر وضو تو تھا اور موزہ ہمیں اتار دیا خواہ مدت تمام ہمیں  
 رہی ہی تو اس صورت میں وضو کرے اور مسیح کرے موزہ دن پر اور

اگر موزہ اُتار ایا مدت تمام ہوئی تو اس صورت میں اگر چہ وضو ہو گا مگر  
دونوں ہانوں تکادھو نا فرض ہو گا فقط ہانوں دھو دیکھا تمام وضو نہ دہرا دیکھا \*  
اُڑ اسی طرح اگر ہانی گیاد و موزے خواہ ایک ہی کے اندر اسقند کہ تمام  
ہانوں دھو گیا خواہ برآ حصہ ہانوں تکا تر ہوا تو وہی حکم ہی یعنی دونوں ہانوں  
دھو دے \* اُڑ مناسب بھی اس حکم کا یاد رکھنا کہ اگر ایک موزہ  
اُتار اخواہ ایک ہی موزہ میں ہانی گیا \* اُڑ سب ہانوں خواہ برآ حصہ  
ہانوں تکادھو گیا تو انصورت میں دونوں ہانوں دھو دیکھا \* اُڑ اگر موزے میں  
ہانی گیا اُڑ اسکا ہانوں تر ہوا تین انگلیوں کے برابر یا کم اس سے تو اس  
صورت میں مسح باطل نہو گا اُڑ یہی حیثیت میں لکھا ہے \* اُڑ برآ حصہ  
ایک ہی کی طرف سے ماہر لکھنا بھی حکم موزہ اُتار کے رکا کہتا ہے \* اُڑ  
جو موزہ کہ ہانوں کی چھوٹی تین انگلیوں کے موافق بھتا ہو دے تو اُسپر  
مسح درست نہیں ہے \* اُڑ اگر کم بھتا ہو دے تو درست بھی اُڑ  
اگر اسطرح سے بھتا ہو دے کہ اُس میں چھوٹی تین انگلی ہانوں کی  
دالنے سے جا دے مگر اُس سے اسقند ہانوں بغیر کھولے کھلا نہ رہے  
تو اُسپر مسح جائز ہے \* اُڑ اگر اسطرح پر بھتا ہو دے کہ ہر وقت  
بند رہے مگر جانتے وقت کھلے اسقند یعنی تین انگلی کے برابر تو اُسپر  
مسح جائز نہیں ہے اُڑ اگر ایک موزہ میں بہت جگہ پر بھتا ہو دے کہ  
جمع کرنے سے تین انگلی کے موافق چھوٹے تو اُسپر مسح درست  
نہیں \* اُڑ اگر دونوں موزے بھتے ہو دیں اُڑ دونوں کو جمع کر کے  
اسقند چھوٹے تو مسح درست ہے \* ایک موزہ بھتا اسقند

مسح کو منع کرتا ہے \* اور تعامی پر اور توبی اور برقع اور دستا کے  
 پر مسح درست نہیں ہے \*  
 \* نوین فصل تہمتھی پر اور زخم پر مسح کرنے کے بیان میں \*  
 \* سئلہ \* مسح کے تہمتھی پر جو توبی عضو پر باندھی جاتی ہے درست  
 ہے \* اگر تہمتھی جگہ ہو نیلے پہلے گر پڑے تو مسح باطل نہو دے  
 اور اگر زخم چنگا ہونے کے بعد تہمتھی گرے تو اُس مقام کا دھونا  
 فرم ہو دے \* پھر اگر اُس کا عضو ہو دے تو فقط اُسی مقام کو  
 دھو دے اور دوسرے مقام کا دھونا ضرور نہیں اور اگر مسح  
 کے تہمتھی پر بھی ضرر لگے اُس کا ترک کرنا جائز ہے \* اور اگر ضرر  
 نکلے تو مسح ترک کرنا جائز نہیں \* اور اس میں کچھ شرط نہیں ہے کہ  
 تہمتھی طہارت کی وقت باندھی ہو دے اگر چہ بے طہارت باندھی  
 ہو مسح درست ہے خواہ محدث ہو دے خواہ جنب \* مثلاً ایک  
 شخص غسل کرتا ہے جنابت کا اور اُس کے ہاتھ میں تہمتھی بندھی ہے  
 اور مسح کرتا ہے پانی سے تہمتھی پر تو جائز ہے مسح کرنا اور یہی محیط  
 میں ہے \* سئلہ \* اور مسح تہمتھی پر اس وقت درست ہے کہ اس  
 عضو پر مسح نہ کر سکے خواہ یہ ہے کہ اگر اُس عضو کے دھونے سے ضرر  
 ہو دے تو مسح کرے عضو پر \* اور اگر عضو پر بھی نہ کر سکے اس  
 سبب سے کہ اُس کو پانی ضرر کرے یا تہمتھی بندھی ہو دے اور  
 اُس کا عضو نا ضرر کرے تو تہمتھی پر مسح کرے \* اور اس وقت کہ عضو پر  
 مسح کر سکے تو اس وقت تہمتھی پر مسح درست نہیں \* سئلہ \* اور جس کے

بدن بھتا ہو دے اور اُس کے دھوئے سے عاجز ہو دے تو اُس پر ہانی  
 دے اور اگر ہانی دے نہ سکے تو مسح کرے اور اگر مسح بھی  
 نہ کر سکے تو اُس کے گرد بگرد کو دھو دے اُس کو چھوڑ دیوے \* اور  
 اگر کسی کا ہاتھ بھتا ہو دے اور وہ وضو سے عاجز ہو تو کسی سے مدد  
 چاہے کہ وہ وضو کرادیوے اور اگر مدد نہ پاوے اور تیمم کرے تو جائز  
 ہے \* اور جب کسی نے ہانہ لگی ہو اپنی پردہ انگائی تو وہ اُس پر دو ابھر  
 ہانی دے اور جب ہانی نہ چکا دو ابھر تب دو اگر ہستی تو اگر جنگہ  
 ہوئے سے دو اگر ہی ہی تو اُس مقام کو دھو دے اور اگر بغیر جنگہ  
 ہوئی ہو تو دو اگر ہی ہو تو نہ دھو دے \* اور جب کس شخص نے فیہ  
 لمی اور اُس پر گدی رکھ اور ہتی باندھے تو اگر وہ شخص بغیر دوسرے  
 کسی مدد کے آپ ہر ہتی کھولنے اور باندھنے سکتا ہے تو ہتی کھولے اور  
 گدی پر مسح کرے ہتی پر جائز نہ ہو گا \* اور اگر بغیر دوسرے کسی مدد کے  
 کھولنے باندھنے نہ سکتا ہے تو اُسی ہتی پر مسح کرے \* اور اگر ہتی  
 کھولنا اور ہتی کے نیچے جوا بھتا بدن ہی اُس کا دھونا زخم کو ضرر  
 کرنے قوی ہی ہے پر مسح جائز ہی اور ضرر نہ کرے تو ہتی کو کھولے  
 اور اچھے بد کو دھو دے اور گدی پر مسح کرے \* اور اگر ہتی کا کھولنا  
 ضرر نہ کرے مگر اُس کا اُٹھالینا زخم کی جگہ سے زخم کو ضرر کرے تو  
 ہتی کھولے اور اُس جگہ سے نہ اُٹھا دے اور ہتی کے نیچے جوا بھتا  
 بدن ہی اُس کو زخم کی جگہ تک دھو دے تب ہتی کو باندھے اور  
 زخم کی جگہ پر مسح کرے اور اُس کا کھولنا باندھنا مثلاً ہو دے

جیسا کہ ہم کھہرے توتلی پر مسح کرے اور اس عورت میں جو بدن  
کہا جھای کھولنے کیطرت تلی کی گرہ کے نیچے اُسکا دھونا بھی ضرور  
ہمیں ہی اُسپر ہی مسح کفایت کرتا ہے اس واسطے کہ اگر اسطرت  
دھونا تو تلی تر ہوگی اور اُسکی تر سی فصد کی جگہ پر پہنچیکی \* اور  
مکتھی اور تلی کے مسح میں یہ شرط ہی کہ تمام مکتھی اور تلی پر مسح  
کرے اور جب تلی یا مکتھی پر مسح کیا پھر اُسکو کھولا اور اُٹھالیا  
اُس مقام سے اور پھر باندھا تو مناسب ہی کہ مسح بھی کرے \*  
اور اگر ناکرے تو بھی مضایقہ نہیں ہے اور اگر تلی یا مکتھی زخم سے  
گہری اور دوسری تلی یا مکتھی اُسے بدلاتو بہتر یہی ہے کہ مسح  
بھی پھر کرے اور اگر نہ کیا تو مضایقہ بھی نہیں رہی \* اور تین بار  
اُسپر مسح کرنا کچھ شرط نہیں ہے بلکہ ایک ہی بار کفایت ہے \*  
اور اُسکے واسطے کچھ مدت مقرر نہیں ہے \*

\* دسویں فصل حیض اور نفاس اور استحاضہ اور معذور کے بیان میں \*  
\* مسئلہ \* حیض وہ خون ہے کہ عورت بالغ کے رحم سے بغیر درد کے  
جاری ہو اور وہ عورت سن ایسا کو نہ پہنچی ہو اُسکا بیان صاف صاف  
کرتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ عورت بالغ کے یہ مدینے ہیں کہ وہ عورت  
نوبر سکی ہو دسے اور اگر نو برس سے کم عمر کی لڑکی خون دیکھے تو حیض  
نہیں ہے مثلاً اگر چھ برس کی لڑکی یا سات برس کی لڑکی خون دیکھے  
تو وہ حیض نہیں ہے بلکہ بیماری ہے اور جب نو برس کی لڑکی لے خون  
دیکھتا تب وہ حیض ہے اور وہ بالغ ہوئی \* مسئلہ \* اور جو خون کہ

دُخْم سے نہو دے تو وہ حیض بھی نہیں ہوا اور اس طرح جو خون کہ دُخْم  
 سے مرض کے سبب سے آوے مثلا درد ہو دے تو وہ بھی حیض  
 نہیں ہوا اور حیض کا آنا مقرر کیا ہی سن آ یا سن تک آ یا سن کا اندازہ  
 یہ بھی کہ عورت ساتھ بر سکی ہو دے پھر اگر عورت سن آ یا سن کے  
 بعد کچھ دیکھے تو وہ حیض نہیں ہوا مگر جب سیاہ رنگ خون یا خوب  
 صرغ رنگ خون دیکھ لگے تو وہ سم حیض ہو گا اور اگر درد یا سبز  
 یا ہستی کے رنگ خون دیکھ لگے تو وہ استحاضہ ہی • اور بہت کم مدت  
 حیض کہ تین دن اور اُسکی رات ہی • اُسکے بہ معنی ہیں کہ تین ہی  
 رات اور تین ہی روز ہو دے تو حیض ہی اور اس قدر نہو دے  
 تو حیض نہیں مثلا ایک عورت نے شنبہ کی فجر کو خون دیکھا اور  
 دو شنبہ کے روز آفتاب دوتے وقت خون موقوف ہوا اور اُس میں  
 تین روز اور دو ہی رات تھری تو یہ حیض نہیں ہوا • اور بہت زیادہ  
 مدت اُسکی دس دن ہیں جیسا کہ بیغمر صائم نے فرمایا •  
 أَفَلَا لَمْ يَحْضِلْ لِحَاجَاتِهِ الْيَوْمَ وَاللَّيْلَةَ أَيَّامٌ وَلَيْلَا لِيَهَا وَكَذَرَهُ  
 • مَعْرَةَ أَيَّامٍ • اُسکے بہ معنی ہیں کہ بہت کم مدت حیض کہ عورت  
 کو واسطے خواہ مرد نہ دیکھی ہو دے خواہ مرد دیکھی ہو دے تین روز  
 اور اُسکی رات اور بہت زیادہ مدت حیض کی دس روز  
 • سُد • حیض سے پاک ہونے کو طہر کہتے ہیں اور بہت کم  
 مدت طہر کی بند رہ روز ہیں اور زیادہ کا یہ نہیں ہوا • اور طہر کہے  
 ہیں اُس پاکہ کو کہ عورت دو حیض کے بیچ ہیں دیکھے مثلا ایک

عورت نے رمضان مبارک کی پہلی تاریخ کو خون دیکھا اور دسویں کو صاف ہوئی اور پھر شوال کی پہلی تاریخ کو خون دیکھا تو یہ جو بیست روز دو حیض کے درمیان مین گزرے ہیں اُسکو طہر کہتے ہیں \* مسئلہ \* حیض والی عورت حیض کی مدت مین جس رنگ کا خون دیکھے سوائے سفیدی خالص کے تو وہ حیض ہی اور حیض کے خون کا چھ رنگ ہی \* سرخ \* اور سیاہ \* اور زرد \* اور سبز \* اور تیرہ رنگ \* اور رستی کے رنگ \* تیرہ رنگ اُسکو کہتے ہیں کہ سفیدی مایل ہوئے \* اور رستی کے رنگ اُسکو کہتے ہیں کہ سیاہی مایل ہوئے \* مسئلہ \* حیض کی مدت مین دو خون کے بیچ مین جو ہاکی دیکھے تو وہ بھی حیض مین داخل ہی مثلاً ایک عورت کہ حادث ہی کہ اُسکو چھ روز حیض رہتا ہی اور آٹھ روز خون دیکھا اور دو روز پاک رہی تب پھر دو روز خون دیکھا تو وہ جو دو روز بیچ مین پاک رہی وہ دو روز بھی حیض مین داخل ہی اور اُسکو طہر متبادل کہتے ہیں \* اور حیض کا یہ حکم ہی کہ عورت حیض والی ٹھلا پڑھئے اور روزہ رکھے مگر جب صاف ہوئے تب جتنے روز کہ روزہ نہیں رکھا ہی اتنے ہی روز فضا کا روزہ رکھے اور جو نازا سحالت مین فضا ہوئی ہی اُسکے فضا پر تھ \* اور اُسکی یہ وجہ ہی کہ جب ہتر آدم صلوٰۃ اللہ علیہ اور حوا رضی اللہ عنہا جہان مین آئے تب حوا ناز مین تھیں کہ حیض دیکھا اور حوا نے بہت مین حیض نہ دیکھا تھا اور جب حوا کا ناز مین حیض آیا تب حوا نے ہتر آدم صلوٰۃ اللہ علیہ سے پوچھا

کہ نماز ادا کروں یا نہیں بہتر آدم۔ یعنی اسرائیل علیہ السلام سے پوچھا  
 بہتر اسرائیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا حکم ہوا نماز ادا  
 کرے \* بعد چند روز کے پھر حیض آیا تب حوائج بہتر آدم سے  
 پوچھا کہ روزہ رکھوں یا نہیں بہتر آدم نے کہا روزہ مت رکھو \*  
 پھر جب حوائج حیض سے پاک ہوئیں تب بہتر اسرائیل عم نے اللہ کا  
 حکم پہنچایا کہ حوائج کہو کہ روزہ فضا کا رکھے تب بہتر آدم نے مناجات کی  
 کہ یا رب ایا نماز میں تو فضا کا حکم نہوا جواب آیا کہ نماز کو ہم نے فرمایا تھا  
 کہ مت پڑھ پھر اُسکی فضا بھی نہ پڑھے اور روزیکو تو نے کہا  
 کہ مت پڑھ اُسکی فضا کرے \* اور حیض والی عورت مسجد میں  
 نجاوے اور طوائف کہتے کانکر ہے اور اُس عورتیکے بدنسے جو ازار کے  
 نیچے ہی ناف سے لیکر زانو تک فائدہ لینا مرد کو حرام ہی اور بوسہ  
 لینا اور جو بدن ازار کے اوپر ہی اُسکا چھونا حلال \* مسئلہ \* شوہر  
 کتیں اپنی عورت سے اور بولی کتیں اپنی لونڈی سے حیض کی حالت میں  
 جماع کرنا حرام ہی اور جو شخص کہ حلال جانے تو وہ کافر ہووے \* مسئلہ \*  
 اگر کسی شخص کتیں غلطی سے مانا دانی میں بسبب حرص کے حیض  
 کی حالت میں اپنی عورت سے اتھان جماع کا پڑا تو واجب ہی اُسپر  
 کہ رات دن استغفار کرے اور استنجہ بھی کہ ایک دینار یا آدھی  
 دینار صدقہ دیوے اُسکا کفارہ \* اور عورت حائض اور نفاس قرآن  
 بھی نہ چھوئے محدث اؤ جناب کی طرح مگر مردان میں ہووے  
 تو بے حارون چھوئیں یعنی محدث اؤ جناب اؤ حائض اؤ



نفساً \* محدث اور جنب کے معنی تو لکھ چکے ہیں اور عائض اُس عورت کو کہتے ہیں جو حیض میں ہو دے \* اور نفساً اُس کو کہتے ہیں جو نفاس میں ہو دے اور نفاس کا بیان آگے لکھتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ اور دینار سونے کا ہوتا تھا سارے چار ماہہ دزن میں اور مردہ بھی قرآن شریف کا پھونکا اُس کے تین استین سے \* اور نفاس وہ خون بھی جو لڑکا ہند ہونے کے بعد آوے اور اُسکی کم مدت کا پھر ہمیں بھی اور اُسکی بہت زیادہ مدت کا حد چالیس روز بھی \* اور اگر دو لڑکے ہند ہو دس ایک پہلی اور ایک پچھلے تو پہلا لڑکا پیدا ہو چکا ہے بعد سے نفاس بھی \* اور اگر حمل گر پڑے اور بعضے عضو اُس کا بنا ہو دے تو وہ بھی لڑکا بھی اور وہ عورت بھی نفساً بھی \* اور حیض و نفاس کا ایک ہی حکم بھی جیسا کہ لکھ چکے ہیں حیض کیواسطے دس ماہی نفاس کیواسطے بھی اور جس عورت کا خون موقوف ہو اور حیض اور نفاس کے رتبی مدت کے بعد یعنی دس روز کے بعد حیض موقوف ہوا اور چالیس روز کے بعد نفاس موقوف ہوا تو اُس عورت سے غسل کے پہلے جماع درست بھی \* اور جو عورت کہ دس روز سے کم میں حیض سے صاف ہوئی اور چالیس روز سے کم میں نفاس سے صاف ہوئی تو اُس عورت سے غسل کے پہلے جماع درست نہیں بھی \* مگر جب استفادہ وقت گزر جاوے کہ اُممیں غسل کر سکے اور تحریرہ نماز کا باندھ سکے تو اتنی دیر کے بعد اُس سے جماع درست بھی اگرچہ غسل نہ کیا ہو دے مگر نماز بے نساء درست نہیں بھی \* اور جب کسی عورت کا خون موقوف

دو کے دنوں روز سے کم مین یعنی تین باچار یا پانچ یا چھ یا سات یا آٹھ  
یا نو روز مین اور اُس کے حادث سے کم ہووے مثلاً اُسکی حادث تھی  
ظہر کی وقت اور یہ خون موقت ہو اور دوبر کی وقت تو اس صورت میں  
واجب ہے کہ غسل مین دیری کرے نماز کے آخر وقت تک اس واسطے  
کہ شاید پھر خون نہ آجاوے کیونکہ اُسکی حادث کے پہلے موقت ہوا \*  
اور اتنی دیری نہ کرنے کہ وقت مکروہ ہو جاوے بلکہ وقت مستحب  
تک دیری کرے اور اگر خوف نماز جائے گا ہووے تو غسل کر کے نماز  
پڑھے لے ایسا نہ کرے کہ نماز فوت ہو جاوے \* مسئلہ \* اگر ایک عورت  
لڑکا جنی اور دس روز یا زیادہ مین ہاک ہوئی تو اُسکو چاہیے کہ  
نہا پڑھا کرے اور روزہ رکھے اور منتظر رہے کہ چالیس روز گزے  
اور جو بعض عورتیں چالیس روز سے کم مین ہاک ہوتی ہیں اور نماز  
نہیں پڑھتی ہیں جب تک کہ چالیس روز نہیں گزرتے ہیں یہ اُنکی  
نہایت غلطی ہے ایسا ہرگز نہ کیا جائے \* مسئلہ \* اور جو خون حیض  
کم کم مدت یعنی تین روز سے کم مین نہ ہو ایسا اُسکی برائی مدت یعنی  
دس روز سے زیادہ ہو یا نفاس چالیس روز سے زیادہ ہووے یا حاملہ  
عورت خون دیکھے تو یہ سب استحاضہ ہے \* باجو حادث کہ اُسنے حیض  
اور نفاس کی پہچان نہ کی ہے اُس سے زیادہ ہووے تو وہ بھی  
استحاضہ ہے مثلاً ایک عورت کی حادث حیض کی سات روز تھی  
اور اُسنے بارہ روز خون دیکھا تو یہ پانچ روز جو سات روز کے بعد ہے  
استحاضہ ہے اور وہ سات روز حیض \* اور ایک عورت

بھی کہ اُسکی عادت نفاس تیس روز تھی اور اُسنے پچاس روز خون  
 دیکھا تو یہ تیس روز جو تیس روز کے بعد بھی استغاضہ ہی اور وہ  
 تیس روز نفاس ہی \* اور یہ حکم معنادہ کے واسطے ہی اور معنادہ  
 اُسکو کہتے ہیں کہ جسکے تین حیض اور نفاس پہلے بھی ہوا ہو وہ \*  
 اور جو عورت ایسی بھی کہ اُسکو کبھی حیض اور نفاس نہیں ہوا  
 تھا اور بالغ ہوئی تو استغاضہ تین یعنی اُسکا خون زیادہ روز تک  
 جاری رہا تو اُسکے واسطے حیض ہر مہینے سے دس روز بھی اور  
 جو خون کہ دس روز سے زیادہ بھی وہ استغاضہ ہی اور نفاس اُسکے  
 واسطے چالیس روز بھی اور باقی روز جو چالیس سے زیادہ بھی وہ استغاضہ  
 ہی اور استغاضہ کا یہ حکم ہی جس عورت کو استغاضہ ہو دے وہ  
 نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور اُسکا تو ہر جمع کرے \* عورت  
 استغاضہ والی اور جس شخص کے زخم ہو دے اس طرح کا  
 کہ اُسہیں سے خون یا پھلجہا جاوے یا کسی شخص کے پیشاب  
 بہا جاوے یا ناک سے خون بہا جاوے یا اُسکے شکم سے بے اختیار  
 ہو اچلی جاوے اور اُسکو قدرت ضبط لی ہو دے یا اس طرح کا  
 دوسرا آزار ہو دے تو ان سب کا یہ حکم ہی کہ یہ سب ہر نماز کے  
 وقت میں وضو کریں اور اُس وضو سے فرض و نفل جو چاہیں سو  
 ادا کریں جب تک کہ وقت نماز کا باقی ہی ان سبھوں کا وضو بھی مافی ہی  
 اور جب وقت گزر جاوے ان سبھوں کا وضو بھی تو تہ جاوے  
 دوسری نماز جو آگے آئی والی ہی اُسکے واسطے پھر دوسرا

وضو کریں \* اور ان سب کا وضو وقت کے جانے سے تو تباہی اور وقت کے آنے سے ہمیں یعنی اگر ظہر کی وقت آئے کے پہلے معذور نے وضو کیا اور وضو کے بعد ظہر کا وقت آیا تب اس کا وضو نہ تو تباہی اور اگر ظہر کے وقت میں وضو کیا اور ظہر کا وقت بتا دیا تو اس کا وضو بھی تو تباہی اور ایسے آدمی کو معذور کہتے ہیں \* اور یہ نہ کوئی خیال کرے کہ اس کا وضو وقت جانے کے پہلے تو تباہی ہمیں اس کے یہ معنی ہیں کہ معذور کا وضو اس حذر کے سب سے جو رکھتا ہے ہمیں تو تباہی تک کہ وقت مافی ہی \* اور دوسری چیز سے تو تباہی مثلاً ایک شخص کے زخم سے خون جاری ہی اور اس نے وضو کیا تو جتنا کہ وقت مافی ہی اس خون بہنے سے وضو نہ تو تباہی کا اور اگر دوسری چیز وضو کی تو تباہی الی آدیگی مثلاً ہوا وغیرہ تو اس کا وضو تو تباہی کا اگرچہ وقت مافی رہیگا \* اور حذر کے ثابت ہو نیکاً یہ بھی کہ وہ حذر یعنی استحاضہ خواہ ہوا وغیرہ ایک وقت نماز کا تمام لے لیوے اس قدر کہ تمام وقت میں وضو اور نماز کی وہ شخص فرصت نہ دے اور حذر کے مافی رہنے کی یہ شرط بھی کہ ہر وقت بایا جاوے اور جب ایک وقت نماز کا اس حد سے خالی گزرے تو وہ شخص حذر سے باہر آوے وہ معذور میں نہ داخل ہو \* اور اگر ایک شخص کتین ایک نماز کے بیچ وقت میں کوئی حدت جسطرح سے ہوا یا خون زخم کا یا ناک کا یا دوسرا کوئی حدت آوے اور وہ جاری ہو جاوے تو وہ شخص تو تباہی کرے اور انتظار کرے کہ وہ حدت موقوف ہوتا ہی یا ہمیں

رنگ یا تیل ناہاک چیز سے ملا ہو دے یا دوسری چیز اس طرح کی لگی ہو دے  
 تو اس صورت میں فقط تین بار دھونا کفایت کرتا ہے اگرچہ داغ نہ چھوڑتے  
 کیونکہ دھونے میں اصل ناہاک کی نکال گئی اگرچہ داغ رہ گیا تو کیا مضائقہ  
 اور جو ہمنے اُدھر بیان کیا کہ جو چیز ہونے والی اور ہاک ہو دے اور  
 ایسی ہو دے کہ اُسکے دھونے سے جو کچھ لگا ہو دے چھوٹ  
 جاوے تو اس طرح کے بیان کرنے میں شراب اور بیشاب وغیرہ  
 نکال گیا کیونکہ شراب اور بیشاب ہونے والا ہی مگر ہاک نہیں اور دودھ  
 اور تیل وغیرہ بھی نکال گیا کیونکہ یہ سب ہینو والے بھی ہیں اور  
 ہاک بھی ہیں مگر انکے دھونے سے جو کچھ لگا ہو گا تو نہ چھوڑے گا \* سُنو \*  
 جو نجاست کہ تندر نہ ہو دے یعنی خشک ہونے کے بعد اُسکا نشان  
 معلوم نہ ہو دے جس طرح شراب اور بیشاب وغیرہ تو اس طرح کی  
 نجاست اگر بدن میں لگی ہو دے تو تین بار دھونا کفایت ہی اور  
 اگر کہہ یمین لگی ہو دے تو تین بار دھو دے اور ہر بار پھوڑے \*  
 اور یہ شرط بھی کہ تیسری بار خوب سا پھوڑے اپنی قوت کے موافق اور  
 جو چیز پھوڑنے کے قابل نہ ہو دے جس طرح جتنائی اور باجھم وغیرہ  
 تو اُسکتے ہیں دھو دے اور دھو کے چھوڑ دے اس قدر کہ سب  
 پانی تھک جاوے اور جب تھکنا موقوف ہو جاوے تب پھر دھو دے  
 اور چھوڑ دیوے یہاں تک کہ تھکنا موقوف ہو جاوے  
 اس طرح تین بار کرے \* سُنو \* موزہ اور جو تانہ میں پھرنے سے  
 ہاک ہوتا ہے اگر اُس میں تندر نہ ہو لگی ہو دے سنا علیہذا اور

گوہر وغیرہ اڈور زمین پر اس قدر ملے کہ ناباکی سب جھوٹ جاوے اڈور  
 اگر تندر ناباکی نہ ہو دے جس طرح بیشاب وغیرہ تو فقط دھوئے سے  
 پاک ہوتا ہے \* مسئلہ \* اگر کہہ رہے ہیں ناباکی دوسری چیز میں منی لگ  
 جاوے تو دھوئے سے پاک ہووے خواہ منی خشک ہووے خواہ تر  
 اڈور خشک منی مانے سے بھی پاک ہوتی ہے \* مسئلہ \* اڈور جس میں ناباکی  
 نہ اثر کرے جس طرح شمشیر اڈور تھری اڈور اینڈ اڈور تانبے کا دیگ  
 اڈور جو چیز کہ مثل اُسکے میں زمین پر مانے سے پاک ہووے یا دھوئے سے  
 اڈور زمین اڈور اینٹ کا فرش سو کچھ جانے اڈور نجاست کا اثر  
 مت جانے سے پاک ہووے \* اڈور اُس پر ناز پر ہنا درست ہی مگر  
 تیمم درست نہیں \* اڈور درخت اڈور گھاس جب تک زمین پر کھڑے  
 ہیں تب تک اگر نجس ہو جاوے تو سو کہنے سے پاک ہووے اور درخت  
 کاٹے جاوے اگر نجس ہو جاوے تو بغیر دھوئے پاک نہ ہووے  
 \* بارہوان فصل نجاست کے قسم اور اُسکے حکم کے بیان میں \*  
 نجاست دو قسم ہے غایظہ \* مسئلہ \* غایظ کہتے ہیں بہت ناباکی کو  
 جو طرح شراب اور آدم کا بیشاب اور غایظ اور منہ اور فسی اور  
 خون اور پیپ اور سب لید اور سب گوہر بہ سب غایظہ ہے اور صاعب  
 شرح وقایہ کا بھی یہی قول ہے اور فتوایے مختصر شافعی میں بھی  
 یہی لکھا ہے \* مسئلہ \* جس جانور کا گوشت حرام ہے اُسکا بیشاب  
 اور گوہر بھی نجاست غایظہ ہے جس طرح گدھا اڈور ہانی اور چوہا وغیرہ  
 اور مرغی اور بط کا پیخال بھی غایظہ ہے اگرچہ اُن کا گوشت

حلال ہی اؤ خفیہ کہتے ہیں کم ناپاک کو جس طرح گھوڑیکہ پیشاب اور جمد کا گوشت حلال ہی اُس خانو کا پیشاب جس طرح گائے اور بکری اور اونٹ وغیرہ اور بیخال اُن پر تو نکا جنکا گوشت حرام ہی جس طرح بازو وغیرہ خفیہ ہی \* مسئلہ \* اور بیخال اُن پر تو نکا جنکا گوشت حلال ہی ہاں ہی مگر جس بیخال میں بدبو آتی ہی تو وہ ناپاک ہی جس طرح بیخال مرغی اور بط کا جیسا کہ ہم گھہ بکے \* مسئلہ \* اور کبوتر اور تیر اور مور اور کور وغیرہ کا بیخال ہاں ہی \* مسئلہ \* نجاست خلیط سے درم شرعی کے موافق معاف ہی اور اگر درم شرعی سے زیادہ ہووے تو نہیں یعنی اگر نجاست خلیط درم شرعی کے برابر لگی ہووے اور نماز پڑھ لیوے تو معاف ہی زیادہ میں نہیں معاف اور درم شرعی کا اندازہ ہتھیلی کے خار کے برابر ہی یعنی جب ہتھیلی کشادہ کرے اور ہانی لیوے تب جہاں تک ہانی تھرا رہے وہی خار ہتھیلی کا ہی \* مسئلہ \* اور نجاست خفیہ کپڑے کے جو تھے حصے سے کم تانک معاف ہی اور جب کپڑا چوتھا حصہ پورا ناہاں ہو تب نہیں یعنی جب تک جو تھے حصے سے کم کپڑا ناہاں ہی تب تانک نماز اُس کپڑے سے درست ہی اور جب چوتھا حصہ پورا ناہاں ہو تب نماز درست نہیں \* مسئلہ \* اور پچھلی کا خون ناہاں نہیں ہی \* مسئلہ \* اور گدھے اور خچر کا لعاب ہاں چیز کو ناہاں نہیں کرتا ہی اس واسطے کہ وہ مشکوک ہی \* اور ہاں چیز کی ہاں کی شک سے نہیں جاتی \* مسئلہ \* اور پیشاب کر کے وقت جو سوئی کی نوک برابر چھینٹ پڑے تو

دو چیز ہیں \* مسئلہ \* اور جس کپڑے کا آستر ناپاک ہو دے تو اُسکے  
 ابرے پر نماز درست ہی \* مسئلہ \* جس بھونیکا ایک کنارہ  
 ناپاک ہو دے اُسکے دوسرے کنارے پر نماز درست ہی خواہ  
 اُسکے ایک کنارے ہلائے سے دوسرا کنارہ ہلے خواہ نہ ہلے کیونکہ  
 وہ بھونیکا کا یہ زمین کے بھی اور یہ مسئلہ فتاد اے مختصر شافعی  
 ہیں ہی اور ہیں شرح وقایہ ہیں بھی ہی \* مسئلہ \* اور اگر ایک  
 کپڑے ناپاک ہو دے اور اُس میں ناپاک کپڑے آ بھیگا ہوا لپٹا گیا ہو دے  
 اور اُس ناپاک کپڑے کی نئی اس پاک کپڑے میں آگئی ہو دے  
 مگر اس قدر نئی آگئی ہو دے کہ نہجو دے سے نہ نہجو دے تو اُس  
 پاک کپڑے پر نماز درست ہی \* مسئلہ \* اگر ایک کپڑے ناپاک بھیگا ہو  
 سو کھے مکان پر جو مٹی اور گوبر سے لپٹا ہی رکھا گیا تو اُس کپڑے پر نماز  
 درست ہی \* مسئلہ \* اگر کسی شخص کے کپڑے کا ایک کنارہ ناپاک  
 ہو گیا اور اُس شخص کو سہوا اور اُس شخص نے کوئی کنارہ اُس کپڑے کا  
 بغیر تھہرائے ہوئے دھو دلا تو وہ کپڑے پاک ہی \* گہون کے مسئلہ  
 کی طرح مثلاً ایک شخص نے گہون پر گدھے کی دنوری چلایا اور گدھے  
 نے اُس پر میٹھا کیا اور اُس گہون کا دو حصہ ہوا اور اُس  
 گہون کے ناک دو شخص ہیں دونوں شخص نے اپنا اپنا حصہ لے لیا  
 مثلاً دو من تھا ایک ایک من لے لیا تو اُس صورت میں  
 دونوں حصہ پاک ہی اس واسطے کہ احتمالی ہی دونوں کتہیں  
 کہ دونوں حصہ ہیں نجاست ہو گئی یا اُس میں سے کچھ کسی فقیر کو دیا تو



اس صورت میں بھی سب ہاں کہ اس واسطے کہ احتمال بھی کہ نجاست اسمیں  
 گئی اور اس ہاں کیا اعتبار ضرورت کے واسطے بھی تاکہ حرج نہ ہو دے \*  
 \* تیسرے حصے میں فصل استبرہ اور استنجا اور استنجا کے بیان میں \*  
 پیشاب کے بعد تین بار کھنکھارے اور اس عضو کی جڑ کے پاس سے  
 نرم نرم تین بار دوسہ گالیکی بستان کی طرح اور اس عضو کی سوراخ  
 کو زین پر یا کلوخ پر مسح کرے جس میں جو پیشاب کہ باقی ہو وہ نکال جائے  
 اور کلوخ لیکر تیلے \* مسئلہ \* شرح اور ادین ذناداے جمعیت سے  
 لکھا ہے کہ مناسب بھی وضو کرینوالے کو تھانے کے بعد استنجا کرے  
 اس واسطے کہ شاید اُسکے پیشاب کے مکانے کچھ نکالے تو پھر وضو دہرانے  
 کا محتاج ہو دے \* مسئلہ \* اور اس تھانے میں اختلاف ہے بعض کہتے  
 ہیں کہ چار سو قدم تیلے اور بعض تین سو قدم اور بعض دس قدم اور  
 بعض کہتے ہیں جتنے برس کی اُسکی عمر ہو دے اتنے قدم \* اور  
 بعض کہتے ہیں کہ زین پر ہاتھوں مارے اور کھنکھارے اور دہانے  
 ہاتھوں بائیں ہاتھوں بائیں اور بائیں ہاتھوں دہانے ہاتھوں بائیں اور  
 خواہ اُدنیجے پرے پیچے کو اترے \* لیکن صحیح یہ ہے کہ آدمی کو  
 طبیعت محتلف بھی پھر جس میں جسکی تہ ہو جاوے کہ اب ہم ہاں کہ  
 ہوئے وہی معتبر اور درست بھی جائے کہ وہ اسی طرح استنجا کرے  
 اس واسطے کہ ہر ایک آدمی اپنے احوال سے خوب خبر رکھتا ہے  
 \* مسئلہ \* بعد اُسکے ہاتھ سے تین مرتبہ اس عضو کو بائیں ہاتھ سے  
 دھو دے اور تینوں مرتبہ بائیں ہاتھ کو بھی دھو دے کیونکہ یہ

مستحب ہے \* اور اگر بانی میسر نہ ہو دے تو اسے استبرافہ کا لوخ سے  
 کفایت ہے اس کو استبرافہ کہتے ہیں اور یہی فتادے مختصر شافعی  
 میں بھی لکھا ہے کہ اس کو استبرافہ کہتے ہیں یعنی جو بستان کہ بانی ہے  
 اس سے ہاکی طلب کرتا اور غایط سے فراغت ہونے کے بعد نجاست ہاکی  
 کرنے کو استنجا کہتے ہیں اور غایط کہتے ہیں جاضرور کو \* صورت  
 اس کی یہ ہے کہ اگر احتیاج غایط کی رکھتا ہو دے تو پہلے آستین  
 اتھاڑے بعد اس کے بائیں ہاتھ میں تین کلوخ یا کم یا زیادہ لے لیوے  
 اور جاضرور میں جادے اور جب جاضرور میں جادے تب پہلے بائیں  
 ہاتھ رکھے اور جاضرور پھرتے وقت قبائ کی طرف منہ اور پیٹھ  
 نکرے اور جس چیز پر خدا تعالیٰ کا نام لکھا ہو دے یا قرآن میں سے  
 کچھ لکھا ہو دے تو اس کو اپنے ساتھ نہ لیجاوے اور نیلے سرخا دے اور  
 جاضرور پھرنے کے پہلے کلوخ درست کر لیوے اور جاضرور میں آئیکے  
 وقت شیطان کی شرارت سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ بناہ جائے اور کہے  
 اٰھُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الرَّجَسِ النَّجِسِ الْمَخْطِیِّ مِنَ الشَّیْطَانِ  
 الرَّجِیْمِ یا کہے اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اٰھُوذُ بِكَ مِنَ الْمَخْطِیِّ وَالْخَبَائِثِ \* رسالہ  
 جب پانچا یکو جادے میدان میں تو بیٹھتے وقت کہے اور جو بنے ہوئے  
 ہا بخا بے کے مکان میں ہا بخا نہ پھریے جادے تو اس مکان میں داخل  
 ہو نیلے پہلے دھاند کو رکھے \* اور جاضرور پھرتے وقت بائیں ہاتھ پر  
 زور کرے جس میں جلدی فراغت ہو دے اور جس جگہ جاضرور  
 پھرے اس جگہ بانی سے استنجا کرے اور اگر میدان میں

ہودے تو آدمیو نے دو رجاوے جس میں کسی کی نظر نہ پڑے \* اڈر  
جس جگہ پر بیٹھ بیگا وٹان پر پہنچنے کے پہلے ستر نکھولے \* اڈر  
آدمیوں کے بیٹھنے کی جگہ پر اڈر میوہ داد و رخت کے نیچے حاضر و پھر نے  
نہ بیٹھے \* اڈر ہوا کے مقابلہ پر اڈر باند کی طرف پیشاب نکرے \*  
اڈر آفتاب اڈر ماہتا کی طرف بھی نہ دیکھے فرشتوں کی تعظیم کے سبب  
سے جو انہیں مقرر ہیں \* جب حاضر و پھر کے تب کلوخ لیوے اسطر جہر  
کو مرد ہودے تو گرمی کے دنوں میں پہلے کلوخ کو آگے سے بیٹھے کو  
لیجادیوے اڈر دوسرے کلوخ کو بیٹھے سے آگے لاوے اڈر تیسرے  
کلوخ کو پھر آگے سے بیٹھے کو لیجادیوے اڈر اگر زیادہ کی حاجت  
ہودے تو زیادہ لیوے اسواسطے کہ اس سبب سے کلوخ سے سنت ہی  
اڈر اسمیں کچھ حد ہمیں مقرر ہی تین خواہ تین سے کم میں صفائی  
ہودے خواہ زیادہ میں غرض صاف ہوئے سے ہی اڈر کلوخ اسطر جہر  
لیوے کہ پاک بدنہر نہ پہنچے اڈر گرمی کے دنوں میں اسواسطے آگے سے  
بیٹھے کو لیجانا کہنا کہ خضیہ گرمی میں لٹکا سوتا ہی اُس میں کچھ لگ  
نجاوے اڈر جارے کے دنوں میں گرمی کے اُلٹے کرے یعنی پہلا کلوخ  
بیٹھے سے آگے کو لاوے اڈر دوسرا آگے سے بیٹھے کو لیجادیوے اڈر  
تیسرا بیٹھے سے آگے کو لاوے کیونکہ جارے میں خضیہ ہمیں لٹکا سوتا ہی اسمیں  
لگنے کا خوف ہمیں ہی اڈر پہلا کلوخ بیٹھے سے آگے کو لانے میں زیادہ  
صفائی ہوتی ہی \* اڈر اگر عورت ہودے تو ہمیشہ پہلا کلوخ کو  
آگے سے بیٹھے کو لیجادیوے اسواسطے کہ اُس کے اندام نہانی

نہ لگے اور دوسرا بیٹھ سے آگے کو لا دے اور تیسرا آگے سے بیٹھ کر  
 لے جاوے \* اور عود تک واسطے کاوخ لینے میں گرمی جارتا برابر  
 ہی ہمیشہ اسطرح چہر کہا کرے \* اور کاوخ کے بعد ہانی سے آبدست کرنا  
 و دب ہی \* جب چاہے کہ ہانی سے استنجا کرے تب کشادہ ہو کے  
 بیٹھ اور پہلے ہاتھ دھو دے تب بعد اُسکے انگلی کے پیٹ سے  
 آبدست کرے خواہ ایک انگلی خواہ دو خواہ تین سے مگر انگلی کی فیکے  
 آبدست نہ کرے کیونکہ اس سے بواسیر ہوتی ہی اور جب آبدست کر چکے  
 تب پھر دوسری بار ہاتھ دھو دے \* مسئلہ \* اور بہت زیادہ عدد  
 استنجا کا سات مرتبہ ہی اور بہت کم تین مرتبہ اور مانج مرتبہ بھی  
 ہی اور بعضے عالموں نے کہا کہ اسقدر دھو دے کہ اُسکے دلی تسلی  
 ہو دے اور بائیں ہاتھ سے آبدست کرے \* مسئلہ \* جسوقت  
 نجاست درم شرعی سے زیادہ اُس مقام کے گرد بگرد لگی نہو دے  
 تو اُسوقت استنجا کرنا ہانی سے سنت ہو دے اور اگر درم شرعی  
 سے زیادہ لگی ہو دے تو اُسوقت استنجا کرنا ہانی سے فرض ہو دے  
 اور اگر درم شرعی کے برابر لگی ہو دے تو اُسوقت استنجا کرنا ہانی سے  
 واجب ہو دے ولیکن افضل یہ ہی کہ ہانی سے استنجا کرے  
 مگر جو مقام ایسا ہو دے کہ وہاں پر ہانی سے آبدست کرے تو آدمیوں کی  
 نظر اُسکی عورت پر پڑے اور اُس سے بدن بچھڑ سکے تو  
 اُس مقام میں کاوخ پر کفایت کرے آبدست ترک کرے تاکہ بدن  
 کو دینے سے فاسق نہو دے \* مسئلہ \* اور استنجا کرنا ہتھ

اور سچی کے ڈھیلے اور خاک اور ریگ اور گرتی اور نہرے اور  
 روٹی اور برائے کپڑے روای اور ہتھی اور تھکرے اور شیشہ  
 اور ہوئی ہکی اینٹ گھاس اور کوئلے سے اور لُس چیز سے کہ ناپاک ہی جس طرح  
 گوبر اور اُس چیز سے کہ کھانپکی ہی جس طرح نمک اور داہنے ہاتھ سے  
 اور کاغذ سے اگرچہ سفید ہووے اچھے کپڑے سے اور تیز گرتی اور پتھر سے  
 مکر وہ ہی مگر ضرورت کے وقت سوائے گوبر اور کاغذ کے ان سب چیزوں سے  
 اور داہنے ہاتھ سے درست ہی \* منانہ \* کنز العباد میں لکھا ہے کہ  
 کاغذ سے اگرچہ سفید ہووے استنجانہ کرے اس واسطے کہ کاغذ کی  
 تعظیم کرنا اسلام کے ادب سے ہی \* اور آبدست کے بعد تھوڑے سے  
 کپڑے سے بانی کو پوچھے تاکہ رانوں پر نہ تپکے \* اور یہ ادب ہی اس کو  
 استنفا کہتے ہیں \* \* تیسرا باب نماز کے بیان میں \*

اور اس باب میں تیس فصایں ہیں \*

\* پہلی فصل نماز کے وقتوں کے بیان میں \*

فجر کی نماز کا وقت صبح صادق ہی اور صبح صادق ایک چوتھی سی  
 سفید سی ہے کہ وہ آسمان کے کنارے بر ظاہر ہوتی ہے اور اُس وقت شے جب تک  
 کہ آفتاب نہ نکلے وقت باقی رہتا ہے اور روز سفید سی جو ظاہر ہوتی ہے  
 اس کو صبح کاذب کہتے ہیں وہ رات میں داخل ہے فجر کی نماز کا وقت  
 ہمیں ہے \* اور ظہر کی نماز کا وقت آفتاب ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے اور  
 باقی رہتا ہے جب تک کہ ہر چیز کا سایہ اصلی چھڑا کے اُس کا دونا  
 ہووے یہ ایک روایت میں ہے ابو حنیفہ رحمۃ اللہ سے اور

دوسری روایت ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے یوں بھی کہ جب تک سایہ ہر چیز کا سایہ اصلی بچھڑا کے اُسکے برابر نہ ہو دے اور یہی قول ابو یوسف اور محمد اور شافعی رحمہم اللہ کا بھی یہ مضمون شرح وقایہ کا بھی اور سایہ اصلی کے معنی انشاء اللہ تعالیٰ ہم بیان کرتے ہیں۔ \* \* \* جب کوئی ارادہ کرے کہ سایہ اصلی پہنچانے تب ایک چاہرہ برابر زمین پر ایک گہرے گہرے کر کے گاڑ دے اور اُس گہرے کے سائے کا سر پر ایک نشان کر دے پھر جب تک کہ سایہ کم ہوتا جاوے تب تک معلوم کرے کہ آفتاب سر پر نہیں آیا اور جب کہ سایہ نہ کم ہو دے اور نہ زیادہ تب اُسکے استوا کہتے ہیں اور وہی سایہ اصلی ہی اور یہ تھیک دو پہر کو ہوتا ہے اور قنادا سے مختصر شافعی اور شرح ۱۰۱۵ میں بھی لکھا ہے اور مالک العامۃ قاضی شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ کے لکھا ہے کہ سایہ اصلی اُس سایہ کو کہتے ہیں کہ جہاں سے کم ہونا سائے کا وقت ہو دے اور زیادہ ہونا شروع ہو دے اور یہ وہی مضمون ہی جو کلمہ ہے خلاصہ یہ ہے کہ جب ہر چیز کا سایہ دونا ہوا سایہ اُسکے بچھڑا کے \* اور دوسری روایت بموجب جب ہر چیز کا سایہ اُسکے برابر ہوا سایہ اصلی بچھڑا کے تب وہ ظہر کا آخر وقت ہے \* پھر اُس وقت سے عصر کا وقت شروع ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے جب تک کہ آفتاب نہیں دوتا اور جب آفتاب دوتا ہے تب مغرب کا وقت شروع ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے جب تک کہ شفق حائب نہیں ہوتی \* اور شفق کہتے ہیں اُس سرخ کو جو آفتاب

دو دنوں کے بعد پھر صبح ظاہر ہوتی ہے اور اس کو پہنچنے میں عین عین رہتی  
کہتے ہیں یعنی جب تک کہ سرخی رہتی ہے مغرب کا وقت بھی رہتا  
ہے اور جب سرخی مٹ جاتی ہے تب مغرب کا وقت بھی جاتا ہے  
اور اس وقت سے عشا کا وقت شروع ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے جو تک  
کہ صبح صادق نہ ہو وے \* اور وتر کا وقت عشا پڑھنے کے بعد سے شروع  
ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے جب تک صبح صادق نہ ہو وے \* سنا \* وتر  
اور عشا کا وقت ایک ہی ہے لیکن ان دونوں میں ترتیب لازم ہے  
کہ پہلے عشا پڑھے تب وتر پڑھے اس واسطے وتر کو پہلے نہیں پڑھتے ہیں \*  
\* بیان وقت مستحب کا \*

اور مستحب ہے فجر کی نماز شروع کرنا اس وقت کہ صبح روشن ہو وے  
مگر ایسے وقت شروع کرے کہ چالیس آیت یا زیادہ اس سے باقی  
پڑھ سکے اور اگر اس کے وضو میں فساد ہو وے تو وضو کر کے اس قدر دہرا سکے  
جیسا کہ پیغمبر خدا صلی علیہ وسلم نے فرمایا ہے \* اَصْفُوْا بِاَلْفَجْرِ فَاِنَّهُ اَعْظَمُ الْاَجْرِ  
\* روشنی میں ادا کرو فجر کی نماز کتین برس بیشک روشنی میں  
ادا کرنا فجر کا بزرگی زیادہ ہے مزدوری اور ثواب کے واسطے اور  
مستحب ہے ظہر کی تاخیر کرنا گرمی کے دنوں میں جیسا کہ پیغمبر صلی علیہ وسلم نے  
فرمایا ہے \* اِذَا شَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْهُ اَبَا اَصْلُوْهُ \* جو وقت سخت ہو وے  
گرمی بھر سرد کرو نماز کو یعنی نماز ظہر میں تاخیر کرو تا کہ گرمی کم ہو جاوے  
اور صبح بخاری میں بالصلوۃ کی جگہ پر بالظہر ہی معنی ایک ہی ہے  
سردی کرو نماز ظہر میں \* فَاِنْ شَدَّ الْبَرْدُ فَاَبْرِدُوْهُ \* اس واسطے

سختی گرمی کی دوزخ کے جوش کرنے سے ہی اور مستحب ہی تاخیر  
عصر کی ہمیشہ مگر اس قدر تاخیر کرے کہ آفتاب کا رنگ بدل جاوے  
اور آنکھ میں چوندھی نہ لگے کیونکہ اس قدر تاخیر مکر وہ ہے \* اور مستحب  
ہی تاخیر عشا کی ٹائٹ رات تک یعنی رات کی تہائی تک اور آدھی رات  
تک تاخیر عشا کی مباح ہے اور بعد آدھی رات کے تاخیر کرنا بغیر عذر کے  
مکر وہ ہے \* اور مستحب ہی تاخیر وتر کی آخر رات تک اُس شخص کے  
واسطے جو اپنے جاگنے پر اعتماد رکھتا ہے \* اور جسکو جاگتے پر اعتماد نہیں  
ہی وہ سوئے کے پہلے ادا کرے \* اور مستحب ہی ظہر کی نماز جاریکے  
دنوں میں اول وقت ادا کرنا اور مغرب کی نماز مستحب ہی ہمیشہ اول  
وقت ادا کرنا مگر بدلی کے روز \* اور مستحب ہی بدلی کے روز اول  
وقت ادا کرنا عصر اور عشا اور باقی سب نماز کی تاخیر کرنا \*  
\* بیان اُل وقتوں کا جو معنی نماز درست نہیں اور مکر وہ ہے \*

\* مسئلہ \* آفتاب نکلنے وقت اور جب آفتاب سر پر آوے یعنی  
تھیک دو پہر کی وقت اور آفتاب دوتے وقت نماز اور سجدہ تلاوت کا  
اور نماز جنازہ کی درست نہیں ہے مگر اُسی روز کی عصر اگر کھٹی سے  
اس قدر تاخیر ہوئی ہووے کہ ایک رکعت کا وقت باقی ہووے  
تو آفتاب دوتے وقت درست ہے لیکن اس قدر تاخیر نہ کیا جائے  
کیونکہ اس قدر تاخیر مکر وہ ہے جیسا کہ لکھ چکے \* مسئلہ \* جس نے ایک رکعت  
عصر کی پایا اُس نے عصر پایا \* لیکن اور سب نمازیں اُن تینوں  
وقتوں میں نہیں درست ہیں \* اور مکر وہ ہے نہیں پڑھنا جب



امام جمع کا خطہ پڑھنے کو اُتھے اور بعد صبح صادق کے جب تک کہ آفتاب نہ اُٹکے مگر دو رکعت سنت فجر کی اور عصر کی نماز پڑھنے کے بعد سے جب تک کہ نماز مغرب کی نہ ادا کرے نفل مکروہ ہے \* اور جو نماز فوت ہوئی ہے اُس کا ادا کرنا اور سجدہ تلاوت کا اور نماز حجاز کی درست ہے اُن دونوں وقتوں میں \* یعنی بعد صبح صادق اور عصر پڑھنے کے مغرب پڑھنے تک \* لیکن امام جب خطبے کو اُتھے تب اُس وقت یہ سب بھی مکروہ ہے \* اور دو فرض ایک وقت میں نہیں ادا کیا جاتا ہے بغیر حج کے دو فرض کے یہ سنئے کہ ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا ایک وقت میں ملا کر پڑھے \* اور جو نماز کہ فوت ہوئی ہے اُس کو مستقد رہا ہے ادا کرے اُس کا ذکر نہیں ہے اس مقام میں \* مسئلہ \* اور جو عورت کہ ہاک ہوئی حیض یا نفاس سے عصر کے وقت میں تودہ عصر پڑھے اور عشا کی وقت میں تودہ عشا پڑھے \* مسئلہ \* اگر ایک لڑکا بالغ ہوا یا کافر مسلمان ہوا آخر وقت میں اور وقت بانسی نہیں ہے مگر اس قدر کہ تحریرہ باندھے سکے تو اُس وقت کی نماز قضا پڑھنا اُن دونوں پر واجب ہے \* اور اگر ایک عورت کتین آخر وقت میں حیض ہوا تو اُس پر اُس وقت کی نماز کی قضا پڑھنا نہیں واجب ہے \* سوال \* اہمیں کیا مصلحت ہے کہ رات اور دن میں سترہ رکعت نماز اللہ تعالیٰ نے فرض کیا اُتھے رکعت دیکھو اور سات رکعت رات کو اور دو رکعت صبح کی وقت اگر نہ تودن میں ہے اور نہ رات میں \* جواب \* دن کی اُتھ رکعت کے سبب سے اُتھ دروازے پر پشت کے کشادہ ہونے



نکرے ولیکن خوشن گلو اچھی آواز سے اذان کہنا بہت خوب ہی مگر جبکہ اذان کی لفظیں کچھ نہ بگڑتیں اور قدم ایک ہی جگہ پر رکھے رہے \* مسئلہ \* اور اگر اذان کا مکان اسطر حکا ہو دے کہ اگر حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کہنے میں دہنے بائیں بغیر بانوں کے اُتھائے منہ پھیرے تو احلام نہو دے تو بانوں اُتھاوے مثلاً ایک اذان کا مکان اسطر حکا ہو دے کہ اُصمیں کھڑکی ہو دے اُصمیں سے آواز باہر نہ آوے اگر بانوں ایک ہی جگہ پر رکھے رہے تو اُس وقت بانوں اُتھاوے اور دہنے کھڑکی میں سر نکالے اور کہے حی علی الصلوۃ تب پھر جاوے بائیں کھڑکی کی طرف اور اپنا سر کھڑکی میں سے نکالے اور کہے حی علی الفلاح تاکہ احلام بخونی حاصل ہو دے اور احلام کے معنی نماذکیو اسطے خبر کرنا \* مسئلہ \* اور اقامت مثل اذان کی ہی لیکن اقامت کے الفاظ جلد ہی جلد ہی کہے اور حی علی الفلاح کے بعد فقامت الصلوۃ کہے دو بار اور منہ قبلہ طرف کرے اذان کی طرح اور اذان کہنے کے بیچ میں اور اقامت کہنے کے بیچ میں مات نکھے یعنی اذان اور اقامت کہتے ہوئے بات نہ کرے \* مسئلہ \* اور متاخرین لوگوں نے ثویب کو پسند رکھا ہی سب نماز کیو اسطے اور قدیم لوگوں نے نزدیک کر دہا ہی مگر فبحر کیو وقت بگروہ ہمیں \* اور روایت ہی محابہ سے اُنھوں نے کہا کہ میں عبد اللہ ابن عمر کے ساتھ ایک مسجد میں گیا اور اُصمیں اذان ہو چکی تھی اور ہم ارادہ رکھتے تھے کہ اُصمیں نماز پڑھیں تب موزن نے ثویب کہا پھر عبد اللہ ابن عمر مسجد سے نکلے اور مجھے کہا کہ آنکلیں میرے ساتھ اس بدعت والے

کے۔ اس سے اور اس مسجد میں نماز نہ پڑھنی اور عبداللہ ابن عمرؓ کے تشویب کو اساتے کر وہ جانا اس واسطے کہ لوگوں نے بعد پانچویں صبح کے اسکو نکالا یہ جامع ترمذی میں لکھا ہے اسی حدیث سے قدیم لوگوں نے کر وہ جانا اور تشویب کے معنی احلام کے بعد احلام کرنا مثلاً الصلوۃ الصلوۃ خواہ قیامت اقامت یا مانند اُس کے دوسری لفظ کہنا • سنہ • موزن اذان اور اقامت کے درمیان میں جاوے کہتے کے موافق یہ ہے مگر مغرب کے وقت یہ ہے بلکہ تھوڑی سی دیر کر کے تب اقامت کہے • سنہ • اگر ایک نماز فوت ہوئی ہو دے تو اُس کے واسطے اذان اور اقامت دونوں کہے اور اگر بہت سی نمازیں فوت ہوئی ہو دین تو پہلی نماز کے واسطے اذان اور اقامت کہے اور باقی نمازوں میں مختار ہے چاہے دونوں کہے چاہے فقط اقامت کہنے پر کفایت کرے • سنہ • محدث کسی اذان جاڑے اور اقامت اُسکی کر وہ بھی اور اگر وہ اقامت کہے دہرائی بھی نہ دے اور جنب کی اذان اور اقامت دونوں کر وہ بھی اگر وہ اذان کہے تو دہرائی جاوے اور اقامت کہے تو دہرائی نہ دے اس واسطے کہ شریعت میں دوبار اقامت کہنا نہیں آیا ہے کیونکہ اقامت حاضر لوگوں کی خبر کی واسطے ہی تو بس ایک ہی کفایت ہے اور اذان غایب لوگوں کی خبر کی واسطے ہی تو اُنہیں شہرہ ہی کہ بخونے سنا ہوگا اور بخونے سنا ہوگا تو پھر دہرائے میں اُسکے فائدہ ہی • سنہ • جنب اور عورت اور مسن اور دیوالے کی اذان کر وہ بھی اور اگر بے سب کہیں تو مستحب ہے کہ پھر دہرائی ہوئے

• مسئلہ • مسافر اذان اور اقامت دونوں کے اور دونوں ترک کرے تو کمرہ بھی دلیکس اگر اقامت پر کفایت کرے تو جایز ہے اور جو شخص کہ جماعت کی مسجد میں نماز پڑھے تو وہ اذان اور اقامت دونوں کہے اور اگر وہ ایک بھی ترک کرے تو کمرہ بھی • اور جو شخص کہ اپنے گھر میں نماز پڑھے اور اُس کا گھر شہر میں ہو دے تو وہ اذان اور اقامت دونوں کہے اور اگر وہ دونوں ترک کرے تو جایز ہے • اُس کی تین اذان اور اقامت محلہ کی مسجد کی کفایت ہے جیسا کہ ابن سعود رضی اللہ عنہ نے کہا اذان الہی بکفی فیما یبغی اذان محلہ کی کفایت کرتی ہے ہمارے تین • اور یہ حکم اُس وقت ہے کہ اُس کے محلہ کی مسجد میں اذان اور اقامت ہوتی ہو اور اگر گاؤں میں گھر ہو دے اور وہاں کی مسجد میں اذان و اقامت ہوتی ہو دے تو وہاں کے نماز کا حکم شہر والے نماز کا ہے جیسا کہ لکھ چکے ہیں دونوں ترک کرے تو جایز ہے اور اگر وہاں کی مسجد میں اذان اور اقامت نہ ہوتی ہو دے تو وہاں جو شخص کہ اپنے مکان میں نماز پڑھے اُس کا حکم مسافر کا ہے یعنی اگر فقط اقامت کہے تو جایز ہے اور دونوں ترک کرے تو کمرہ بھی • مسئلہ • اور جب اقامت میں حی علی الصلوۃ کہے تب امام اور سب لوگ گھر سے ہو جاویں اور جب فد قامت الصلوۃ کہے تب امام نماز شروع کرے •

\* فصل تیسری نماز کی شرطوں کے بیان میں \*

اور شرطیں نماز کی چھ ہیں کہ وہ سب نماز کے پہلے فرض ہیں • پہلی شرط یہ ہے کہ نماز کا بدن پاک ہو دے یعنی اگر محدث ہو دے تو وضو کر لے

۱۔ اور اگر جنب ہو دے تو غسل کر لیوے اور اگر بد خمیں کوئی نجاست  
 لگی ہو دے تو دھو لیوے جیسا کہ انسب کا بیان ہم لکھ چکے ہیں دوسری  
 شرط یہ کہ کپڑا پاک ہو دے اگر کوئی شخص ناباک کپڑا پہنے پڑھے  
 لیوے بغیر غدر کے تو نماز باطل ہو دے \* مسئلہ \* جس شخص کا  
 تین حصہ کپڑا ناباک ہو دے اور ایک حصہ پاک اور اُسکے پاس  
 دوسرا کپڑا نہ ہو دے اور نہ کپڑا پاک کر نیو لا موجود ہو دے جو طرح  
 بانی اور سر کہ دیگرہ تو اُسی کپڑا پہنے نماز پڑھے اور پھر نہ دہرا دے \*  
 اور اگر اُس کپڑے کے ہوتے ہوئے ننگا پڑھے تو درست نہیں ہی  
 اور اگر تین حصے زیادہ ناباک ہی اور ایک حصے سے کم پاک تو افضل  
 ہی اُسی کپڑا پہنے پڑھنا اور اگر ننگا بھی پڑھے تو درست ہی اور  
 اگر تمام کپڑا ناباک ہو دے اور ننگا پڑھے تو درست ہی لیکن اُسی  
 کپڑا پہنے پڑھے تو بہتر ہی جس میں اُسکا بدن عورت چھو رہا ہو اور  
 جو شخص کہ کپڑا نہ دے تو وہ ننگا نماز پڑھے اشاریے خواہ کھڑا خواہ  
 بیٹھا اگر مستحب ہی بیٹھا کے پڑھے اشاریے اس واسطے کہ اندام  
 نہانی بیٹھنے کے وقت چھو رہا ہو اور یہی افضل ہی \* تیسری  
 شرط \* نماز کی مکان پاک ہو دے استقراء کہ دونوں ہاتھوں اور دونوں  
 زانوں اُسپر رکھ سکے اور سجدہ کر سکے اگر اُسکے سواے اور  
 باقی جگہ نہ ہو دے تو نماز درست ہی \* مسئلہ \* اگر مصلا  
 چھوٹا ہو دے اسطر حکا کہ اگر دونوں ہاتھ رکھے تو سر ناک نہ پہنچے  
 اور نہ بین ناباک ہی تو اس حالت میں مصلا ہاتھوں کے نیچے رکھے

سیجورہ کہہ چکے۔ ہمیں کیونکہ نماز میں ہاتھ لگا پاک جگہ پر ہونا معتبر تھا جب  
ہاتھ پاک جگہ پر ہونا درست ہو لیٰ اور عوام لوگ اسطرح کا مصلہ سمجھ سکی  
جگہ پر رکھتے ہیں اور ہاتھ کی جگہ خالی رکھتے ہیں ایسا کیا جائے •  
• مسئلہ • اگر مریض کے پیچھے جو ہونا نجس ہو دے اور مریض کا حال  
اسطرح چہرہ ہی کہ اگر دو سرا کپڑا اس کے پیچھے جو اوہین تو اسوقت چہرہ پاک  
ہو جادے تو اس صورت میں وہ مریض اسی کپڑے پر نماز ادا کرے  
نماز اسکی درست ہی • اور اگر کوئی مریض اسطرح کا ہی کہ جو ہونا  
بدلتے سے اگر مریض کو ایذا ہوتی ہی اگر چہ دوسرا جو ہونا پاک  
ہو نہ ہوتا ہی تو اس صورت میں بھی وہ مریض اسی جو ہونے پر نماز پڑھے  
• مسئلہ • اگر بالکل زمین پاک ہی یا تمام کیسے بھی اور کہیں خشک  
ہو نہ ہی تو اس صورت میں نماز کھڑے ہو کے اشارے سے ادا کرے یہ مسئلہ  
عراق الاسلام سے لکھا ہے جو تعمیلاً شرط نماز کی عورت کا چھبانا ہی اور  
عورت کہتے ہیں اس پر بد کو جس کا چھبانا فرض ہی اسکا ہم بخوبی بیان  
کرتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ • مسئلہ • عورت مرد دیکھے واسطے ناف سے  
زانو کے پیچھے تک جو اور ناف عورت میں داخل ہیں ہی اور زانو  
عورت میں داخل ہی اور لوند تو کے واسطے عورت مرد کسطرح ہی مگر  
اس کے واسطے ہاتھ اور پات بھی عورت ہی اور آزاد ہو تو کے واسطے  
تمام بدن عورت ہی سہ اور دونوں ہتھیلی اور دونوں قدم  
کے سواے اور بے تینوں عضو نماز کے حق میں عورت میں ہیں  
اگر نماز میں بے سب کھلے رہیں گے تو نماز درست ہو گی لیکن

شہوت کی نظر سے دیکھنے کے حق میں ہے عضو میں عورت کا کچھ دیکھتے ہیں  
 پھر بیگانہ مرد کتین منہ اور دونوں ہتھیلی اور دونوں قدم شہوت کی  
 نظر سے دیکھنا حرام ہے۔ سنا۔ جو بدن کے عورت پر داخل ہے  
 اُصمیں سے ہر ایک عضو کا جو تعارضہ کہ لانا ناز کو مائل کرتا ہے مثلا  
 آزاد مرد تک پہنچائی اور بیت اور ان اور دیر اور فرج اُصمیں سے  
 کچھ عضو کا جو تعارضہ کہ لاپو کا تو ناز نہو گی اس طرح بال جو غر سے  
 لٹکتا ہے کہ لاپو کا تو ناز درست نہو گے کیونکہ مرد و سرا عضو ہی اور  
 جو مال لٹکتا ہے مرد و سرا عضو ہی علامہ یہ ہے کہ عورت میں سے  
 ہر ایک عضو کا جو تعارضہ کہ لانا ناز کو مائل کرتا ہے اُصمیں بیت ہے  
 اور دوسری عضو ہم سب آگئے ہمارے کا ذکر یا خصوصہ کا جو تعارضہ کہ لاپو  
 تو ناز درست نہو گے کیونکہ ذکر و سرا عضو ہی اور خصوصہ دو سرا عضو  
 محیطہ ح و دوسری عضو کا کہ لانا جو عورت میں داخل ہے اور اس طرح  
 لونا کچھ کچھ ہے۔ سنا۔ عورت چھبانا ناز میں دوسری آدمی سے  
 فرض ہے اپنی ذات سے فرض نہیں پھر اگر کسی کے ازار نہ پہنا  
 فقط پیراہن پھر کے ناز پڑھلا اور وہ ایسا ہی کہ نظر کرے تو پیراہن  
 کے کریمان سے عورت کو دیکھے تو ناز مائل نہو گی اور اگر کوئی  
 اندھیرے کے میں لٹکا ناز پڑھے ہا ک کبر آہو گے ہوئے تو ناز  
 مباح نہیں اور ہر ایک کبر آہو گے جس سے اس کے نیچے کا عضو  
 نظر پڑے ناز درست نہیں ہے فتاویٰ عالمگیری میں لکھا ہے۔ مسئلہ  
 اور جو شخص کبر آہو گے تو ناز کچھ کے رکوع سجود سے ہے



نماز ادا کرے اور یہ کھڑے ہو کے ادا کر لے سے بہتر ہے جیسا کہ اوپر  
 لکھا ہے۔ \* بائیں طرف \* قبلہ کی طرف منہ کرنا مگر جو شخص کہ قبلہ کی  
 طرف منہ نہ لاسکے دشمن کے خوف سے کہ دشمن قبلہ طرف ہو  
 یا کوئی جانور پھارتیو الا قبلہ طرف ہووے اُسکے خوف سے قبلہ طرف  
 منہ نہ لاسکے تو اس صورت میں جو طرف سے اُس طرف نماز پڑھے خواہ  
 کھڑے ہو یا بیٹھ ہو وہ لیت کے \* مسئلہ \* اگر کوئی ایسی طرف مکان  
 میں جائے کہ اُس کو قبلہ کی طرف معلوم نہ ہووے تو اُس جگہ جو شخص  
 کہ حاضر ہووے اُس سے پوچھے اور نماز ادا کرے اور اگر بغیر  
 پوچھے نماز پڑھے اپنے دل میں تھرا کے تو درست نہیں ہے اگرچہ قبلہ  
 طرف پڑھا ہووے اور اگر اس جگہ کوئی نہ ہووے کہ اُس سے پوچھے  
 اپنے دل میں تحریری سے جو طرف کہ اُسکے دکان میں ہووے ایسی طرف  
 نماز پڑھے اور بعد نماز کے اگر معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف یہ نہ تھی تو  
 نماز اُسکی درست ہوئی اور پھر نہ دہراوے اگرچہ دوسری طرف پڑھا  
 ہووے اور تحریری کے معنی دل میں تھرا لینا \* مسئلہ \* ایک شخص  
 نے تحریری کر کے نماز شروع کیا اور اُسکے ایک رکعت پڑھنے کے بعد  
 معلوم ہوا کہ قبلہ دوسری طرف ہے تو ایسی طرف پھر جاوے اور باقی  
 نماز ایسی طرف ادا کرے اور اگر ایک رکعت دوسری طرف پڑھا  
 کہ پھر اُسکا میں معلوم ہوا کہ قبلہ دوسری طرف ہے تو اُسی طرف  
 پھر جاوے اور باقی نماز اُسی طرف ادا کرے ایسی طرح اگر  
 چاروں رکعت چار طرف پڑھے تو درست ہے \* مسئلہ \* اگر کوئی

شخص بغیر تحری کے نماز شروع کرے تو ہمیں دوست ہی اگرچہ اُسے  
 قبلہ طرف ہٹا ہوا ہو دے کیونکہ جس مکان میں قبلہ معلوم نہ ہو دے تو اُس  
 مکان میں قبلہ تحریکی طرف ہی اور اُسے تحری کیا یا مسئلہ \* اگر اندھیری  
 رات میں ایک جماعت نے جماعت کی نماز پڑھا اور ہر ایک نے  
 ایک طرف قبلہ تھرا لیا اور اپنی تحری کی طرف ہر ایک نے منہ کیا اور  
 اُن میں سے کسی کو معلوم نہیں ہی کہ امام کون طرف منہ کئے ہیں مگر  
 سب کوئی یہ نہ جانتا ہی کہ امام ہمارے پیچھے ہمیں ہی تو سب کی نماز  
 درست ہو گئی لیکن اگر اُن میں سے کسی نے نماز میں جانا اُس طرف  
 کہتے ہیں کہ جس طرف امام منہ کئے ہیں اور اُسے جان کر اُس طرف  
 منہ کیا تو اُس شخص کی نماز درست ہو گئی اور اس طرح اُسکی نماز  
 بھی درست ہو گئی جسے معلوم کیا کہ امام ہمارے پیچھے ہیں اور  
 قبلہ ہمارے دیار میں دو منہ کے پیچ میں ہی صورت اُسکی  
 یہ کہ جاری میں جب خوب چھوٹا دن ہو دے تب اُن دونوں آفتاب  
 دیکھنے کی جگہ معلوم کرے اور کہ میں جب خوب بڑا دن ہو دے  
 تب اُن دونوں آفتاب دیکھنے کی جگہ معلوم کرے اُنہیں دونوں کی پیچ  
 میں قبلہ ہی اگر اُن دونوں طرف کے باہر ہے تو نماز درست نہیں ہی \*  
 اور بعض کہتے ہیں کہ داہنی طرف دو حصہ چھوڑے اور بائیں طرف  
 ایک حصہ اور پیچ میں نماز ادا کرے \* چھتین شرط \* نیت کرنا ہی  
 اور نیت کے معنی دل میں قصد کرنے کے ہیں یعنی دل میں جانتا  
 کہ یہ کون نماز ادا کرتا ہی اور نیت کرنا دل میں فرض ہی اور

زبان سے مستحب ہی مثلاً اگر نیت کر لیا دل میں جانے کہ یہ فجر کی نماز ہے تو یہ نیت درست ہو دے اگر زبان سے نیت کرے اور دل میں نیت نہ کرے تو نماز درست نہیں ہے تو پھر افضل یہی ہے کہ دل میں قصد کرے اور زبان سے بھرا اُسکی لفظ کہے مسئلہ نفل اور تراویح اور سب سنتوں کے واسطے اگر مطلق نماز کی نیت کرے تو درست ہے یعنی اگرچہ صلوٰۃ النفل یا صلوٰۃ اللیلۃ یا صلوٰۃ التراويح کہے فقط یہی نیت کرے کہ میں اللہ کی نماز ادا کرتا ہوں درست ہے اور فرض کیونکہ شرط ہے کہ نیت میں مقصد کرے کہ قائلے وقت کی فرض نماز ادا کرتا ہوں جو طرح ظہر عصر وغیرہ ہے \* اور دو رکعت ہو مثلاً فجر کی تو دو رکعتیں صلوٰۃ الفجر کہے اور چار رکعت ہو دے مثلاً ظہر کی تو اربع رکعت صلوٰۃ الظہر کہے اور تین رکعت ہو مثلاً مغرب کی تو ثلاث رکعت صلوٰۃ المغرب کہے یہ افضل ہے \* مسئلہ مفہم ہے ظہر کی وقت فقط صلوٰۃ الظہر کہا اور اربع رکعت کہا تو اُسکی نماز درست ہوئی اس واسطے کہ ظہر کی نماز چار رکعت ہے جب اُس نے ظہر کی نیت کیا گویا کہ چار رکعت کی نیت کیا اور عدد رکعت کی نیت کرنا کچھ شرط نہیں ہے اگر اُس نے اربع خواہ ثلاث کہا تو نماز ہو جائیگی \* مسئلہ \* امام کتین الحاضرت کی نیت کرنا شرط نہیں ہے مثلاً ایک شخص ہے کہ وہ اکیلا فرض نماز ادا کرتا ہے اور دوسرا شخص آیا اور اقد اکیلا نماز مقدمات کی درست ہو گئی مگر مقدمات کے واسطے نیت اقد کی شرط ہے اگر مقدمات کی نیت اقد کرے گا تو نماز اُسکی درست خود ہے اور اقد کے معنی قبلہ اراہی

کرنا \* مسئلہ \* اگر امام رکوع میں جاتا ہی اور مقتدی تمام نیت زبان سے 36  
کہنے میں سکتا اس سب سے کہ اگر تمام نیت زبان سے کہے تو اس  
رکعت کو نپا دے تو اسے طراح کہے کہ دَخَلْتُ فِي صَلَوةٍ هَذَا اِلَّا مَا يَخُذُ  
ہندی میں کہے داخل ہوا میں اس امام کی نماز میں \* مسئلہ \* اور نیت  
نماز کی ہندی میں یا جو زبان کہ اُسکی ہو دے اُس زبان میں درست ہی  
\* مسئلہ \* اگر دل میں جائے کہ ہم نماز ظہر کی پڑھتے ہیں اور نیت کر لینے  
وقت اُسکی زبان سے عصر نکل جاوے تو ظہر کی نماز درست ہوگی اور  
زبان کا سہو کچھ زمانہ میں رکھتا ہی اس واسطے کہ نیت دہلی معتبر ہی \*  
اور اُسکے دہلی نیت نماز میں تحریر کہنے سے ملتی ہی تو نیت کی شرط یہ ہی  
کہ نیت اور تحریر میں فرق نہ کرے یعنی نیت اور تحریر کے درمیان میں  
کوئی کام نہ کرے کہ نیت اور تحریر جدا ہو جائے مگر نیت کے پاس ہی  
تکبیر تحریر کا بیان آگے لکھتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ \*

\* فصل چوتھی نماز کی صفت کے بیان میں \*

نماز کے اندر سات فرض ہیں اُن فرضوں کو نماز کی صفت کہتے ہیں \* پہلا  
فرض نماز کا تحریر ہی \* اور تحریر کہنے میں پہلی تکبیر کہیں اس واسطے کہ جو کچھ  
نماز کے پہلے مباح ہی جس طرح کھانا پینا اور سات کرنا وغیرہ تحریر  
کہنے کے ساتھ ہی وہ سب حرام ہو جاتا ہی اور تحریر کیا ہی کہ  
جس لفظ میں اللہ کی تعظیم نکلے اُس لفظ سے نماز شروع کرنا جس طرح  
اللہ اکبر \* یا اللہ اجل \* یا اللہ اعظم \* یا الرحمن \* یا سمیع \* یا اللہ  
یا الحمد لله \* یا لا الہ الا اللہ \* اور مانتہ اُسکے جو لفظ میں ہیں اور

جس لفظ میں دعا اور سوال ہی جیسا طرح \* اَللّٰهُمَّ اِفْرِغْ عَلٰی بَاہِیْ اَسْقِفِرَ اللّٰہ  
 یا مانند اُسکے تو اُس لفظ سے نماز شروع کرنا درست نہیں ہی \* مسئلہ \* مناسب  
 ہی کہ تکبیر بغیر مد کے کہے یعنی اللہ کی لفظ میں جو ہمہ رہ ہی اُس پر مد نہ کرے  
 اس واسطے کہ معنی اسطرح چہر ہو جاتے ہیں کہ اللہ بزمگ ہی یا نہیں اگر  
 اس معنی پر معتقد ہو دے تو کافر ہو دے لیکن نماز تو باطل ہوتی ہی خواہ  
 خواہ معتقد ہو دے خواہ نہیں اور اگر اکبر کی بے کے بعد الف کہے یعنی  
 اکبار کہے تو اُسکی نماز باطل ہو دے اور اگر اُسکے معنی پر معتقد ہو دے  
 تو کافر ہو دے \* اس واسطے کہ اکبار نام شیطان کا ہی \* مسئلہ \* اگر مقتدی  
 لے امام کے پہلے تکبیر تحریمہ کی کہا تو وہ مقتدی امام کی نماز میں نہیں  
 داخل ہوا \* اور صحیح یہ ہی کہ اپنی نماز میں بھی نہیں داخل ہوا \* اور  
 دو سرائف نماز کا قیام ہی \* اور قیام کے معنی کھڑے ہونے کے ہی \*  
 \* مسئلہ \* کھڑے ہو کے نماز پڑھنا فرض ہی اور قیام اُس قدر فرض ہی  
 کہ قراءت فرض اُس میں پڑھ سکے اور یہ قیام بغیر عذر بیماری کے  
 ترک نہیں کر سکتا ہی اور قیام فرض نماز میں فرض ہی اور نفل  
 اور سنت میں فرض نہیں اگر نفل یا سنت بیٹھکے پڑھے تو درست ہی  
 مگر فجر کی نماز کی سنت بیٹھکے درست نہیں ہی اس واسطے کہ  
 فجر کی سنت واجب کے قرب ہی \* اور تیسرا فرض نماز کا قراءت ہی  
 اور قراءت کہتے ہیں قرآن پڑھنے کو \* مسئلہ \* اور نماز میں  
 ایک آیت راجح طرح آیت الکرسی یا آیت قل اللہ  
 مالک السموات یا مانند اُسکے یا تین آیت چھوٹی پڑھنا فرض ہی

امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک اور امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک ایک آیتہ پڑھنا فرض ہی چھوٹی ہو دے خواہ برقی ج طرح طہ یا ص یا ق یا م یا ن یا تان \* اور شرح وقایہ میں لکھا ہے کہ ایک آیتہ پڑھنا فرض ہی مگر جو شخص کہ ایک ہی آیتہ پر کفایت کرے تو وہ شخص نذر گار ہو دے واجب ترک کر نیکی سب سے لمسو اسطے کہ فقط قرائت فرض ہی مگر فاتحہ پڑھنا واجب ہی اور سورہ ملانا بھی فاتحہ کے ساتھ واجب ہی جیسا کہ آگے لکھیں گے انشاء اللہ تعالیٰ \* مسئلہ \* قرآن پڑھنا فرض نماز میں دو رکعت میں فرض ہی اور نفل اور سنت اور وتر میں سب رکعتوں میں فرض ہی \* مسئلہ \* امام جمعہ اور عید بن میں اور فخر کی نماز میں اور پہلی دو رکعت مغرب میں اور پہلی دو رکعت عشاء میں ادا ہو دے خواہ قضا قرآن جہر سے پڑھے اور تراویح کی نماز اور تینوں رکعت وتر میں بھی رمضان کے مہینے میں جہر کرے اور جہر کے معنی بلند آواز سے پڑھنا اور بانسی سب نماز و نماز میں خفی پڑھے خفی کے معنی آہستہ پڑھنا اور جہر کا یہ معنی ہے کہ اگر بہت کم جہر کرے تب بھی دوسرے کو سنا دے اور خفی کا یہ معنی ہے کہ اگر کم خفی کرے تب بھی آپ سنے اور اکیلا نمازی اگر ادا نماز پڑھتا ہے تو اسکو اختیار ہی چاہے جہر پڑھے چاہے خفی اور اگر قضا پڑھتا ہے تو واجب ہی اسکو خفی پڑھنا \* اور سنت قرائت کی سفر میں دو طرح پر ہی ایک فردر کی حالت میں ج طرح سے دشمن کا خوف یا جوتو نہ کا خوف ہو دے اسطرح جہر ہی کہ فاتحہ اور جو سورہ کہ خوش آوے پڑھے \* اور دوسری غیر فردر کی حالت میں جب امن ہو دے

اؤر کسی کا خوف نہ ہو: یہ تو اس صورت میں فجر اؤر ظہر کی نماز میں فاتحہ کے بعد مثال سورہ بروج اؤر انا للہ وانا الیہ راجعون کے پڑھنے اؤر عصر اؤر عشا کی نماز میں فاتحہ کے بعد وہ سورہ پڑھے جو سورہ بروج سے چھوٹی ہو وے اؤر مغرب کی نماز میں نہایت چھوٹی سورہ پڑھے اؤر سنت قرائت کی حضر میں بھی دو طرح پر بھی \* پہلی طرح یہ بھی کہ فراغت کی وقت فجر اؤر ظہر کی نماز میں طو ال منصل پڑھے اؤر عصر اؤر عشا میں ادساٹ منصل پڑھے اؤر مغرب نماز میں فصاٹ منصل پڑھے اؤر طو ال منصل سورہ حجرات سے سورہ بروج تک ہی اؤر سورہ بروج سے لم یکن تک ادساٹ منصل ہی اؤر لم یکن سے آخر قرآن تک فصاٹ منصل ہی اؤر دوسری طرح یہ بھی کہ ضرورت کے وقت جب طرح وقت تنگ ہی تو اس صورت میں اُس قدر پڑھے کہ وقت نجاوے اؤر حضر کہتے ہیں اُسکی مقیم ہو نیکی جگہ کو اؤر مکر وہ بھی کسی صورت کا متر کرنا نماز کیواسطے یعنی اسطرح ہر متر کرنا کہ جب نماز پڑھے تب اُسکے سواے دوسری سورہ نہ پڑھے \* سنا \* اؤر موتم قرآن نہ پڑھے بلکہ سنے اؤر چپ رہے اؤر موتم کہتے ہیں اُسکو جو پہاڑ رکعت سے امام کی نماز میں ملا ہو وے اؤر موتم اسواسطے کہا تاکہ معلوم ہو وے کہ جو پہلی رکعت سے نہ ملا ہو گا تو وہ امام کے فراغت ہو نیکی بعد اپنے اوپر کی نماز پڑھا جاوے اؤر اُسکا بیان آگے آویگا انشاء اللہ تعالیٰ غرض یہ بھی کہ امام کے پڑھنے وقت متندی چپ رہے اؤر سنے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے \* وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَالْیَسْتَمِعُوْا لِرَبِّہُمْ وَ

۳۸ اور جب پڑھا جاوے قرآن نماز میں تب سنو تم سب اُسی قرآن کتیں  
 اور چپ رہو جب تک کہ امام تلاوت کرتا ہی شاید کہ تم سب رحمت ملے جاوے  
 اور جمعے کے روز جب امام خطبہ پڑھے تب بھی چپ رہے اور سننے  
 اس واسطے کہ خطبہ میں قرآن کی آیت شامل رہتی ہی اور کہا گیا ہی  
 کہ جہاں کہیں قرآن پڑھا جاوے وہاں سنو اور یہ آیت سورہ اعراف  
 میں ہی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ یا غنم سر یا غنم لے فرمایا ہی  
 \* انما جعل الامام ليوتم به \* امام یمن کیا گیا ہی مگر اس واسطے  
 کہ اقتدا کی جاوے اُسکے ساتھ اور اُسکی پیروی کی جاوے تو جانیے  
 کہ اُسکی موافقت اور متابعت کرے \* فَاِذَا الْخَبْرُ لَكَ وَادِ اِذَا  
 قَوَّامًا نَّصِيحًا \* پھر جب تکبیر کہے امام تب تکبیر کہو تم سب اور جب  
 قرآن پڑھے امام تب خاموش رہو تم سب اور سنو اُسکی قراءت کتیں  
 اور اس حدیث کو ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا  
 ہی خلاصہ یہ ہی کہ مقتدی نے اور چپ رہے یہاں تک کہ اگر امام  
 خواہش دلائے یا دہشت دلائی کی آیت پڑھے یا خطبہ پڑھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر  
 درود بھیجے تب بھی چپ رہے مگر جب خطبہ پڑھے اور یہ آیت پڑھے  
 \* يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلٰیہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا \* تب آہستہ سے  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے \* سُنُّوْا \* اگر ایک شخص بے عشا کی  
 پہلی دو نو رکعت میں فاتحہ پڑھا اور سورہ نہ پڑھا تو آخری دو نو  
 رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ پڑھے اور جہر سے پڑھے اُن دو نو  
 رکعتوں کا اگر امام ہووے اور اگر کسی نے پہلی دو نو رکعت میں فاتحہ



تہ پر تھا تو آخری دو نون رکعت میں اُس وقت تک کا بدلہ نہ رہے کیونکہ آخری دو نون رکعت میں فاتحہ پڑھیں گے تو اگر اُس فاتحہ کے بدلے بھی پڑھیں گے تو ایک رکعت میں دو فاتحہ ہو گا و یکا اؤر یہ غرض شروع بھی اؤر جو سہ فرض نماز کا رکوع بھی \* اؤر رکوع کے معنی پیشہ خم کرنا \* مسئلہ \* اگر کوئی شخص کوڑا بست ہووے یعنی کبر آہووے اور اُسکی پیشہ کا خم رکوع کہنے کے موافق ہووے تو وہ شخص رکوع کے واسطے سر سے اشارہ کرے \* اور ہاں جو ان فرض نماز کا سجدہ بھی \* اور سجدہ یکے معنی زمین پر پیشانی رکھنا اور سجدہ یمین پیشانی اور ناک دونوں لگا دے اور اگر سجدہ فقہ پیشانی سے کرے اور ناک نہ لگا دے تو درست بھی اور اُسکے اُلتے دوست ہمیں مگر جبکہ پیشانی میں زخم بھی تب فقط ناک سے سجدہ کرے تو درست بھی اور سجدہ کرنا سات بذہر سنت بھی یعنی دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں اور دونوں ہاتھوں اور پیشانی پر \* اور سجدہ کرنا پیشانی اور دونوں ہاتھوں سے فرض بھی یہاں تک کہ اگر سجدے میں کوئی شخص زمین سے دونوں ہاتھوں اُٹھا لیوے تو اُسکی نماز باطل ہووے \* مسئلہ \* اگر ایک شخص بیمار کیے بیچ پر سجدہ کرتا بھی یا اُسکا کبر آجوزیادہ بھی اُسپر سجدہ کرتا بھی مثلاً اُسکا اور تھنے یا بہر نیکا کبر آ اُسکے سجدہ کی جگہ پر جاہرے اور اُسپر سجدہ کرے تو درست بھی اور اگر کسی سجدہ اور یعنی ولد اور چیز پر سجدہ کرتا بھی مثلاً گھاس یا تو خاک یا لالچ پر تو اگر اُسکی پیشانی زمین پر پہنچتی بھی تو درست بھی اور اگر ہمیں پہنچتی بھی تو ہمیں \* اور اس طرح اگر

اڑ نام ہو دے اور جاہر کم ہو دے تو نماز کی پیتھ پر سجدہ کرے اور وہ نمازی وہی نماز پڑھتا ہو دے جو نہ پڑھتا ہی تو درست ہی اور جو شخص کہ دوسری نماز پڑھتا ہی یعنی بہ ظہر پڑھتا ہی وہ عصر بہ ادا پڑھتا ہی وہ قضایا بہ جماعت پڑھتا ہی اور وہ جماعت سے لے نصیب ہی اکیلا پڑھتا ہی تو اُسکی پیتھ۔ پر درست نہیں ہی اور اسے بطرح جو شخص کہ نماز پڑھتا ہی نہیں اُنکی پیتھ۔ پر بھی درست نہیں ہی \*  
 \* سوال \* اسمین کیا حکمت ہی کہ نماز میں ایک رکوع فرض ہی اور سجدہ دو \* جواب اسمین دو وجہ ہی ایک یہ کہ جب فرشتوں کتین کم ہوا کہ آدم کو سجدہ کر و تب فرشتوں نے سجدہ کیا اور ابلیس ہایہ العینۃ نے سجدہ نہ کیا پھر جب فرشتوں نے سر اُٹھایا اور ابلیس کتین دیکھا کہ لعنت کا طوق اُسکے گلے میں پڑا ہی تب شکر اُٹھایا کہ حق تعالیٰ نے ہمکو اپنی فرمان برداری کی توفیق دی اور سجدہ کرنے پھر دوسرا سجدہ کیا اس واسطے دو سجدہ فرض ہوا \* اور دوسری وجہ یہ ہی کہ پہلے سجدہ میں اشارہ ہی کہ ہم خاک سے پیدا کئے گئے ہیں اور خاک بہر سر رکھتے ہیں اور دوسرے سجدہ میں بہ اشارہ ہی کہ پھر ہم خاک میں مایہ بنے تو خاک بہر سر رکھیں اور یہ کافی ہیں لکھا ہی \* اور عذۃ الاسلام میں منافع سے لکھا ہی کہ پہلا سجدہ ایمان کی نعمت کے شکر کی واسطے ہی اور دوسرا سجدہ ایمان کے باقی رہنے کی واسطے ہی \* اور چھتوان فرض نماز کا قاعدہ اخیر ہی اس قدر کہ تشهد بر تھم کے اور قعدہ کے پڑھنے پیتھنے کے ہیں \* اور ساتواں فرض نماز کا باہر آنا نمازی کا نماز سے

اسکام کے سبب سے جو نماز کا تہ کرینو الہی مثلاً ایک شخص نے نعتہ  
 اخیرہ کے بعد کوئی بات کہا یا فقہ مار کے ہر نماز سے وہ شخص نماز سے  
 باہر آیا دلیکن سلام کے لفظ کے ساتھ نماز سے باہر آنا واجب ہی \*

\* پانچویں فصل نماز کے واجیوں کے بیان میں \*

واجب ہی نماز میں پہلے سورہ فاتحہ پڑھنا \* اور دوسرے فاتحہ کے ساتھ  
 تمام سورہ خواہ تین آیتہ تھوٹی یا ایک آیتہ برقی کا مانا \* اور تیسرے  
 مقرر کرنا قراءت کا ہمارے دو رکعت میں یعنی قراءت دو رکعت میں فرض ہی  
 ولیکن غیر معین خواہ پہلی دو رکعت میں پڑھے خواہ پچھلی میں مگر  
 دو رکعت پہلی میں پڑھنا واجب ہی \* چوتھے نگاہ رکھنا ترتیب کا یعنی  
 ہر فرض اور واجب کو اُس کے تمام پر ادا کرنا \* پانچویں عمدہ یں ارکان کی  
 اور عمدہ یں کے معنی تھہرنا کوغ اور سجدہ یمین ایک بار تمبیج کہنے کے  
 موافق \* چھتین بہا نعتہ یعنی بیج کا بیٹھنا چار رکعت والی نماز یا تین  
 رکعت والی نماز میں فرض ہووے خواہ نفل خواہ سنت \* ساتواں  
 شہد پڑھنا دونوں نعتہ میں اور شہد کہتے ہیں التجیات کو جیسا کہ

عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یہ شہد پڑھنا  
 رہبرے تینین یہ شہد پڑھنا کہ \* التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ  
 وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ  
 عَلَيْكَ وَأَمَّا اللَّهُ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ  
 أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ \* اور محیط اور شرح وقایہ اور ہدایہ

اور قدوسی میں اسکو شہد لکھا ہی اور اسی طرح مشہور بھی



صریحاً فاسد بنت اسی ملک اُن کی اپنی حالت پر ہوا کہ وہ تو دیکھے نہ بھیلاؤ و خیر  
 نہ سمجھاؤ۔ اور یہی شرح کا قاری بن گیا۔ اور ابامہ کہتین تکبیر میں نماز  
 کہنا اور نماز پڑھنا تحریر کی تکبیر کے بعد غرضی نماز ہو سکے وہاں سے  
 باؤتر یا بغلیں اور ابامہ ہو سکے یا مقدم ہی یا اکیلا اسمیں سبب بڑا ہوتا ہے اور  
 نثار یہ بھی سُنہا نیک اللہم و بھدک و قنارک: اللہم و تعالیٰ جدک  
 ولا الہ غیرک صاحب اور ہدایتیں لایا کی کہ جن نمازوں کہ فرض نماز میں  
 نہ کہے اور قاضی شہاب الدین ملک العلماء نے لکھا ہے کہ حل نماز کہ نہ ہو  
 دو ایات میں ہمیں آیا ہے اور یہی صاحب ہدایت ہے جسے بھی لکھا ہے فائدہ  
 صاحب عہدہ ۱۳۵۴ سالہ حلیہ شام میں سے لکھا ہے کہ توبہ میں تشریف آرم عجم کا  
 نماز پڑھنے کی برکت سے قبول ہوا ہمارے تائیں حکم ہوا کہ پہلے ہم نماز پڑھیں  
 جس میں ہمارے نماز قبول ہو سکے فائدہ اور نماز نہ ہو جسے ہی اُن فرشتوں کی  
 جمع عرش اُٹھائے ہیں ایک فرشتہ کہتا ہے: صہا نیک اللہم و بھدک  
 و داسبرا کہتا ہے: تبارک اسمک: تیسرا کہتا ہے: تعالیٰ جہک  
 پڑھا کہتا ہے: لا الہ غیرک: تو جو شخص کے اُسام پڑھتا ہے تو فرما ہے یا تبارک  
 اُن بارون فرشتوں کا جو عرش اُٹھائے ہیں اور ان سے کہتے ہیں یا اللہ  
 مع الشہطان ایں جلیلہ: آیت میں کہنا کیلئے ہے خواہ ابامہ اور مسنون  
 جلی کہنے لگے ہو: شیخ نے کہ یہ ہے: نماز میں پڑھا ہے بیکوئی کہ توفیق قرآن  
 پڑھنے کی ہوا سطر ہے اور مسنون قرآن پڑھنے کا ایسا سطر ہے کہ کہ جب  
 اپنی ہفتی نماز کے پڑھنے کو اُٹھے تب پہلے توفیق پڑھے قرآن پڑھ دے کہ نہ  
 اور مقدم ہی توفیق پڑھ نماز سے پہلے کہے کہ بیکوئی کہ توفیق پڑھے پڑھا اور

۴۱  
 شرح و قلم اور ہذا میں لکھی گئی ہیں \* مسند \* اور عید میں ان کے ہند  
 تکبیر کے تکرار کے بعد تھوڑے کچھ حص میں غیر آن پڑھنے کے نزدیک تھوڑے  
 لاؤں ان میں سے ہر ایک کے بعد الحمد للہ الرحمن الرحیم آہستہ سے کہنا اور الحمد اور  
 سبحانہ کے بیچ تین تہائیں لکھی گئی ہیں اور یہی شرح و قلم میں لکھی امام ہودے  
 خواہ ایک ملا \* اور فاتحہ کے بعد آہستہ سے آمین کہنا امام ہودے خواہ  
 اکیلا اور مقتدی کی واسطے چھ بار نماز میں سنت ہی یعنی جب امام ولا الضالین  
 پڑھے تب مقتدی آہستہ سے آمین کہے اور آمین کے سننے قبول ہو جیو \*  
 اور مردوں کے واسطے دینا تا تھوڑے ماہیں تا تھوڑے برس کہنا مانع کے نیچے  
 اور عورتیں جھاتی پر تا تھوڑے کھین \* اور رکوع میں جاتے وقت تکبیر  
 کہنا اور رکوع میں دو نون \* تھوڑے دو نون \* زانو پکارتا \* اور زانو  
 پکارتے وقت اُن گائیو کو کھلی رکھنا \* مسند \* اور ہا یہ میں لکھی  
 کہ جب رکوع میں جاوے تب دو نون زانو دو نون تھوڑے پکارتے اور  
 اُن گائیو کو کشادہ کرے اور یہ سننے ہی و لیکن سبیل میں اُن گائیو کو  
 ممتی رکھے اور اُس کے سوا سب حالت میں اُن گائیو کو اپنی عادت پر  
 چھوڑ دیوے \* اور رکوع میں زبان ربی العظیم کہنا تین بار اور قوم  
 یعنی عہد ہا کھڑا ہونا رکوع کے بعد اور جب رکوع سے سر اُٹھاوے  
 تب اس سے بعد اس میں حمد کہنا امام کی واسطے سنت تھا اور مقتدی  
 کے واسطے نہ تھا \* الحمد کہنا سنت تھا \* اور شرح و قلم اور ہا یہ  
 میں لکھی کہ جو شخص اکیلا پڑھتا ہے تو وہ دو نون کہے یعنی جمع اید  
 الحسن حمد اور ہذا \* الحمد اور جمع اسے الحمد کہے یہ سننے میں کہ قبول

مگر تا ہی اللہ تعالیٰ اس مشن خاص کے سرانے کو جو اُسکو سراپتا تھا اور  
 مسجد سے چل جاتے وقت تک پیر کہنا \* اور مسجد کی حالت میں دونوں ہاتھ  
 اور دونوں زانو کو زمین پر رکھنا \* اور پیشانی اور دونوں ہاتھوں کو رکھنا  
 تو فرض ہے \* اور سبحان ربی الاعلیٰ مسجد یسین کہنا تین بار \* اور مردوں کے  
 واسطے سنت ہی فقہہ میں بائیں ہاتھ نکال رکھنا اور اُٹھنے پر بیٹھنا اور  
 بیٹھنا ہاتھوں کو کھڑا رکھنا اور عورتوں کو سنت ہے بائیں ہاتھ نہ نکالنا اور  
 دونوں ہاتھوں کو دہنی طرف نہ نکالنا اور اُسکو عربی میں توڑک کہتے ہیں اور  
 دو مسجد کے بیچ میں بیٹھنا \* اور پیغمبر ﷺ پر درود بھیجنا \* اور  
 دعا مانگو رہے ہر تھنا فقہہ اخیرہ میں اور دعا مانگو رہے کہتے ہیں اُسکو جو پیغمبر  
 ﷺ نے فرمایا ہو یا قرآن کے موافق ہو دے اور وہ دعا ہے جو آدمی  
 کے کلام میں ملتی ہو دے مثلاً اے اللہ تعالیٰ مجھ کو بہت مال دے  
 یا فلاں عورت کے ساتھ میری شادی کر دے اس طرح  
 نہ کہنا چاہئے \* اور دونوں طرف سلام بھیجنا \*

### \* فصل ساتویں نماز کے مستحب کے بیان میں \*

اور اُسکو ادب کہتے ہیں مستحب ہی نماز میں مسجد کی جگہ پر دیکھنا  
 قیام میں \* اور رکوع میں بدست باہر دیکھنا اور مسجد یسین تک کی طرف  
 دیکھنا اور فقہہ میں کو دیکھی طرف دیکھنا اور یہ حکم فرض نفل سب  
 میں برابر ہے \* اور جنبہ صوائی آتے وقت منہ بند کرنا اور تحریرہ کنی  
 تک پیر کہتے وقت دونوں ہتھیلی آستین سے باہر نکالنا اور کھانسی کا  
 دفع کرنا اچھے مقدمہ اور جب موزن اقامت میں غی علی

بالسلامت تکبیر پہنچے تب نماز کی واسطے کھڑے ہو جانا \* اور جب نون  
 خد قامت الصلوۃ تکبیر پہنچے تب امام کہیں نماز شروع کرنا \* اور ترتیل  
 فقر آن پڑھنے میں \* اور ترتیل کے پڑھنے صرف نکا ادا کرنا اور وقفہ کا نگاہ رکھنا  
 اور وقفہ کہتے ہیں تھمرے کو یعنی جہاں رہا ہو وہی وہاں تھمر جا دے \*  
 اور رکوع میں سر کو پیچھے کے برابر رکھنا \* اور سجدہ یمن جاتے وقت  
 پہلے دونوں زانوں رکھنا بعد اُسکے دونوں ہاتھ بعد اُسکے ناک بعد اُسکے پیشانی  
 اور اُتھتے وقت اُسکے اُتے کرنا یعنی پہلے سر اُٹھا دے تب ہاتھ تب  
 زانو \* اور سجدہ یمن دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سر رکھنا اور ہاتھ اور  
 ہانوں کی انگلیوں کو ذیل کی طرح منہ متوجہ کرنا \* اور قیام میں دونوں ہانوں کے  
 بیچ میں جاد اُلگلی کا فرق رکھنا \* اور بعدہ میں دونوں ہاتھ دونوں  
 زانوں پر رکھنا \* اور منہ داہنے اور بائیں بغیر اسلام میں اور رکوع  
 سجدہ کی تسبیح تین مرتبے سے زیادہ کہنا اس شرط پر کہ طاق کے جفت  
 کے واسطے بیسٹھ مرتبے طاق پر ختم کر لیتے ہیں ہانچ مرتبہ یا سات مرتبہ  
 ہانچ مرتبہ کہے اور یہ حکم اکیان کے واسطے ہی اور اگر امام ہو دے تو  
 اس طرح خبر زیادہ کرے کہ مقتدی کو نہ بچ ہو دے یہاں تک کہ بھاگنے  
 چھاگنے کریں کہو نہ یہ کردہ ہی \* اور محیط اور ذاتاوی مختصر شافعی  
 میں لکھا ہے کہ امام کو چاہئے ہانچ مرتبہ کہے تاکہ مقتدی لوگ تین مرتبہ کہنے  
 سکیں \* اور سجدہ یمن بازو نکو کشادہ رکھنا شکم سے اور شکم کو  
 بازو سے اور بازو کو پھلی سے اور پھلی کو ذریعہ سے اور عورت ہو دے  
 تو اُسکے اُتے کرے یعنی خوب مہمی ہوئی سجدہ کرے اور بیست



کہ نماز میں محنت و جدوجہد سے \* معصوم کتب میں نظر نہینا کے احکام فراغت کے بعد  
سب نمازی نماز کیا اسطرح کہرا ہووے \* اور فجر کی نماز میں محنت سے  
پڑھنا تیسرے آیتہ میں رکعت میں ہر ایک آیتہ دو سو مرتبہ کہتے ہیں اور  
ظہر کی نماز میں دو سو رکعت میں بیست آیتہ کے قرآن پڑھتے اور عصر  
میں دو سو رکعت میں تیس آیتہ کے بولفق \* اور مغرب میں چھ سو رکعتیں  
داور وہ کم لیکن اسے آخر قرآن تک ہی اور یہ حکم اختیار کی  
حالت میں ہی \* اور عروہ کی حالت میں جو کچھ ہو سکے وہ پڑھ  
اور دوسرا بیان ہم اُدھر لکھ چکے ہیں \*

۱۰۰ \* فصل آٹھویں نماز کے ادا کرنے کے قاعدہ کے بیان میں \*

راہنہ فیہ خارج ہے جب فرض اور واجب اور سنت اور مستحب نماز کے  
بیان کیا تب اس کے دل میں یہ خواہش ہوئی کہ اب نماز کے ادا کرنے کی  
تہ کی خبر بھی بیان کیا جائے کہ جس میں صائم صائم ہر ایک کو معلوم  
ہو جاوے اور لوگ ہر ایک فرض اور واجب اور سنت اور مستحب  
کو اس کے مقام پر ادا کریں سو وہ بیان یہ ہے کہ جب نماز پر کھڑے  
ہو وے تب دیکھو خوب رجوع کرے اور دنیا کے اندیشے دل سے دور  
کرے اور یہ معلوم کرے کہ میں اللہ کو دیکھتا ہوں اور اگر میں  
نہیں دیکھتا تو اللہ مجھ کو دیکھتا ہے جیسا کہ یہ غمیز علیہ السلام فرمایا ہے  
اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے اس کے یہ معنی ہیں کہ تو عبادت کر اللہ تعالیٰ  
کی اس قدر کہ گویا تو اس کو دیکھتا ہے اور اس میں کچھ شک نہیں ہے  
کہ جس شخص کا یہ حال ہوگا تو وہ شخص نہایت ہیبت اور تعظیم اور

۳۳  
شخص کے ساتھ ہر وقت کا لئے ہوئے نہایت خوف اور شوق اور محبت سے  
کہتا تھا کہ **فَاِنَّ لَمْ يَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهُ يَوَالِدُكَ** پھر اگر تو اللہ تعالیٰ کو نہیں  
دیکھتا ہی تو اللہ تعالیٰ تو مجھ کو دیکھتا ہی تو جو شخص کو یہ جانے لگا کہ اللہ  
تعالیٰ مجھ کو دیکھتا ہی تو وہ شخص بھی نہایت خوفناک اور احتیاط سے  
کھڑا رہتا اور دہنے پائین نہ دیکھتا اور اس کو خیال کیا جاتا ہے کہ  
کوئی شخص بادشاہ کے روبرو کھڑا ہو دے اور بادشاہ اُس کے احوال  
کو دیکھا کرے کہ یہ شخص کس طرح کام کرتا ہی تو اُس شخص کو یہ  
طاقت نہ ہو گی کہ ذرا کسی طرف نہ دیکھے یا بے ادبی کرے یا کسی سے  
بولے یا اپنے اور غرضین تو اللہ تعالیٰ کے روبرو کھڑا ہونا بھی سب  
بادشاہوں کا بادشاہ ہی اور تمام عالم کا پیداکرنا والا اور سب پر غالب  
ہو جائے سمجھ کر ڈالے اور جو جانا سو کیا اور جو چاہتا ہی سو کرتا ہی تو  
میںاں میں ہی کہ جب نماز پر کھڑا ہو دے تب اُس میں بود کے سوا  
شب کا خیال اور اندیشہ دور کرے اور نماز میں مشغول ہو دے اور  
غافل کی حالت میں کہ پہلے قبلہ طرف کھڑا ہو دے اور دونوں  
ہاتھ کے درمیان میں چار انگلی کا فرق چھوڑ دے اور دونوں ہاتھ لٹکا دے  
اور **لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَجْهِي لِلْكَافِرِ السَّامِیَةِ وَالْاَزْمِیَةِ**  
**وَجْهِي لِلْكَافِرِ السَّامِیَةِ وَالْاَزْمِیَةِ** ہر وقت نہایت کریم اور  
محبت والا اور پہلے دونوں ہاتھ کان تک اُٹھا دے اس طرح عمر کو دونوں  
ہاتھ اُٹھ کر لہر میں چھو جائیں تب تکبیر تحریر کی کہ **اَشْهَدُ اَنْ**  
**لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَجْهِي لِلْكَافِرِ السَّامِیَةِ وَالْاَزْمِیَةِ**

تکبیر پڑھ کر کہے \* اور تکبیر کے بعد پڑھنا ماتمہ بایں ماتمہ پڑھ کر کہے ثانی  
 کے تکبیر اور عودت ہو دے تو محقق پڑھنا ماتمہ کہے اور رکوع کے قوم  
 بین اور عیدین کی تکبیر و نہیں ماتمہ چھوڑے۔ اسے خلاصہ یہ بھی  
 کہ جس قیام بین دو از ذکر ہو دے یعنی بہت پڑھنا ہو دے تو اُحمرین  
 ماتمہ باندھے اسے مثلاً نماز بین قرآن پڑھتے وقت یاد عافیت پڑھتے  
 وقت یا جنازہ کی نماز بین \* اور جس قیام بین کہ دو از ذکر نہیں ہی  
 یعنی بہت پڑھنا نہیں ہی تو اُس بین ماتمہ چھوڑے اسے مثلاً رکوع  
 کے قوم یا عیدین کی تکبیر و نہیں \* اور قوم کہتے ہیں رکوع کے بعد  
 کھڑے ہونیکو \* اور ماتمہ باندھنے کی یہ تریب ہی کہ دہنے ماتمہ  
 کے اگر ماتمہ اور پھوٹی انگلی سے حلقہ باندھے بایں ماتمہ کو اُسی سے  
 بگڑے اور باقی تین انگلی بایں ماتمہ کے اوپر رکھے اور اشارت ہے تب  
 تعوذ پڑھے تب بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے تب سورہ فاتحہ پڑھے  
 ایک مرتبہ پھر آیت سے آمین کہے اور فاتحہ کے ساتھ سورہ مائدے  
 اور اگر ایک ہی آیت مائدے سے مثلاً تان تب بھی دوست ہی تب  
 سورہ مائدے تک بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع بین جادے اسطرح سے  
 کہ اللہ کے الف کو قیام سے شروع کرے اور اکبر کی رکوع کو بین تمام  
 کرے اور دونوں ہتھیلی سے دونوں زانو پکڑے اور انگلیوں کا کشادہ  
 کرے اور پیٹھ خوب بچھاوے اسقدر کہ نہ تو سر اُٹھا کرے اور  
 نہ آوندھائے دیوے بلکہ سرین اور سر برابر رکھے اور رکوع بین آرام  
 مگر سجدہ تین مرتبہ سبحان ربی العظیم کہے تب بعد اُسکے صلی اللہ

۱۰۰  
 لیکن حمد کہتے ہوئے اکبر آہو جادے اسطر جبر کہ صبح اللہ کے ہمیں کو  
 رکوع سے شروع کرے اور حمد کی ہے کو قورہ بین تمام کرے اور  
 مندی ہو دے تو رنک اکبر الحمد کہے اور قورہ بین آرام کرے بعد اُسکے  
 اللہ اکبر کہتا ہوا سجد یمین جادے اسطر جبر کہ اللہ کے الف کو قورہ  
 سے شروع کرے اور اکبر کی دیکو سجد یمین تمام کرے لیکن سجد یمین  
 ہاتھ وقت پہلے دونوں زانو رکھے زمین پر بعد اُسکے دونوں ہاتھ بعد  
 اُسکے ناک بعد اُسکے پیشانی \* اور سجد یمین جادے تب دونوں ہاتھ ونگے  
 بیچ بین منہ کو رکھے اور دونوں ہاتھ ونگے دونوں کانو کے برابر رکھے اور  
 انگلیاں سمتی رہیں اور دونوں بازو کشادہ رکھے اور شکم کو رانہ سے  
 دور رکھے اور ہدایہ بین گھما لیا کہ شکم کو استند کشادہ رکھے کہ اگر  
 بکری کا سجدہ چاہے تو نکل جادے اور ہدایہ بین گھما لیا کہ جبکہ صفت بین  
 ہو دے تو اپنے تئیں کشادہ رکھے ناک اُسکے ہاتھ ونگے ایدانہو اور  
 ہاتھ ونگے انگلیوں کو قبلہ طرف متوجہ کرے اور اگر حودت ہو دے  
 تو سمتی حوالی سجدہ کرے جیسا کہ اوپر لکھا ہے اور کہے سبحان ربی الاعلیٰ  
 تین مرتبہ خواہ زیادہ اور امام ہو تو پانچ مرتبہ کہے بعد اُسکے اللہ اکبر  
 کہتا ہوا اسر اتقادے اسطر جبر کہ اللہ کے الف کو سجد یمین شروع  
 کرے اور اکبر کی دیکو بیٹھنے بین تمام کرے اور اسطر جبر اتقم  
 کہ پہلے پیشانی تب ناک تب دونوں ہاتھ اتقادے اور بائیں ہاتھ  
 جھکا دے اور دہنا کھڑا رکھے اور انگلیاں قبلہ رخ رہیں اور بیٹھ  
 اسقدر کہ اسکا بدن آرام لیوے اور نظریں پر رکھے بعد اُسکے اللہ اکبر

کہتا ہوا چلے سجدہ کی طرح دو سجدہ سجدہ کرے اور اُسے غریب  
 سلطان ربا الاعلیٰ کہے بعد اُسکے دو سجدے سجدہ سجدہ کے ساتھ  
 ہوا چلے سر اُتھاوے تیب دونوں ہاتھ تیب دونوں اُٹھاوے سجدہ  
 کھڑا ہوا دے زمین پر دونوں ہاتھ بغیر ٹیکے اور بغیر بیٹھے عالم  
 گیری میں ہوا کہ تیکہ ہوتا تو دونوں ہاتھ ہوتا تو دونوں زانو ہوتا تو  
 خد نہ ہوتا تو تیکہ تو مستحب ہوا \* اور دو سجدے رکعت میں پہلی رکعت  
 کئی طرح ادا کرے گروہ و سری رکعت میں تینا اور تینوں کے ہوتا تو ہاتھ  
 اُٹھاوے \* اور جب دوسری رکعت تمام ہو تیب بایمان ہاتھ اُٹھاوے  
 اور اُسپر بیٹھے اور دایمان ہاتھ اُٹھاوے اور اُٹھائیں ہاتھ نکلی قبلا  
 رخ رکھے اور دونوں ہاتھ کو دونوں زانو پر رکھے اور منہ بھی کھلی رکھے  
 اور اُٹھائیں قبلا رخ و پیش زانو پر بھی ہوئی \* اور شافعی و احمدیہ  
 کے نزدیک مختصر اور بانصر کا بند کرے اور بچائی ٹنگلی اُٹھاوے بہام  
 کو حلقہ کر کے بازو دے اور حسابہ یعنی کلمہ کی ٹنگلی سے اشارہ کرے یعنی  
 اُسکو اُٹھاوے \* اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا  
 رَسُوْلُهُ وَ رَسُوْلُهُ پڑھتے وقت \* اور اسی طرح ہمارے حالتوں میں بعض  
 روایت ہوا \* یہ مضمون شرح و غایہ کا ہوا اور اشارہ کر چکی یہ  
 ضرورت ہوا کہ کلمہ کی ٹنگلی کو بغیر بیٹھے ادا کہتے وقت اُٹھاوے  
 اور اُٹھائیں یعنی اَللّٰہُمَّ کہتے وقت رکھے عرض یہ کہ ہمارے مذہب میں  
 بعض حالتوں میں ادا ضرورت ہو دے تو اُٹھ کر بیٹھے جیسا کہ غلاتوں کے  
 واسطے لکھا ہے تاکہ تب بعد اُسکے التبیات پڑھے اور بچائی التبیات پڑھے

زیادہ مانگے اور دوسری دونوں رکعت میں فقط الحمد پڑھے اور پھر  
 افضل بھی اور اگر سبحان اللہ سبحان اللہ کہے یا ہب کمر اسے پھولی  
 دونوں رکعتوں میں تب بھی جائز ہے مگر اخلاص بھی الحمد پڑھنا  
 اور بعد دونوں رکعت تمام ہو قبل تب کسی طرح بیٹھے منطرح  
 بیٹھا تھا اور التیمات پڑھے اور دو پڑھے اور دو پڑھے  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ  
 وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ  
 وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ  
 إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ \* اور یہ درود محیط طور شکرۃ سے گما ہی جب  
 درود پڑھے تب دعا پڑھ لے اور دعا پڑھ لے یہ بھی \* اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي  
 وَلِوَالِدَيَّ وَلِإِسْرَائِيلَ وَلِجَمِيعِ الْمَوْتِمِينَ وَالْأَمْوَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ  
 وَالْمُسْلِمَاتِ الْأَمْوَاتِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ  
 الرَّاحِمِينَ \* یہ پڑھے چاہے یہ پڑھے \* اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي  
 ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرَ إِلَّا تُوْبُ إِلَّا تَصَدَّقْ بِسُؤْلِ مُغْفِرَةٍ  
 مِنْ حَيْثُ شِئْتَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ \* اس کے پڑھنے  
 میں کہ ای الہی بیشک میں نے ستم کیا اپنی جان پر بہت سنا  
 ستم اور کوئی نہیں بخشتا ہے بندوں کے گناہوں کو مگر تو ہی سو تو مجھ کو بخش  
 دے خاص بخشنا اپنے خاص سے اور رحمت اور مہربانی کہ میرے آدہ  
 بیشک تو ہی ہی بخشنے والا بندوں کے گناہوں کا اور بندوں پر مہربانی  
 کرنے والا \* مشکوٰۃ مصابیح میں گما ہی کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

فرمایا بھی کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ مجھ کو کوئی دعا سکھائیے کہ اُسکو  
 میں اپنی نماز کے آخر میں پڑھوں تب حضرت ﷺ نے صدیق اکبر سے فرمایا  
 کہ تو اس سہرہ دعا کو پڑھا کر تلاوت یہ بھی کہ جو دعا حضرت نے فرمائی ہو  
 یا آیتہ قرآنی ہو دے وہ پڑھے تب دعا مانورہ کے بعد دایمہ فرست منہ  
 ہیرے اسطرح برکہ اپنا کندھا دیکھے اور اُسکا رخسارہ پیچھے دایکو  
 نظریں پڑھے اور کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور اسطرح بائیں فرست  
 کہے اور امام ہو دے تو دونوں سلام میں آدمی اور فرشتوں کی نیت  
 کہے جو سب اُسکے پیچھے ہیں اور اگر مقتدی ہو تو امام اور  
 دونوں طرف سے سامانوں کی نیت کرے اور اگر اکیلا ہو تو فقط فرشتوں کی  
 نیت کرے اور امام سلام سے فراغت کرے تب دایہ یا بائیں بھر کر  
 پیچھے اور جو دعا کہ چاہے پڑھے مگر یہ بہتر ہے کہ ایک مرتبہ آیتہ اگر سہرہ  
 پڑھے بعد اُسکے دونوں ہاتھوں کو دونوں کانوں کے برابر اُٹھا دے اسطرح چہرہ  
 کہ دونوں بغل ظاہر ہو دین اور جو حاجت چاہے اللہ سے مانگے اور چاہے  
 تو یہ مناجات پڑھے \* رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا  
 مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ رَبَّنَا اقْتُلِي النَّارَ حَمِيَّةً  
 وَلِي الْآخِرَةَ حَمِيَّةً وَرَقْنَا عَذَابَ النَّارِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مَنْ خَرَجْتَهُ مِنْكَ  
 وَاللَّهُ وَاسِعٌ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ \* اور اگر  
 اکیلا ہو دے تو مختار ہی چاہے دایہ یا بائیں منہ کر کے پیچھے چاہے نہ پیچھے

\* فصل نوین جماعت کے بیان میں \*

یہ ایہ جن لایا بھی کہ جماعت جنت ہو کہ وہی جیسا کہ پیغمبر ﷺ نے فرمایا بھی

الْجَمَاعَةُ مِنْ سُنَنِ النَّبِيِّ لَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا الْكُفَّارُ \* یعنی

جماعت سنت ہو کہ وہی اس سے خلافت نہیں کرتا ہی مگر جو منافق ہو تو بھی \* اور جماعت کا جواب اکیلا برہنے سے زیادہ بھی جیسا کہ

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ پیغمبر ﷺ نے فرمایا بھی \* کہ صَلَوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَوةِ الْفِدِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً \* یعنی

جو نماز کہ جماعت کے ساتھ پڑھتے ہیں وہ نماز زیادتی کرتی بھی ثواب میں اس نماز سے کہ اکیلا پڑھتے ہیں سترائیس درجہ اور یہ حدیث

مشکوٰۃ مصابیح میں بھی خلاصہ یہ بھی کہ جماعت سنت ہو کہ وہی اور قریب واجب کے بھی \* سنا \* اور بہتر ہی امامت کی واسطے وہ

شخص کہ جو نماز کے سبیلے خوب جانتا ہو دے اور اگر اسمین برابر ہو دین تو وہ شخص جو قرآن شریف خوب پڑھتا ہو اور اگر اسمین بھی

برابر ہو دین تو وہ شخص کہ برآپر ہیر گار ہو جیسا کہ پیغمبر ﷺ نے فرمایا بھی \* وَنَبِيُّ صَلَّى عَلَیْہِ تَقِیُّ فَمَا نَمَّا صَاحِبُ خَلْفٍ نَبِیِّ \* یعنی

جس شخص نے کہ نماز پڑھا عالم پر ہیر گار کے پیچھے تو ایسا بھی کہ اسے نبی کے پیچھے نماز پڑھا \* اور اگر اسمین بھی برابر ہو دین تو وہ

شخص جو کہ عمر میں زیادہ ہو اس واسطے کہ اس کے امام ہونے میں جماعت زیادہ ہو مگر اور اگر عمر میں بھی برابر ہو دین تو اس وقت وہ شخص

بہتر بھی کہ جس سے سب لوگ راضی ہو دین \* سنا \* اور مکر وہی امام کہ ناخلام کو اس واسطے کہ اس کو فراغت علم سے یکھنے کی ہمین رہتی اور اعرابی کو اس واسطے کہ انہیں نادان بہت ہونے میں اور اعرابی



کہتے ہیں جسکی لوگوں کو جو شہر کے باہر رہتے ہیں اور بدکاروں کو اس واسطے  
 کہ وہ اپنے دین کے کام کی بھلائی نہیں کرتا تھا اور اندھیکو اس واسطے  
 کہ اس سے بچاوت لیتے کی احتیاط کر دیتی تھی \* اور عوام لوگوں سے کہ  
 اس واسطے کہ اُسکے باب نہیں تھا کہ اُسکو ادب دے کہ تو اکثر اتفاق  
 ہوتا تھا کہ وہ نادان ہوجاتے ہیں \* اس واسطے امامت طاعن سبہ ونگی  
 کہ وہ بھی کہانے امام ہوجاتے ہیں لوگوں کو نفرت ہوتی تھی اور اگر آپ سے  
 بے سب آگے ہو دین اور امامت کیریں تو درست تھی جیسا کہ  
 ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ پیغمبر ﷺ نے فرمایا تھا \*  
 اَلْبَحْثُ دَوَّاجِبٌ عَلَیْکُمْ مَعَ کُلِّ اَمِيرٍ یُّرَکَّانَ اَوْ فَا جَرًا یعنی اگر ان  
 کے ہاں فردی سے فرض تھی تمہارے اُدھر امیر کے ساتھ ہو کر نیک  
 ہو دے یا بدکار \* وَاِنْ عَمِلَ الْکَبَا یُرُ \* اور اگر ہر گناہ کبیرہ کرتا ہو  
 وَالصَّلٰوةَ وَاجِبَةً عَلَیْکُمْ حَلْفٌ کُلِّ مَسْلُوٍ یُّرَکَّانَ اَوْ فَا جَرًا \* اور  
 نماز واجب تھی تمہارے اُدھر جماعت میں ہر مسلمان کے ساتھ نیک  
 ہو دے یا بدکار \* وَاِنْ عَمِلَ الْکَبَا یُرُ \* اگر ہر گناہ کبیرہ کرتا ہو دے  
 یعنی جائز تھی اُسکے ساتھ اقتدار کرنا اگر ہر گناہ کبیرہ اس وقت بھی کہ اُسکی  
 بدکاری کفر تک نہ پہنچتی ہو یا بدکار ہو یا بدکار ہو یا بدکار ہو یا بدکار ہو \*  
 وَالصَّلٰوةَ وَاجِبَةً عَلَیْکُمْ حَلْفٌ کُلِّ مَسْلُوٍ یُّرَکَّانَ اَوْ فَا جَرًا \* وَاِنْ عَمِلَ الْکَبَا یُرُ \*  
 اور نماز جنازہ کی واجب تھی ہر مسلمان پر نیک ہو یا بدکار اور اگر ہر گناہ  
 کبیرہ کرے \* اس حدیث کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے حدیث مشکوٰۃ  
 میں بھی ہے کہا \* اور کہ وہ بھی امامت بدعتی کی اور کہ وہ بھی جماعت

عورتوں کی چونکہ غلط عورت ہی ہو دینے کیلئے عورت ہی امام اور عورت ہی  
 امام ہی ہو دینے اور عورتیں اگر جماعت کریں تو جو عورت کہ امام  
 ہو دے وہ بیچ میں کھڑی ہو دے آگے نہ بڑھے اور اسی طرح اگر  
 نیک لوگ جماعت کی بناؤ بڑھتے ہیں تو جو امام ہو دے وہ بیچ میں کھڑا  
 ہو دے آگے نہ بڑھے \* مسئلہ \* اور نیکوہ بھی جو ان عورتوں کا حاضر ہونا  
 بہت جماعت میں اور بدھن عورتوں کا ظہر اور عصر میں اور اگر فجر اور  
 مغرب اور عشاء کے وقت جماعت میں بدھن عورت حاضر ہو دین  
 تو کچھ درست نہیں ہے \* مسئلہ \* اور درست ہی اگر اقتدا کرے  
 وغیرہ الا یمس والے کے ساتھ اور باقون دھونیو الاوزیہر مسح کریوالے  
 کے ساتھ اور کھڑا ہو زیرو الا کو زشت کے ساتھ اور بیٹھنے والے  
 کے ساتھ اس واسطے کہ بیٹھنے والے کے ساتھ بیٹھنے کے احکامات کیا ہی اور  
 اشارہ کریوالے اشارہ کریوالے کے ساتھ اور نفل بڑھنے والا فرض  
 بڑھنے والے کے ساتھ اور یہ ہر ۴ ایسا اور شرح وقایہ میں ہے \* مسئلہ \*  
 اور اگر مرد اقتدا کرے عورت کے ساتھ اور لوٹ کے کے ساتھ اور بحر و نجس  
 کے ساتھ تو وہ درست نہیں ہے \* اور اگر قرآن پڑھنے والا اُمنی کے ساتھ  
 اقتدا کرے تو درست نہیں ہے اور اُمنی کہتے ہیں اُحکام جو ایک آیت بھی  
 قرآن کی نہ جائے دے \* اور اگر اقتدا کرے وہ شخص کہ کبہ آ رہے ہی  
 نیکو کے ساتھ یا وہ شخص کہ کعبہ اور مسجد کے اشارہ کرتا تھا اُن کی  
 ساتھ اقتدا کے کسی کو حوط خارجہ سے رکوع اور سجود کرتا ہی اور فرض  
 بڑھنے والا نفل بڑھنے والے کے ساتھ تو درست نہیں ہے \* مسئلہ \*

اور ائمہ انکو سے فرض برتھنے والا اُسکے ساتھ جو دوسرا فرض برتھا ہی  
مثلاً بعد ظہر برتھا ہی اور وہ عصر خواہ دوسرا فرض برتھا ہی \*  
\* مسئلہ \* اور جو شخص کہ مزدور ہو دے یعنی ناک سے خون جاری  
ہو دے یا بیشاب جاری ہو دے یا اور کچھ خد ہو دے جیسا کہ اوپر  
کہہ چکے تو جو شخص ظاہر ہو دے وہ اُسکے ساتھ ائمہ انکو سے کیونکہ  
اُسکی امامت درست نہیں ہے اور مزدور کی نماز درست ہے مگر  
ہر نماز کے وقت وضو کرے گا \* مسئلہ \* عمرہ الاسلام میں کھایا کہ رافضی  
سکے پیچھے جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا سرکار ہے  
نماز درست نہیں ہے \* مسئلہ \* ہدایہ میں لایا ہے کہ متدیونکے ساتھ  
امام نماز کو بہت طول نہ کرے جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا  
ہے کہ پیغمبر ﷺ نے فرمایا ہے \* إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ  
جبکہ نماز پڑھتے تھے لوگوں میں سے کوئی شخص آدمی کے واسطے یعنی اُنکی  
امامت کرے تب چاہئے کہ تخفیف کرے اور لوگوں کے اوپر رعایت کرے  
لَاَنْ فِيهِمُ السَّقِيمُ وَالضَّعِيفُ وَالْكَبِيرُ \* اس واسطے کہ اُنکے پیچھے میں بیمار  
اور کم زور اور بدتھا ہی \* وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيَبْأَوِلْ مَا شَاءَ  
اور جب نماز پڑھتے تھے تم میں سے کوئی اپنے ہی واسطے یعنی اکیلا پڑھتے تب  
چاہئے کہ طول کرے جو قدر کہ چاہے اور یہ حدیث مشکوٰۃ مصابیح  
میں ہے \* فائدہ \* اور جس طول سے امام کو منع کیا ہے اُس سے یہ  
مراد ہے کہ جو قدر و فرائض سنت ہے اُس سے طول کرے اور جو قدر  
کہ سنت ہے اُس قدر تو پڑھا چاہے \* مسئلہ \* شرح وقایہ میں لایا ہے

لا امام لعل نہ کرتے پہلی رکعت کو دوسری رکعت سے سوائے فجر کی نماز کے  
 مسئلہ \* اگر ایک ہی معتدی ہووے تو اسکو امام ایسے برابر دینی  
 طرقت کھڑے کرے اور اگر معتدی ایک سے زیادہ ہو دیں تو امام  
 آگے کھڑا ہووے \* مسئلہ \* اور اگر امام کو نماز میں حث ہووے  
 تو معتدی بھی نماز کو دہراوے اس واسطے کہ امام کی نماز معتدی کی نماز میں  
 شامل ہے جب امام کے نماز میں فساد ہوا تب معتدی کی نماز میں بھی  
 فساد ہوا \* مسئلہ \* پہلی صف میں مرد کھڑے ہو دیں دوسری صف میں  
 لڑکے کھڑے ہو دیں تیسری صف میں بچے کھڑے ہو دیں چوتھی صف میں  
 عورتیں کھڑی ہو دیں \* مسئلہ \* اگر ایک عورت مرد کے برابر  
 آگے نماز پڑھے تو اگر وہ عورت شہوت والی ہو اور دانا لگے  
 درمیان میں کچھ آکر نہ ہووے اور دونوں تحریم کے وقت سے پہلے ہو دیں  
 اور مرد پڑھتا ہووے سو یہ پڑھتی ہووے یعنی دونوں میں  
 نہ ہو دیں اور شروع نماز سے تحریم میں شریک ہو دیں تو اس  
 صورت میں اگر امام نے عورت کی امامت کی نیت کیا ہو مگر مرد کی  
 نماز باطل ہو گئی اور اگر امام نے عورت کی امامت کی نیت نہ کیا ہو مگر  
 تو عورت کی نماز باطل ہو گئی \* مسئلہ \* اور اگر ایک عورت امامت کی  
 نیت نہ کرے کسی مشروط اس وقت میں بھی کہ جب عورت اپنے  
 معتدی ہووے مرد کے برابر \* مسئلہ \* اگر نماز پڑھتا ہو یعنی معتدی ہو  
 پڑھنے والے کو اور کسی کو تو معتدی کی نماز باطل ہوگی اور اسکی ولہ  
 یہ بھی کہ قاری کی نماز اس واسطے باطل ہوگی کہ اسکو قاری کی اور معتدی

اور اُسے قرأت ترک کیا اور اُمی کی نماز واسو اسطے باطل ہوئی کہ جبکہ اُسے خواہش کیا جماعت کی تب واجب ہوا اُسپر کہ اقتدائے قلدی کے ساتھ تاکہ قرأت قاری کی اُسکی قرأت تمہرے سوا اُسے ترک کیا اُس قرأت کو قدرت رکھتے ہوئے \* مسئلہ \* اور اگر امام نے پہلی دو رکعت میں قرأت کیا پھر اُسکو حث ہوا تب اُسے آخری دو رکعت میں اُمی کو خلیفہ کیا تو اس حدوتیں سبحدونکی نماز باطل ہوگی اور خلیفہ کر لے گا مسئلہ آگے معلوم ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور یہی ہدایہ میں بھی \* مسئلہ \* عمدۃ الاسلام میں سراجی سے لکھا ہے کہ اگر کسی محلے میں دو مسجد ہوں تو چاہئے کہ قدیم میں نماز ادا کرے اور اگر دونوں ساتھ کی بنی ہوئی ہوں تو اُسوقت جو نزدیک ہو دے اُسمیں نماز پڑھے اور بچائے کہ دور کی مسجد میں جا دے جماعت کی کثرت کے واسطے واللہ اعلم بالصواب \*

\* دسویں فصل نماز میں حث ہو جانے کے بیان میں \* اگر ایک نماز کو نماز میں بغیر قصد کے آہستہ حث ہو دے تو وضو کرے اور اُسی نماز کو پوری کرے یعنی جس مقام تک پڑھکے حث ہوا ہو اُسی مقام سے پڑھے یہاں تک کہ اگر التحیات کے بعد حث ہوا تو چاہئے کہ وضو کرے اور آ کے سلام پھیرے واسو اسطے کہ نماز سے ماہر آنا چنگام کے ساتھ فرض بھی مگر افضل بھی کہ دہرا کے پڑھے اُسکو جائز دے \* مسئلہ \* اگر امام کو نماز میں حث ہو دے تو امام دوسرے شخص کو خلیفہ کرے یعنی ایٹے رکابہ لہ شیخ یوسف وہ نماز پڑھائی

گئے جس مقام سے امام کے مجھوڑا ہووے اور امام پلا جادے اور وضو کرتے \* اس صورت میں اگر امام یعنی خلیفہ نماز سے فراغت کر چکا ہووے تو اُسکو جسے وضو کیا ہی اختیار ہی چاہے اسی مقام پر چھان وضو کیا ہی برتھ لیجئے تاکہ کم جلدنا پڑے نماز میں اور چاہے پھر آدے جلدی رکھ کر تاکہ ایک ہر مکان پر نماز ادا ہووے اور یہی حکم اکیلے پڑھنے والے کا ہے \* اور اگر وہ امام یعنی خلیفہ نماز سے فارغ ہووے تو وہاں امام پھر آدے اور اپنے خلیفہ کے پیچھے نماز پوری کرے اور یہی کار مقلد کیا ہی یعنی اگر امام کے فراغت کیا ہی تو چاہے وضو کی جگہ پر پڑھ اور چاہے ملے مکان پر پڑھ اور اگر امام فراغت نہیں کیا ہی تو پھر آدے اور امام کے پیچھے نماز پوری کرے اور اُسکو لاحق کہتے ہیں \* فصل کیا دھیر لاحق کے بیان میں \*

لاحق کا بیان اس طرح برہی کہ جو شخص کہ پہلی رکعت سے جماعت میں داخل ہو اگر تمام نماز اس امام کے ساتھ نہیں پایا اس سبب سے کہ سو گیا یا اُسکو صحت ہو تو وہ شخص بات نکے و ملا جادے اور وضو کر کے پھر آدے اس صورت میں اگر امام کے کوئی رکعت برتھ ہو تو چاہئے کہ اُس رکعت کو جو اُس نے نہیں پائی پھر بغیر قرأت کے ادا کرے تب بعد اُسکے امام کہی تا بعد اسی کرے سبب ایک شخص ظہر کی نماز امام کے ساتھ پہلی ایک رکعت برتھ چکا تھا کہ اُسکو صحت ہوئی اور وہ گیا وضو کر چکا جب تک کہ وہ آدے تک امام دوسری ایک رکعت برتھ چکا تب وہ وضو کر کے آیا تو چاہئے کہ اُس ایک رکعت کو جو اُس نے نہیں پایا ہی

پہلے بغیر فرائض کے پڑھ لیا تو تب ماقبل جو دو رکعت ہی اُسکو امام کے ساتھ پڑھے اور اگر امام نماز سے فراغت کر چکا ہو تو اُنھیں دو تہین جو اُسے ہمیں پڑھایا اُسکو بغیر فرائض کے ادا کرے اور اُس شخص کو بھی کہہ دیکے \*

• فصل بارہین مسنون کے بیان میں •

جو شخص کہ امام کے ساتھ آخر نماز میں بیٹے یعنی اُسکے اوپر کسی نماز یا دعا کے قرائت کو مسنون کہتے ہیں اور مسنون کا معنی اس طرح ہے کہ نہ لایک شخص فجر کی نماز میں امام کہیں دوسری رکعت میں یا دے تو جب امام سلام پھیرے تب چاہئے کہ اُٹھے اور آپ سلام نہ پھیرے اور نہ اُٹھتا اور نہ اُٹھتا اور نہ اُٹھتا کہ وہ رکعت جو اُسے ہمیں پڑھایا تھا ادا کرے اور اگر اُسکو مناوم ہو دے وہ سورہ جو امام نے پڑھائی تو فاتحہ کے بعد اُسی سورہ کو جہر سے پڑھے اور ہمیں تو سورہ اخلاص پڑھے اور اگر امام کو تشہد میں یا دے تو چاہئے کہ دونوں رکعت اوپر کسی ادا کرے جس طرح فجر کی نماز پڑھتے ہیں یعنی فاتحہ کے بعد سورہ ملاوے اور جہر سے پڑھے خلاصہ یہ کہ اس طرح سے کوئی وقت ہو دے جماعت میں داخل ہو جاوے اور جو اُسے نہ پایا ہو دے اُسکو جب امام سلام پھیرے تب ادا کر لیاوے \*

• فصل تیرہین نماز کے فاسد ہونے کے بیان میں •

نماز کو فاسد کرتا ہی بات کہنا سہوے کہ خواہ قصد سے سوتے ہیں یا جاگتے ہیں تعدد آیات • اور قصد کے معنی کوئی کام جان بوجھ کے کرنا اور فاسد کرتا ہی قصد سے سلام کرنا اور اگر سہوے سلام کر دے تو نہ فاسد نہ ہوگی اس واسطے کہ سلام اللہ کے ذکر میں داخل ہے

اگر سہو سے سلام کر لیا تو ذکر کو چھ دن داخل ہو گا ۴۷ اگر قصد سے کر لگا تو بیست  
 مین داخل ہو گا اور یہ ظاہر ہے کہ اگر سہو سے اس کے سہو سے نکل گیا تو اللہ کا  
 نام تھا مضائقہ نہیں اور اگر کسی شخص کو قصد سے سلام کیا ہو بلت کرنا  
 تھرا \* ۱۰۷ \* افسوس کہ تھرا سلام کا جواب دینا قصد سے ہو یا سہو سے  
 اور نال کرنا بلند آواز سے \* اور اہ اہ کرنا اور دیا بیاد سے \* اور افس  
 افس کرنا \* اور آواز سے روناد دیا مصیبت سے اور کہہ کھا کرنا  
 بذیر مذکر \* اور جھک کر جواب دینا یعنی یاد حرکت اللہ کہنا \* اور  
 خبر بد کے جواب میں ان لله والنا الیہ راجعون کہنا \* اور خوش خبری کے  
 جواب میں الحمد للہ کہنا \* اور محبت خبر کے جواب میں  
 سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ کہنا \* اور لہر دینا یعنی امام کے  
 سوا دوسرے کو اور اگر اپنے امام کو لقمہ دیوے تو ناز باطن نہو دے  
 اور لقمہ دینے کے بعد منے پٹن کہ جو کوئی نماز میں قرات بخوانے  
 آسکو یاد دل دینا \* اور نماز میں قرآن دیکھ کے برتھنا \* اور سحر بخار  
 پر سجدہ کرنا \* اور نماز میں دعا کرنا یعنی طالب کرنا وہ چیز جو آدمیوں سے  
 طلب کر سکتا ہے مثلاً کہ یا اللہ تعالیٰ قلاتی عودت سے میرا نکاح  
 کر دے یا کہ مجھ کو ہزار دینار دے یا کہ مجھ کو اچھا کبر آدے  
 اور مثل اسکے جوابات ہیں \* اور نماز میں کھانا اور پینا \* اور  
 کثرت کرنا یعنی نماز میں جو کام کو زیادہ کرے نماز کو باطل کرنا ہے اور زیادہ  
 دم کے بعد منے پٹن کہ ایسا کام کرے کہ جو کوئی دیکھ تو وہ مانے کو یہ  
 نماز نہیں برتھنا یا نمازی آپ بوجھ کر منے زیادہ کام کرے یعنی نماز میں



کہ عقل پر محمود دینے سے \* اور نماز کو ہمیں قاصد کرتا تھا۔ دہشت  
 کے ذکر سے یاد و زخ کہ دہشت سے رونالیا۔ اسطر حکار و نماز ہمیں  
 بستہ ہی \* اور لکھنؤ اور ناظر کے ساتھ بیٹے آواز بنایا۔ اسطر  
 کہ کھانڈے جس میں قرائت ہو سکے \* اور وہ دعا آدمی سے ہمیں  
 طلب کر سکتا ہی مثل عانت و مغفرت کے اور تھوڑا کام کرنا \* اور کہہ دیا  
 گزرا نماز کے آگے = نماز کو باطن ہمیں کرنا ہی مگر وہ شغل گنہگار  
 ہوتا ہی خلاصہ یہ بھی کہ اگر نماز تھوڑی مسجد میں برتتا ہو تو نمازی کے  
 آگے = جانا چہر چاند = ہو گنہگار کرتا ہی اس واسطے کہ تھوڑی  
 مسجد ایک ہی نماز ہی اور اگر تھوڑی مسجد میں امام احمدیہ برتتا ہو  
 تو اسے صورت میں دینے مشایخ کے نزدیک اگر اُسکے مسجد ایک جگہ سے  
 کوئی جاوے تو وہ گنہگار ہوتا ہی اور جسے مشایخ کے نزدیک یہ بھی  
 کہ مسجد کی مسجد کی جگہ پر نظر کرتے وقت جس مقام پر نظر جاوے اُس  
 مقام پر گزرنے سے گنہگار ہوتا ہی اور اگر نمازی دوکان پر نماز برتتا  
 ہو دے بیٹے اونچے مکان پر اور کوئی اُسکے سامنے سے جاوے تو اس  
 صورت میں اگر جائز اگلے کا بعضا عضو نمازی کے بعض عضو سے برابر  
 ہو جاوے گا تو وہ جائز ہے گنہگار ہو گا اور اگر برابر ہو گا تو گنہگار نہ ہو گا  
 \* بٹا \* اور جب کوئی مشغوم نماز میں امام احمدیہ برتتا ہے تب ایک بسترہ  
 ایک گز کا نماز ایک ایک گز کا ہوتا ہے آگے کہ تھوڑی سے اور بسترہ  
 اُسکے نزدیک اور دونوں ابرو میں سے ایک ابرو کے برابر ہو دے  
 اور بسترہ چھ ابرو سے اندر میں برابر ہو دے اور اندر میں ہر خط

اُذر اگر سترہ نہ ہو دے اُذر کوئی سامنے آدے یا سترہ ہو دے اُذر کوئی  
سترے اُذر نازی کے بیچ مین آدے تو اُسکو منع کرے سبھان اللہ  
لکھریا اشارہ دے اُذر تب بیچ اُذر اشارہ ساتھ کرے خواہ ب بیچ  
خواہ اشارہ دونوں مین سے ابک کرے اُذر اندام کا سترہ کفایت ہے  
سب کے واسطے اُذر سترہ کہتے ہیں آکر کو \* مسئلہ \* اُذر جب  
جانے کہ اس راہ مین کوئی نہ آوے گا تو سترے کا ترک کرنا جائز ہے \*  
\* فصل جو دھین ناز کے کردہات کے بیان مین \*

مکر وہ بھی ناز مین کہہ کر سر بریا کندھے پر دالنا اُذر اُسکے کنارہ کا چھوڑ دینا  
اسطرح جہر کہ لٹکے رہیں اُذر کہہ کر یا سمیٹنا دونوں زانو سے سجدے مین  
جائے وقت کہ سنی یاد و سری چیز نہ لگے اُذر کہہ کرے یا بدنے کھیلنا  
اُذر بال کا باندھنا بتور کے پاندی پر یعنی بیچ سر پر اُذر اُگیوں کا تورنا  
یعنی مانا یا لھینا تاکہ آواز دے اُذر داہنے بائیں دیکھا گردن پھیر کے  
اسطرح جہر کہ سنہ قبلے سے پھر جاوے اُذر بغیر گردن پھیرے آنکھوں کے  
کنارہ سے دیکھنا مکر وہ نہیں ہے اُذر مکر وہ ہی کہ نہ کرے تو نکالنا سجدے کے  
واسطے مکر ایک بار سنا لے پھین اُذر ساتھ کسر برد کھنا اُذر بدن تورنا  
یعنی اگر ناز کرتے کی بیجاک بیٹنا اُذر وہ اسطرح جہر ہی کہ زانو کھڑا  
کرے اُذر سر میں پر بیٹھے اُذر مردوں کتین دونوں بازو نکالنا سجدے میں  
اُذر عورتین اسطرح سجدہ کریں اُنکو مکر وہ نہیں ہے اُذر چار زانو  
بیٹھنا بغیر ہڈ کے اُذر ناز کے باہر چار زانو بیٹھنا مکر وہ نہیں ہے اُذر  
امام کا کھڑا ہونا سجدے کے محراب میں اُذر امام کا کھڑا ہونا کیلئے دو کاشے بیٹھ

فدا آدم کے اونچے بریا کے آتے یعنی امام اکبرؑ پہنچے ہو اور حضرت عیسیٰ  
 کو دیکھو ہودین اور مکروہ بھی جائیداد کی صورت میں ہونا لازمی ہے یا ہانڈ  
 کے برابر یا تخت بین یا سر کے اوپر لگی ہوئی یا فیلہ طرکی دیوار میں  
 ہو اور اگر پیچھے ہو یا فدا کے پیچھے ہو تو مکروہ نہیں ہے اور اگر ہانڈ کے  
 اوپر جمیر، مسٹر کرے اور بے لکھاٹی سے نیگے سر برتھے تو مکروہ ہے \* اور  
 ہانڈ کی امانت کرنا اور ناچیز جانکے نیگے سر برتھا تو کفر ہے \* اور اگر اپنے  
 قہین ناچیز اور خراب جانکے نیگے سر برتھے تو مکروہ نہیں ہے اور اگر کپڑا  
 ہوتے ہوئے برا کپڑا پہرنا جس کپڑے سے آدمی کو نکالنا چاہیے مکروہ ہے  
 اور ہانڈ میں بیٹھنا کی غلطی کا پونچھنا \* اور آسمان پر طرف دیکھنا  
 اور بگڑنے کے پیچھے بر سجود کرنا اور آیتوں کا اور تعبیح کا شمار کرنا \* لکھنا  
 اور اس کپڑے کا پہرنا جس میں موت فی ہودے \* مسند \* اور  
 مکروہ ہے جماع اور پیشاب کرنا اور باخورد پھرنا مسجد کے اوپر اور  
 مسجد کا دھواؤں ہند کرنا \* مسند \* ہانڈ کے وقت کے سوائے کیوڑا مسجد  
 کے آسمان کی محافظت کیواسطے نہ کرنا مضائقہ نہیں \* مسند \* اور مکروہ  
 نہیں ہے مسجد میں کچ سے یا آہوس سے یا سونیکے پانی سے نشانی کرنا  
 اور محراب میں سجود کرنا \* مسطر جبر کہ صراط ہودے مسجد میں \* اور  
 ہانڈ ہٹانا \* پیچھے ہو یا پیچھے پھرے ہوئے حالت کپڑا ہٹا دیا \* اور  
 کس \* ہانڈ پر ہانڈ ہٹانا جس میں صودت سنی ہو مگر مسجد صودت  
 ہر گز نہیں \* صودت چھوٹی ہو کہ دیکھنے والے کو نظر نہ پڑے \* ہٹا چھوٹی  
 ہٹا چھوٹی \* ریت ہو یا وارت اس کی ہوجا سکی جان نہیں ہوتی ہٹا چھوٹی

گشتی یاد رخت یا صورت جاندار کی ہو مگر اُس کا سر نہ ہو اور نماز میں<sup>۲</sup>  
 سائب یا پیمھو کا مارنا اور پیشاب کرنا اُس گھر کے تحت ہر جس میں  
 محراب بنا لیا بھی نماز پڑھنے کی واسطے اس واسطے کہ وہ گھر مسجد کا حکم  
 نہیں رکھتا بھی \* مسئلہ \* مکر وہ بھی مقتدی کے واسطے اکیلے گھر آہونا  
 صفونکے پیچھے جسوقت کہ صفون میں جگہ خالی ہو یعنی اگر جگہ خالی ہو  
 تو اُسی جگہ گھر آہونا کہ وہ جگہ بھر جاوے اور اگر صفون میں جگہ خالی  
 نہ ہو دے تو پیچھے گھر آہونا مکر وہ نہیں ہے اور اگر کسی شخص کو مع  
 میں سے اپنی طرف کھینچ لیوے اور اُسکے ساتھ گھر آہو تو یہ بہت  
 خوب ہے اور یہ مسئلہ محیط میں لکھا ہے \* مسئلہ \* اور مکر وہ بھی نماز  
 میں تحریم کی تکبیر دوبار کہنا یعنی اللہ اکبر اللہ اکبر کہنا اور نماز میں  
 بھونکنا یا سطرچ کہ باس کا آدمی نہ سنے اور اسقدر بھونکنا کہ سنا جاوے  
 بات میں داخل ہے اور بات نماز کو باطل کرتی ہے اور بلند کہنا تعمید  
 اور آمین اور تشہد کا اور تمام کرنا قرائت کا رکوع میں جا کر اور رکوع  
 کی تسبیح قومہ کے شروع میں کہنا اور سبحہ یکی تسبیح جیسے کے شروع  
 میں کہنا اور مکر وہ بھی پہلی رکعت دراز کرنا نفل میں اور مکر وہ بھی  
 دوسری رکعت دراز کرنا پہلی رکعت سے سب نماز میں اور پیراہن  
 اور تاج کا اتارنا اور پہرنا اور بوزے کا اتارنا تھوڑے کام سے  
 اور بہت کام سے تو نماز ہی باطل ہوگی اور خوش ہونی اور بھول کا  
 سو گھسنا اور ہوا کرنا کپڑے یا نیکے سے ایک دوبار اور آنکھ بند  
 کرنا \* اور بعضوں نے کہا ہے کہ اگر حضور دل کی واسطے بند کرے تو

کچھ دہشت نہیں ہے اور ترک کرنا کسم سنت کا \* اور وہ پیرا منہ نہیں  
 رکھنا کہ جس کے رکھنے سے قرأت نہ ہو سکے اور جو چیز کا دانستہ میں ہی مثلاً  
 گوشت وغیرہ اگرچہ تھوڑی سی ہو اسکا نکالنا اور مسجد میں جاسے وقت  
 دونوں ہاتھ زانو کے پہلے زمین پر رکھنا بغیر ہڈی کے اور اُٹھتے وقت  
 اُسکے اُٹے کرنا یعنی ہاتھ کے پہلے زانو اُٹھانا بغیر ہڈی کے اور کشادہ  
 رکھنا انگلیوں کا سوائے رکوع کے اور تھوڑا سا دناک جھپکنا اور کسم  
 سورۃ کا متروک کرنا کہ سوائے اُسکے نماز میں ہر تھمے اور ایک رکعت  
 میں دو سورۃ کا پڑھنا یا پھر کسی ایک سورۃ کا تھوڑا سا کھلا کر پڑھنا سورۃ کو  
 پہلے پڑھنا اگرچہ دو رکعت میں ہو اور پھر پھر رکعت میں قن ہو جائے  
 پڑھے اور دوسری میں تبت ید ادا و نہا کا طول کرنا سفر کہ مقتدر ہو کر  
 کہ ان معاملہ ہو اور نہ نماز کو ہلکنی کرنا مقتدر ہو گئی جلد ہی کہے واسطے اور  
 ایک ہی سورۃ کو دو بار پڑھنا ایک رکعت میں فرض نماز میں اور آستین  
 کھینچ کر اوپر تک اُٹھنا اور تکرار کرنا عشاء یا یو اذیا ستون ہر بغیر ہڈی کے  
 \* مسئلہ \* مصحف اور شمسیہ یا شمع اور چراغ آگے ہوئے تو کچھ  
 دہشت نہیں ہے مگر آگ جلتی ہوئی مکر وہ ہے \* مسئلہ \* کمر باندھنے  
 ہوئے نماز پڑھنا مکر وہ نہیں ہے یہ مسئلہ شرح اور اسے لکھا ہے \*

\* فضائل بندہ زمین و ترک کی نماز کے بیان میں \*

وترقین رکعت واجب ہے تین رکعت کے بعد سلام پھیرنے  
 اور تینوں رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ پڑھنے اور تیسری  
 رکعت میں رکوع کے پہلے ہاتھ اُٹھانا ہوا یکبارہ کرے تب بعد

اے اللہ! دعا قنوت پڑھے اور دعا قنوت پڑھے

اللَّهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَسْتَغْفِرُ لِحَقِّیْ وَ اَسْتَغْفِرُ لِحَقِّیْ وَ اَسْتَغْفِرُ لِحَقِّیْ وَ اَسْتَغْفِرُ لِحَقِّیْ  
اِنَّکَ سَمِیعٌ وَ اِنَّکَ عَلِیمٌ وَ اِنَّکَ عَلِیمٌ وَ اِنَّکَ عَلِیمٌ وَ اِنَّکَ عَلِیمٌ  
وَ اِنَّکَ عَلِیمٌ وَ اِنَّکَ عَلِیمٌ وَ اِنَّکَ عَلِیمٌ وَ اِنَّکَ عَلِیمٌ  
وَ اِنَّکَ عَلِیمٌ وَ اِنَّکَ عَلِیمٌ وَ اِنَّکَ عَلِیمٌ وَ اِنَّکَ عَلِیمٌ

یعنی اگر کوئی شخص دعا قنوت پڑھے تو انشاء اللہ اس کے لئے \* ۱۰۰ \* مرتبہ  
یا رب کہے اور قنوت کے سوا کسی دوسری نماز میں قنوت نہیں پڑھتا  
\* ۱۰۰ \* اگر شافعی مذہب امام ہووے اور وتر میں رکوع کے بعد  
قنوت پڑھے تو مقتدی بھی پڑھے اور اگر امام فہر کی نماز میں دعا قنوت  
پڑھے تو مقتدی نہ پڑھے جب کہ اگر اسے \* ۱۰۰ \* اس کا کسارے

جہاں اس مقام میں شرح اور لکھتا کہ یہ فقیر علیہ السلام نے فرمایا ہے  
یا خاتم النبیین اور یومز حوریت کہ وتر کے بعد مسجد یحییٰ  
سید رکھے سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح \* پانچ  
مرتبہ کہے تب سرگاہ سے اور اکتا آیت اگر کسی پڑھے اور پھر دوسری

یا مسجد یحییٰ چاہیے اور پانچ مرتبہ پھر \* سبوح قدوس ربنا و رب  
الملائکۃ والروح کہے تو قسم ہے اللہ کی جس کی قدرت کے قبضے میں محمد  
کلی حان ہے کہ وہ بخشا جاوے اپنی جگہ سے اچھے کے لئے اور نواب سو حج

اور عمر بکاشا دے اور ثواب ہزار شہید کا ہا دے اور ہزار فرشتہ کو حکم ہو دے کہ اُسکے واسطے نیکی لکھیں اور گوئیام کہ سو غلام آزاد کیا ہو دے اور اُسکی دعا قبول پڑے اور ساتھ دو لکھی کو قیامت تک دن شفاعت کرے اور جب مرے تو شہید مرا ہو دے \* سو بعد اُسکے جو خوب تحقیق کیا تو اُسکی کہیں سند نہایا مگر بعد سلام پھیرنے وتر کے کہے سبحان الملك القدوس تین بار اور تیسری بار آواز کو کہیں پیم اور باند کرے یہ حص حصین اور مشکوۃ مصابیح کا مضمون ہے \* اور بعد وتر کے دو رکعت ہلکی نفل بیستہ کے پڑھنا بیستہ مرتبہ کا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مشکوۃ میں روایت ہے \*  
\* فصل سولہین سنتوں کے بیان میں \*

صبح کی نماز کے پہلے اور ظہر کی نماز کے بعد اور مغرب کر نماز کے بعد اور عشا کی نماز کے بعد دو رکعت سنت بھی اور ظہر کی نماز کے پہلے اور جمعہ کی نماز کے پہلے اور اُسکے بعد چار رکعت سنت بھی اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک جمعہ کے بعد چھ رکعت سنت بھی پہلے چار رکعت پھر دو یہ بھی بیستہ میں عصر کی نماز کے پہلے اور عشا کی نماز کے پہلے اور اُسکے بعد چار رکعت مستحب بھی \* اور مغرب کی نماز کے بعد بھی چھ رکعت مستحب بھی \* \* مکر وہ بھی نہ کہو ایک سلام کے ساتھ چار رکعت نفل سے زیادہ پڑھنا اور رات کو آٹھ رکعت نفل سے زیادہ پڑھنا ایک ہی سلام کے ساتھ یہ نہ کوئی خیال کرے کہ رات کو نفل زیادہ پڑھنا منع بھی نہ ہو \* \* بیستہ میں دن کو چار رکعت سے زیادہ اور رات کو آٹھ

دکعت سے زیادہ کسی نیت نہ باندھے \* اور ابو حنیفہ مد عمرہ اللہ کے نزدیک  
افضل تھا چار دکعت کی نیت باندھنا دن اور رات دونوں میں  
\* سنت نامہ \* فرض نماز میں دو رکعت میں قرات فرض بھی اور وتر اور  
سنت اور نفل میں سب رکعت میں \* سنت نامہ \* جب نفل نماز  
نعمہ سے شروع کرے تب اسکا تمام کرنا فرض ہو جاوے \*  
\* فصل سترہ میں تراویح کے بیان میں \*

تراویح بیس رکعت عشا کے بعد اور وتر کے پہلے رمضان کے چاند رات طے  
آخر تک جماعت کے ساتھ اور بغیر جماعت کے بھی مردوں اور عورتوں  
دونوں کے واسطے سنت ماکدہ بھی چاہے کہ تراویح ادا کرے تو  
بیس رکعت کو دس سلام سے ادا کرے یعنی دو رکعت کی نیت باندھے دو  
رکعت تمام کر کے دونوں طریق سلام بھیہرے اور چار رکعت کے  
بعد چار رکعت کے موافق بیٹھے اور تین بار یہ تسبیح پڑھے \* سُبْحَانَ  
ذِي الْمَلِكِ وَالْمَلَكُوتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ  
وَالْكِبَرِيَّاتِ وَالْجَبَرُوتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوتُ  
اَبَدًا اَبَدًا سُبْحَانَ رَبِّنَا وَرَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ \* بعد  
اس کے دونوں ہاتھ اٹھاتی کے برابر اُٹھائے کہ نہ مناجات پڑھے  
اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ يَا خَالِقَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ  
يَا حَمِيْدُكَ يَا غَنِيُّ يَا غَنِيُّ يَا كَرِيْمُ يَا سَتَّارُ يَا رَحِيْمُ يَا جَبَّارُ يَا خَالِقُ  
يَا بَارُ اَللّٰهُمَّ اجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مَجِيْرُ يَا مَجِيْرُ يَا مَجِيْرُ  
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ \* اس طرح چار رکعت کے بعد یہی تسبیح



اور یہی جماعت پڑھنے اور جب تک کہ رکعت تمام ہو دے تب  
 وتر کو جماعت کے ساتھ ادا کرے اور امام وتر کی بلندی اور ادا سے  
 پڑھے اور ہندسی چوبیسے اور رکوع اور سجدے میں امام کی  
 تا بعد ازیں کرے جماعت کی طرح ہر اور امام وتر میں پہلی رکعت میں  
 الحمد کے بعد سبحان اسم یا مانا اور لہو پڑھے اور دوسری میں قل یا ایہا  
 الکافرون پڑھے بعد اسکے یہ ہے اور التحيات پڑھے کے اُتھے اور  
 فاتحہ کے بعد قل ہو اللہ باللہ بلند آواز سے پڑھے بعد اُس کے دونوں ہاتھ  
 کانکی لہر تکیں پڑھانے کے تکبیر بلند کہے اور دو طاعت پڑھے اور ہندسی  
 بھی دعا و قنوت پڑھے بعد اُس کے رکوع مسجدہ کر کے نماز تمام کرے  
 بار بار دعا و قنوت پڑھے بلند ہوئے پڑھے \* سہ \* سوا سے رمضان کے  
 وتر کو جماعت کے ساتھ نہ پڑھے \* ضلہ \* تراویح میں ایک ختم  
 سنت ہے اگر امام حافظ قرآن ہو تو ایک ختم تمام رمضان میں کرے  
 اور اگر کوئی سستی کرے تب بھی ایک ختم کو ترک نہ کرے اور  
 دو ختم کرے تو غرضیات ہی اور تین ختم کرے تو افضل ہے \* اور  
 ترکیب ختم کی یہ ہے کہ اگر دس آیت ہر رکعت میں پڑھے تو ایک  
 ختم ہو تمام رمضان میں بار اگر بیس آیت ہر رکعت میں پڑھے تو  
 دو ختم ہوں اور اگر تیس آیت پڑھے تو تین ختم ہوں اور یہی محیط میں  
 کہا ہے \* سہ \* اگر امام حافظ قرآن نہ ہو دے تو ہر رکعت میں ایک  
 مرتبہ قل ہو اللہ باللہ پڑھے یا کوئی سورہ فصلا من فصل سے پڑھے یا اللہ تر اکیلف  
 سے آخر قرآن تک دوبارہ پڑھے تاکہ ہر رکعت میں ایک سورہ پڑھی

۵  
 باوجود اسکا کلمہ قہم کا ہی اور یہ قول الحسن علیہ السلام  
 عنہ انما سلام بین سراجین لکھا ہی کہ اگر گھر کے لوگ تراویح  
 ترک کریں تو بادشاہ ایک ستارہ لڑائی کرے اس سنت کے قائم کرنے کے  
 واسطے عبداللہ اور تراویح واسطے سنت ہی کہ رسول اللہ  
 ﷺ کتنی رات تراویح پڑھا جب کہ نمازی بہت جمع ہو سکے  
 تب صبحہ بیکارکت سے حضرت باہر آئے اور غرہ بیان فرمایا کہ  
 اگر میں اس نماز کو ہمیشہ ادا کروں تو یہ خوف ہی کہ تم مسجدوں پر  
 فرض ہو جاؤ گے اور اسکا ادا کرنا تم پر مستحکم ہو حضرت نے اُمت پر  
 شفقت فرمایا اقلہ ہمیشہ نہ پڑھا اور خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہم نے ہمیشہ ادا فرمایا واسطے کہ خوف فرض ہونے کا نہ تھا  
 • فصل اتھارہیں کوٹ اور خسوف کی نماز کے بیان میں •  
 کسوف کہتے ہیں سورج گہن کو اور خسوف کہتے ہیں  
 چاند گہن کو کسوف کے وقت سنت ہی کہ اہم جمعہ کا آدمیوں کے  
 ساتھ دو رکعت جماعت کے ساتھ بغیر اذان اور اقامت  
 اور خطبہ کے ادا کرے اور ہر رکعت میں ایک رکوع  
 کرے سب نفلوں کی قرعہ اور خرات دارا کرے اور آہستہ پڑھے  
 جب نماز میں فراغت ہو تب دعا میں مشغول ہو جب تک کہ آفتاب  
 روشن ہو اور اگر امام ماضی ہو تو کیلے کیلے پڑھیں اور جب  
 آفتاب میں خسوف لگے تب ہر کوئی نماز اور دعا میں کیلے کیلے مشغول  
 ہو سکے جتنے تک کہ تائبہ زدن ہو اور اسے نظر سے جو خسوف

کہ آگے آدھے مثلاً آندھنی یا تاریکی ہو۔ دشمن ظاہر ہو یا مہینہ ہمیشہ  
برسے گئے یا گرجے یا بعدِ نجال آدھے یا تمام عالم میں بیماری ہو تو ایسے وقت  
میں نماز اور دعائیں مشغول ہونا سنت ہی \* مسئلہ \* نفل اور سنت کی  
جماعت مکروہ بھی مگر تراویح اور کسوف کی \* مسئلہ \* کسوف کی نماز  
مکروہ وقت میں نہ ادا کرے یہ دونوں مسئلہ عمدہ اسلام سے لگے \*  
\* فصل انیسویں استسقا کی نماز کے بیان میں \*

استسقا کہتے ہیں مانی طلب کرنا \* جب مہینہ نہ برسے سب  
سامان جمع ہو دیں اور میدان میں جا دیں اور دعا کریں اور  
استغفار کہیں قبلہ طرف منہ کر کے اور اکیلے اکیلے نماز ادا کریں  
بغیر خطبہ اور جماعت کے \* اسطرح تین روز باہر نکلیں اور  
ان تینوں روز استغفار بہت کہیں اسواسطہ کہ استغفار  
کو مہینہ کے طلب کرنے میں برّا اثر ہی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے \*  
فَقُلْنَا اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَیْكُمْ مِدْرَارًا  
یہ آیت سورہ نوح میں ہی یہ بات نوح عم نے اپنی قوم سے کہا  
تھا \* خلاصہ اسکا یہ بھی کہ گناہ بخشو اور اپنے رب سے وہ  
بیشک بخشنے والا ہے \* اور جب تم توبہ کرو اور گناہ بخشو اور تم  
اللہ تعالیٰ تم پر مدد لی بھیجے خوب جو دھرتے کے مانی برسا دے اور  
استسقا کی نماز میں ذمی کو حاضر نہ کریں اور جادو نہ گھوما دیں \*  
اور ذمی کہتے ہیں مطیع الاسلام کافر کو \* مسئلہ \* اور خلق اپنے گناہوں  
سے بڑے سر سے توبہ کریں تاکہ اللہ تعالیٰ اُسکی برکت سے مہینہ برسا دے \*

\* فصل آیسو میں فرض کے ہائے بین \*

جس شخص نے کوئی فرض نماز شروع کی اور اسی نماز کے واسطے اقامت کہی گئی تو اگر اُس نے پہلی رکعت کے واسطے سجدہ کیا ہو تو نماز کو قطع کرے اور اُفتد کرے یعنی اُس نماز کو چھوڑے کے جماعت میں شامل ہو جاوے اور اگر سجدہ کیا ہو پہلی رکعت کی واسطے اور وہ نماز ٹھانی یا ٹھانی ہو رہے یعنی تین رکعت والی یا دو رکعت والی ہو رہے تو اُس صورت میں بھی نماز کو قطع کرے اور اُفتد کرے اس واسطے کہ اگر قطع نہ کرے گا اور دو سری رکعت پڑھیں گا تو اگر ٹھانی نماز ہو گئی تو تمام ہو جاوے گی \* اور اگر ٹھانی ہو گئی اور دو سری رکعت پڑھیں گا تو آسمین زیادہ پڑھ جائیگا اور تھوڑی باقی رہیگی اور زیادہ رکعات کا حکم تمام نماز کا ہی تو اُسکی جماعت ہو جائیگی \* اور اگر دو ہی رکعت پڑھنے کے جماعت میں ملا تو اُس نے آفتاب دیکھنے کے بعد اور مغرب ادا کر لے کے پہلے دو رکعت نفل پڑھا اور یہ کر دیا \* اور اگر پہلی رکعت کے واسطے سجدہ کر لیا اور وہ نماز باجمعی ہو یعنی ہمارے رکعت والی تو ایک رکعت دوسری بھی ملاوے جس میں دو رکعت نفل ہو جاوے تب بعد اُسکے نماز کو قطع کر کے جماعت میں شامل ہو رہے \* اور اگر باجمعی نماز کی تین رکعت پڑھ چکا ہو تو اُس نماز کو تمام کرے اس واسطے کہ بہت پڑھ چکا ہو اور بہت کا حکم تمام نماز کا ہو اور تمام کر نیکی کے بعد اُفتد کرے جو نماز کہ امام کے ساتھ پڑھ چکا وہ نفل ہو جاوے گی مگر عصر پڑھنے کے بعد اگر اس واسطے کہ عصر ادا کر لے کے بعد نفل کر دیا ہو \* سب نماز \* جس میں بین اذان

کہی جاوے تو اس میں سے باہر نکالنا مکروہ ہی نہیں شخص کو جسے نماز نہیں پڑھتی ہے \* مگر جو شخص کہ دوسری جماعت کا مقیم ہو مثلاً مؤذن یا امام یا اسکے علم سے لوگ جماعت پڑھتے ہوں اور اسکے غایب ہوئے سے لوگ چھتر بتہر ہو جاویں یا کم ہو جاویں تو اس شخص کا باہر نکالنا مکروہ نہیں اور جس شخص نے ظہر یا عشا ایک مرتبہ پڑھا ہو تو اس کا باہر نکالنا بھی مکروہ نہیں مگر جب اقامت کہی جاوے تب اس کو باہر نکالنا مکروہ ہی \* اور دوسری جماعت کے مقیم کو مکروہ نہیں ہے اگر چہ اقامت کہی جاوے \* اور دونوں شخصوں میں یہ فرق ہے کہ جس شخص نے ظہر یا عشا ایک مرتبہ پڑھا ہے اور وہ اقامت کے وقت باہر نکلا تو مکروہ ہے اس واسطے کہ اس کو جماعت کی مخالفت کی تحمت لگے گی \* اور اگر باہر نہ نکلا اور نماز پڑھا تو اس نے جماعت کی موافقت کرینکی فضیلت اور نفل ثواب پایا تو تحمت کا اختیار کرنا اور فضیلت اور ثواب سے منہ موڑنا بدعت ہے لیکن دوسری جماعت کا مقیم اگر باہر نکلا اقامت کے وقت تو اس کو تحمت نہ لگے گی اس واسطے کہ اس کا قصد ایک جماعت کے پوری کرنا ہے جو اسکے ہونے میں چھتر بتہر ہوتی ہے \* اور اگر نہ نکلا تو اس نے فضیلت اور ثواب نہ پایا بلکہ ایک جماعت میں داخل کیا \* اور جس شخص نے فجر یا مغرب یا عصر کی نماز پڑھی ہے تو باہر نکالے اگر چہ اقامت کہی جاوے اس واسطے کہ اگر وہ نماز پڑھیکا تو نفل ہو جائیگی اور نفل فجر اور عصر کے بعد مکروہ ہی نہیں اس واسطے

نہ برتھے کہ تین رکعت فعلی شروع میں ہمیں آئی ہی \* مسئلہ \* جو شخص  
 جالے کہ اگر ہم فجر کی سنت پڑھینگے تو جماعت نہ پڑھائیگے تو وہ شخص  
 سنت کو ترک کرے اور جماعت میں لے \* اور جو شخص جاتے  
 کہ اگر ہم سنت پڑھینگے تو ایک رکعت فجر کی پڑھینگے تو وہ شخص  
 سنت فجر کی پڑھے \* مسئلہ \* اگر سنت فجر کی بغیر فرض کے  
 فوت ہووے تو فضا کرے اور اگر فضا کرے تو آذناں نکلنے کے  
 بعد دو پہر تک بعد دو پہر کے ہمیں اور اگر سنت فجر کی فرض کے ساتھ  
 فوت ہوئی اور دو پہر کے پہلے فضا کرے تو سنت بھی فضا کرے  
 اور اگر دو پہر کے بعد فضا کرے تو فقط فرض ہی فضا کرے \* اور  
 بعض مشایخ کے نزدیک بعد دو پہر کے بھی سنت فضا کرے فوت کے معنی  
 یہ ہیں کہ نماز جاتی رہے اور فضا کے معنی یہ ہیں کہ اُس کا بدلہ نماز پڑھے  
 اور سنت ظہر کی ترک کرے اگر جاتے کہ سنت ادا نہ کیں گے تو فرض  
 ملے گا یا جالے کہ سنت ادا کرینگے تو فرض نہ ملے گا دونوں حالت میں سنت  
 ترک کرے اور جماعت میں لے تب دونوں رکعت سنت جو فرض کے  
 بعد ہی اُسکے پہلے چار رکعت ادا کرے \* اور امام محمد کے نزدیک دونوں  
 رکعت کے بعد چار رکعت ادا کرے اور سوائے فجر اور ظہر کی  
 سنت کے کہیں بھی فضا نہ کرے \* مسئلہ \* جو شخص کہ مسجد میں  
 آوے اور اس مسجد میں نماز پڑھ لے تو سنت پڑھے فرض کے پہلے  
 اگر پڑھنے جماعت ہمیں پایا لیکن جب وقت تنگ ہو تو میں تنگو ترک  
 کرے اور فرض کو ادا کرے فرض کے فوت ہونے کی وجہ سے

\* محمد \* امام رکوع میں گیا تو جس شخص سے اقامہ اکیلا اور آہستہ ماننے میں اس قدر دیر لگی کہ امام نے سر اٹھالیا تو اُس نے اُس رکعت کو ہمیں پایا۔  
 فصل اکیسویں فوت نمازوں کی فضا پڑھنے کے بیان میں \*

باجوئی وقت کی نماز اور وتر میں اگر سب فوت ہو جائیں یا تھوڑی تو ترتیب فرض ہی \* خلاصہ یہ ہے کہ اگر کسی کی مانج وقت کی نماز فوت ہو تو اُس کو ترتیب کا نگاہ رکھنا ضروری ہے \* پہلے فوت نماز کی فضا پڑھے لیوے شب وقتی پڑھے \* اور اگر فوت نماز کی فضا پہلے نہ پڑھے تو وقتی نماز درست ہو دے \* اور اسی طرح اگر کسی کی ایک نماز فوت ہو گئی تو پہلی اُسکی فضا پڑھے بعد اُسکے وقتی پڑھے اور اسی طرح اگر کسی کی وتر فوت ہو دے تو اُسکی مسجد کا فرض درست ہو جتنا کہ وتر کی فضا نہ پڑھے \* اور ترتیب کے معنی سپہ ہاکام رکنا یعنی پہلے فوت نماز کی فضا پڑھے بعد اُسکے وقتی پڑھے \* اور تین چیزیں ترتیب جاتی رہتی ہیں ایک جب وقت تنگ ہو تب ترتیب ضرور ہمیں بھی خلاصہ یہ کہ اس قدر وقت تنگ ہو دے کہ اگر فضا پڑھے تو ادا نہ لے تو اُس وقت ترتیب ضرور ہمیں بھی ادا کر اس قدر وقت باقی ہو کہ وقتی نماز کے ساتھ بعض فوت نماز بھی پڑھ سکے خود شخص جس قدر کہ اُس وقت میں عموماً اس قدر فوت نماز وقتی نماز کے ساتھ ادا کرے \* جو سطر جسے کسی کی عشا اور وتر فوت ہوئی اور مسجد کا وقت باقی نہ رہا اگر اس قدر کہ اُس میں مانج رکعت عموماً دے اس ضرور ہمیں وتر کی فضا پڑھے اور فجر ادا کرے تب آفتاب نکلنے کے بعد

عشا کی قضا پڑھے، یا کسی کی ظہر اور عصر فوت ہوئی اور بغیر بکا وقت نہ باقی رہا مگر اس قدر کہ سات رکعت پڑھ سکے تو اس صورت میں پہلے بار رکعت ظہر پڑھ کے تین رکعت پڑھے \* اور دوسرے بھول جاتے سے ترتیب جاتی رہتی ہے یعنی اگر کسی کہیں کوئی نماز فوت بھی اور اس نماز کو وہ بھول گیا اور اُس نے وقت کی نماز ادا کی تب اُس کو یاد آیا کہ اُس کی ایک وقت کی نماز فوت ہوئی ہے تو وہ نماز وقتی جو پڑھ دیکھا ہی درست ہے اُس کو نہ دہرا دے اور اُس وقت نماز کی قضا پڑھے \* تیسرے جب بہت نمازیں فوت ہو دیں اور بہت نماز کے یہ مہینے کہ چھ مہینے کم نہ ہوں جب کہ یہ بھی چھ نمازیں فوت ہوئی تب ترتیب ضرور نہیں \* خواہ وہ فوت نماز پرانی ہو دے خواہ نئی ہو سکے یا در کھتے ہوئے وقت کی نماز درست ہے اور اگر بہت نماز کسی کی فوت ہو دے اور ادا کرے تو اس شخص کو ترتیب ضرور نہیں ہے مثلاً ایک شخص کی چھ نمازیں با ایک مہینے کی نمازیں فوت ہوئی تھیں اور اُس نے قضا پڑھنا شروع کیا یہاں تک دو تین وقت باقی رہیں تو وہ ترتیب جاتی رہیں تھی وہ پھر نہ آگئی اس وقت نماز کے باوجود کہتے ہوئے وقت نماز ادا کرنا درست ہے مگر جب سب نماز قضا پڑھ چکا تب اُس کو ترتیب کا دیکھو کہ نماز فرض ہونے سے مسئلہ \* ایک شخص کی چھ نمازیں فوت ہوئی تھیں اور ایک مہینے کے بعد ایک وقت دوسرا بھی فوت ہوا تو اس ایک نماز کو اُس نے چھ مہینے اور اُس ایک نماز کے باوجود کہتے ہوئے وقتی نماز ادا کرنا



مذہب سنت ہی \* مسئلہ \* ایک شخص علم کی نماندہ بن گیا تھا کہ اس کو شک ہو  
 کہ جن کے فخر پر تھی یا ہمیں اور فراغت کے بعد یقین ہوا کہ فخر  
 ہمیں پر تھی تو فخر پر تھے بعد اس کے ظہر دہرا دے \* مسئلہ \*  
 عہدہ الاسلام میں عقیدہ 'نجاح سے کھائی کہ اگر ایک شخص اپنے  
 گناہوں سے توبہ 'نصوص کرے تو معاف ہو جائے لیکن نماندہ جو اس سے  
 فوت ہوئی ہیں جن تک اس کی فضا پر تھے تب تک اس کی گردنے نہ  
 آئے مگر جس شخص نے گرفت سے تاخیر کی ہی تو امید ہی کہ توبہ  
 کرنے سے عفو ہو دے اللہ تعالیٰ کے کرم اور فضل سے \*  
 \* فصل بائیسویں سہو کے سجدہ کے بیان میں \*

نماز کے کسی واجب کو سہو سے ترک کر لینے سبب سے دو سجدہ سہو کے  
 ایک سلام کے بعد واجب ہوئے ہیں اور سجدہ سہو کی یہ ترکیب ہی  
 کہ آخری فصدہ میں تشہد کے بعد ایک طرف سلام پھرنے دو سجدہ کرے  
 تب بعد اس کے پہلے التحيات اور درود اور دعا مانورہ پڑھے نماز سے  
 فراغت کرے \* مسئلہ \* شرح وقایہ میں لکھا ہے کہ سجدہ سہو کا واجب  
 ہوتا ہے جو وقت کہ نماز کے کسی رکن کو مقدم کرے یعنی اس کے ادا ہونے کے  
 وقت سے پہلے ادا کرے جو سطر جسے رکوع قرار دے پہلے \* یا کسی رکن کے ادا  
 کرنے میں تاخیر کرے یعنی اس کے ادا کرنے میں دیر کرے جو سطر جسے  
 پہلے التحيات کے اور رکھ زیادہ پڑھ گیا اس سبب سے تیسری رکعت  
 کے قیام میں دیر ہی ہوئی یا کسی رکن کو دو مرتبہ کرے جو سطر جس سے  
 اولاد الوجود کرے سوال \* اس میں تو کوئی واجب ترک نہیں

ہوا بلکہ ایک رکن اور زیادہ ہوا سجدہ سہو کا اس میں کسوا سطرے واجب ہوا \* جواب \* شرح اور ادین گناہی کہ جو وقت کہ ایک رکن کو دو مرتبہ کیا تو اُسکے پاس جو رکن بھی اُسکے ادا کر لے میں دیرنی کیا اُس رکن کا ادا کرنا بغیر تاخیر کے واجب بھی تو اُسنے واجب ترک کیا اور نہ فرض اور واجب کو اُسکے مقام پر ادا کرنا واجب بھی جیسا کہ اوپر لکھ چکے یا کسی واجب کو تعبیر کیا یعنی اُسکو بدل دالا جس طرح آہستہ پڑھنے کے مقام پر بلند پڑھا یا بلند کے مقام پر آہستہ پڑھا یا کسی واجب کو سہو سے ترک کیا جس طرح جسے ہمارا فہم ترک کیا \* خلاصہ یہ ہے کہ واجب کے ترک کرنے سے سجدہ سہو کا واجب ہوتا ہے کوئی واجب ہو دے مثلاً کسے لے دعا، قنوت یا عیدین کی تکبیر سہو سے ترک کی تو اُسپر سجدہ سہو کا واجب ہوگا \* مسئلہ فرض کے ترک کر کے سہو سے ہو دے یا قصد سے نماز باطل ہوتی ہے اور قصد سے واجب کے ترک کرنے میں گناہ ہے اور نماز اُسکے بغیر سجدہ سہو کے درست ہو دے مگر نقصان کے ساتھ اور واجب کو سہو سے ترک کرنا نماز کے نقصان کا موجب ہے اور سجدہ سہو کا اُس نقصان کے درست کر نیلے واسطے ہوتا ہے اور سنت ترک کرنا قصد سے موجب گناہ ہے اور ثواب کو دور کرتا ہے اور اگر بھولے سنت ترک کرے تو اُسپر کچھ نہیں \* مسئلہ \* شرح و قایہ میں ہے کہ مقتدی کے سہو سے سجدہ سہو کا واجب نہ ہو دے بلکہ انا کے سہو سے سجدہ سہو کا واجب ہو دے اور اگر انا سجدہ نہ کرے تو مقتدی پر بھی نہ واجب

ہو دے یعنی مقتدی بھی نکرے \* اؤد مسبق بھی امام کے ساتھ  
 سجدہ سہو کا کرے تب بعد اُسکے اپنی نماز پوری کرے \* سنا  
 شرح وقایہ میں ہے کہ اگر کوئی شخص بہا نعدہ کو سہو کرے تو اگر وہ بیٹھ  
 کے نزدیک ہی تو بیٹھ جاوے اؤر اُسپر سہو کا سجدہ ہمیں ہی  
 اؤر اگر قیام کے نزدیک ہی تو کھڑا ہو جاوے اؤر سجدہ سہو  
 کرے اؤر اگر آخری نعدہ کو سہو کیا اؤر پانچویں رکعت کے واسطے  
 کھڑا ہوا تو جب تک کہ پانچویں رکعت کا سجدہ ہمیں کیا ہی پھر  
 پھیرے اؤد بیٹھ اؤر سجدہ سہو کا کرے اؤر پانچویں رکعت  
 کا سجدہ کیا تو اُسکا فرض نفل ہو جاوے اؤر چاہے تو ایک رکعت  
 دوسری بھی ملاوے تاکہ چھ رکعت نفل ہووے اؤر اگر نعدہ  
 آخری میں بیٹھ اؤر سہو سے کھڑا ہو جاوے تو پھر پھرے جیتاں  
 کہ پانچویں رکعت کے واسطے سجدہ ہمیں کیا ہی اؤر سلام پھیرے  
 اؤر اگر سجدہ کیا پانچویں رکعت واسطے تو اُسکا فرض تمام ہو اچھتیں  
 رکعت ملاوے تاکہ چار رکعت فرض ہووے اؤر دو رکعت نفل  
 اؤر اگر اس نفل کو چھوڑ دیوے تو قضا بھی نکرے اسواسطے کہ قصد  
 سے شروع ہمیں کیا ہی کہ اُسکا تمام کرنا فرض ہو جاوے اؤد سجدہ سہو  
 کرے واجب ترک کرے کے سبب سے اسواسطے کہ نماز  
 سے باہر آنا فرض ہی اؤر اُس میں اُسے تاخیر کی تو واجب ترک ہوا  
 اؤد یہ دو رکعت جو نفل ہوئی ہیں سو یہ نائب نہو گئی اُس دو  
 رکعت سنت ظہر کی جو فرض کے بعد ہی یعنی اُندونوں کو اُس میں

۵۰

۱۔ حساب کرے بلکہ دوسرے تحریر سے دونوں رکعت سنت برتھہ دیوے  
 \* مسئلہ \* جب امام قعدہ اخیرہ میں التحيات کے موافق بیٹھا  
 بعد اسکے سہو سے ہانچو میں رکعت کی طرف اُٹھا تو اس صورت میں  
 مقتدین یا بعد ازیں امام کی نہ کریں اس واسطے کہ جان بوجھ کے خطا کرنا  
 نہ جائے بلکہ انتظار میں بیٹھے ہوئے اگر سجدہ یکے پہلے پھر ادر سلام  
 پھیرا تو اُس کے ساتھ سلام پھیریں اور اگر ہانچو میں رکعت میں سجدہ  
 کیا تو مقتدی لوگ سلام پھیریں اور یہ مسئلہ شرح ادر ادر  
 عمدۃ الاسام میں ہی \* مسئلہ \* جس شخص پر سجدہ سہو کا ہی اُس نے اگر  
 آخر نماز میں سلام پھیرا تو اگر اُس نے اُس سلام کے بعد سجدہ سہو کا  
 کیا تو حکم دیا جاوے گا کہ وہ نماز سے باہر ہیں نکلا یہاں تک کہ اگر اُس کے  
 سلام پھیرنے کے بعد کسی نے اقتدا کیا تب اُس نے سجدہ سہو کا  
 کیا تو اُس کا اقتدا درست ہوا اور اگر اُس نے سجدہ سہو کا کیا بلکہ  
 نماز کو سلام کے بعد چھوڑ دیا تو اُس کا اقتدا درست نہوا کیونکہ وہ نماز سے  
 باہر نکلا اور اسے طرح اگر وہ سلام کے بعد قہقہہ مار کے ہنسنا تب  
 اُس نے سجدہ سہو کا کیا تو حکم دیا جاوے گا کہ اُس کا وضو تو تہ گیا اس واسطے  
 کہ نماز کے بیچ میں قہقہہ ہانکا گیا اور اگر سجدہ سہو کا نہ کیا بلکہ سلام کے بعد  
 نماز چھوڑ دیا تو اُس کا وضو ہمیں تو تہ کیونکہ وہ نماز کے باہر ہنسنا اور  
 اسے طرح اگر سلام پھیرا اور سلام کے بعد اُس نے نیت مقیم ہو نیکی کیا  
 تو اگر اُس نے سجدہ سہو کا کیا تو اُس کا فرض چار رکعت ہو جاوے گا اس واسطے  
 کہ اُس نے مقیم ہو نیکی نیت نماز کے بیچ میں کیا اور اگر اُس نے

شیخہ سہو کا نہ کیا بلکہ سلام کے بعد نماز ہی چھوڑ دیا تو اُس کا فرض بار  
 نہ کھتا نہ ہوگا اس واسطے کہ اُس نے مقیم ہو نیکی نیت نماز کے بار  
 کیا اور یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے \* مسئلہ \* اگر کئی بار سہو ہو دے  
 تو وہی سجدہ کفایت ہے اور اگر سہو کیا اور سجدہ سہو کا ادا کیا  
 اور دوسری بار پھر سہو کیا تو سجدہ سہو کا پھر کرے دوسری بار  
 یہ مسئلہ عہدہ الاعمام میں سراجی سے لکھا ہے \* مسئلہ \* جس شخص نے  
 نماز میں شک کیا اور وہ ہمیں جانتا ہے کہ ہم نے کتنی رکعت پڑھا تو اگر  
 شک کرنا اُسکی حادثہ میں ہی اُسکو پہلے مرتبہ شک ہوا ہے تو  
 نماز کو پھر پہلے سے شروع کرے اور اگر اُسکو بہت شک ہوا کو تا ہے  
 تو دل میں تھراوے جو کچھ کہ اُسکے دل میں تھہرے اُسپر عمل کرے  
 اس واسطے کہ جب بہت شک ہو تب بار بار شروع کر لے میں صرح ہے  
 اور اگر اُسکے دل میں کچھ نہ تھہرے تو کم کو اختیار کرے یعنی اگر  
 اُسکو شک ہو کہ ٹھہر کسی تین رکعت پڑھا ہے یا چار رکعت اور  
 اُسکا دل کسی پر کو اہی ہمیں دیتا تو تین ہی رکعت کو اختیار کرے  
 اور ایک رکعت دوسری پڑھے تاکہ بار رکعت سے شبہ ہو دے  
 مگر اُس تین رکعت کے بعد بیٹھ لیوے تب جو تھی رکعت پڑھے  
 اس واسطے کہ اگر وہ جو تھی رکعت رہی ہو دے تو آخری بعدہ جو فرض ہے  
 وہ نہ ترک ہو دے یہ مسئلہ شرح وقایہ میں ہے \*

\* فصل تیسویں چار کی نماز کے بیان میں \*

جو بیمار کہ کھڑا نہ ہو سکے مرض کے سبب سے خواہ وہ مرض پہلے سے

راہو دے خواہ اُسی نماز میں ہوا ہو دے تو نماز پڑھے بیٹھ کر رکوع اور سجدہ کے ساتھ اور اگر رکوع سجدہ بھی نہ کر سکے تو بیٹھ کر سر کے اشارے سے نماز پڑھے اور سجدہ کا اشارہ رکوع کے اشارے سے زیادہ نیچا کرے اور کوئی چیز سجدے کے واسطے اُنہی نہی جادے اُسکے آگے یعنی تاکہ دیکھ کر سجدہ کے واسطے اور اگر بیٹھ کر بھی نہ سکے تو بیٹھ کر اُپر لیٹے یعنی چپ لیٹے اور دونوں ہاتھوں کو قدام کی طرف کرے یا چپا ہو کر لیٹے یعنی کر دہ لیٹے اور اپنا منہ قیل کی طرف کرے مگر بیٹھ کر لیٹنا افضل بھی اور سر کے اشارے سے پڑھے اور اگر اشارہ بھی نہ کر سکے تو نماز کی تاخیر کرے اور آنکھ اور بھون اور دلی سے اشارہ کرے اور اگر رکوع و سجدہ نہ کر سکے اور قیام کر سکے تو بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھے اور بیٹھ کر اشارہ کرنا کھڑے ہو کر اشارہ کرنا سے افضل بھی اس واسطے کہ بیٹھ کر سجدہ سے بہت نزدیک ہی اور سجدے ہی سے مطالبہ ہی اس واسطے کہ سجدہ میں نہایت تعظیم ہی اور اگر کوئی بیمار یا عجز کے درمیان میں صحت یا دے تو اگر اشارے سے پڑھتا تھا تو نماز کو پھر سے شروع کرے اور اگر بیٹھ کر رکوع اور سجدے سے پڑھتا تھا تو نماز صحیح ہی اور باقی نماز کھڑا ہو کر تمام کرے یہ سب مسئلہ شریعت و قایہ سے گھائی \* مسئلہ \* شرح وقایہ میں ہے کہ اگر کوئی شخص دیوانہ ہو آیا اُس پر بیہوشی ہوئی ایک رات دن تو جو نماز کہ اُسکی غفلت ہوئی بھی اُسکی قضا پڑھے اور اگر ایک رات دن سے وہ بیہوشی یا دیوانگی ایک ساعت بھی

زیادہ گزاری تو جو نماز کہ فوت ہوئی اُسکی فضانہ پڑھے \*

\* فصل جو بیسویں کشتی میں نماز پڑھنے کے بیان میں \*

شرح وقایہ میں لکھا ہے کہ ہستی کشتی میں بغیر خدا بیستہ کے نماز پڑھے تو درست ہے اور اگر کناوے پر بندھی ہو تو بیستہ کے درست نہیں ہے مگر کوئی خدا ہو دے تو درست ہے \* سنا \* عالم گیر میں ہے کہ اگر کشتی کناوے پر بندھی ہو زمین پر تکی ہوئی تو اُس میں کھڑے ہو کے نماز پڑھے تو درست ہے اور اگر تکی نہ ہو اور اُس سے باہر نکل سکتا ہے تو اُس میں نماز ہی درست نہیں اور یہی مضمون اور بھی بعض کتابوں میں ہے مگر فتویٰ یہ ہے کہ درست ہے کیونکہ ہدایہ میں ہے کہ بندھی کشتی میں کناویکے ہے اور یہی صحیح ہے \* سنا \* عالم گیر میں ہے کہ مستحب ہے کہ فرض نماز کیو سطے اگر سکے تو کشتی سے باہر نکلے اور ہدایہ میں بھی ہے کہ اگر سکے تو باہر نکلنا افضل ہے کیونکہ

اِس میں اُسکے دل کو خوب تسلی ہوتی ہے \* سنا \* محیط میں لکھا ہے کہ نماز کیو لائق ہے کہ کشتی میں قیلے کیطرف منہ کرے جس جہط طرح کہ کشتی پھرے وہ اپنے منہ کو بھی یعنی سارے بدن کو قیلے کی طرف پھیرے نماز کا شروع ہو دے خواہ نماز کا درمیان قیلے کی طرف متوجہ ہونے میں سب برابر ہی اسواسطے کہ قیلے کی طرف منہ کرنا قدر تک وقت فرض ہے اور وہ قدرت رکھتا ہے تو پھر قیلے کی طرف منہ کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے \* وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ \* اور جس جگہ کہ رہو تم سب جب چاہو کہ نماز ادا

مگر وہ بھیرو تم سب اپنے منہوں کو کہہ دے کہ یہ کی طرف \* نجات چارہ ہائے ۲  
 سوار کے کہ وہ قیلے کی طرف منہ کرے عا جرحیہ اس واسطے کہ  
 اگر وہ قبلہ طرف منہ کرے جس جہ مطرح چارہ ہائے چلے تو پھر چارہ موقوف  
 ہو دے یعنی اُس کو پورب جانا بھی اور وہ قیلے کی طرف منہ کرے تو  
 ٹانس بین اُسکا مطلب نہ ہو گا کیونکہ بغیر چارہ ہائے کے پھیرے ہوئے  
 منہ قیلے کی طرف نہ ہو سکیگا اور اُصمیں اُسکا حرج ہی تو اس واسطے  
 اُسپر معذور کا حکم دیا گیا قیلے کی طرف متوجہ ہونے بین \* اور اگر چارہ  
 ہائے کا سوار قیلے کی طرف جاتا ہو دے تب اگر قیلے سے منہ پھیرے تو  
 اُسکی نماز درست نہیں ہی اور یہ مسئلہ محیط کہ جو بیسویں فصل بین بھی  
 \* مسئلہ \* فرض اور واجب نمازین اور جنازہ کی نماز اور زمین پر جو  
 تلاوت کیا بھی اس تلاوت کا سجدہ بغیر حذر کے چارہ ہائے پر مثلاً اُؤنت  
 گھوڑے وغیرہ کے درست نہیں اور حذر یہ ہی کہ چارہ ہائے سے اُترنے  
 بین اپنی جان اور کپڑے یا چارہ ہائے پر چور یا درندے جا فور یا دشمن  
 کا خوف ہو یا چارہ ہائے یا شریرو کہ اگر اُس سے اُترے تو بغیر دوسری کی  
 مدد کے چرہ نہ سکے یا برآبد تھا ہو جو چرہ نہ سکے اور ایسا آدمی  
 نہ پاتا ہو اُس کو سوار کر دے یا چہلے گی پھر بین ہو زمین پر خشک  
 جگہ نہ پاتا ہو اور یہ گی پھر کب حذر ہی جب ایسا گی پھر ہو کہ اُس بین  
 اُسکا منہ پھلپ چارے اور اگر ایسا نہیں ہی لیکن زمین خوب بھیگی ہی  
 تو اُسی پر نماز پڑھے \* مسئلہ \* اور گارتی پر نماز کا یہ مسئلہ ہی  
 کہ اگر گارتی کا کنارہ چارہ ہائے پر ہو یعنی وہ گارتی چارہ ہائے پر ملتی



دو مجلس ہو یا تین تو یہ ہر چار سے پہلے اور اُس کا حکم لکھ چکے اور اگر  
 نماز نہ ہو یعنی اُس کی بیضا زمین پر لگی ہو تو وہ بجائے تخت اور کھجور  
 کے بھی یعنی اسپر نماز دست ہی اسپر حصے اگر محمل کے نیچے یعنی کچائے  
 شدہ من شمر ہی تخت اور ان کے نیچے لگائی گا دینا اسطرح کہ اُس  
 محمل کا آگاہ نہیں ہو رہا چار بجائے پر زمین تو وہ بجائے زمین کے بھی  
 یعنی اسپر نماز دست ہی بہ دو نون منہ عالم گیر ہی سے لکھا ہے \*

\* فصل بیسیویں مسجد تلاوت کے بیان میں \*

مسجد تلاوت کا ایک مسجد ہی دو تکیہ کے بیچ میں یعنی اندر اکبر  
 کہنا مسجد سے میں جاوے اور اندر اکبر کہنا سر اُٹھاوے اور نماز کی  
 مشروط اس مسجد کے واسطے بھی میں اس میں بدن چھانا اور قیلے کی  
 طرف منہ کرنا اور فہرات سب داخل ہی اور اس مسجد سے میں  
 ہاتھ اُٹھانا اور تشہد اور سلام نہیں ہی اور اس مسجد سے میں بھی  
 سیدھا ربی الاعلیٰ تین مرتبہ کہے \* اور جو شخص کہ مسجد سے کسی  
 چودہ آیتوں میں سے کوئی آیت پڑھے اسپر مسجد تلاوت کا واجب ہو تا ہی  
 اور مسجد سے کسی آیت سورہ اعراف اور سورہ رعد اور سورہ نحل اور  
 سورہ بنی اسرائیل اور سورہ مریم کے آخری میں ہی اور سورہ صج  
 میں دو آیت مسجد سے کسی ہی اُس میں سے پہلی آیت مسجد تلاوت کی ہی  
 اور دوسری آیت میں جو ارکعوا اسجدوا کا لفظ ہی اُس میں  
 مسجد نہیں ہی بلکہ اُس میں نماز کے واسطے رکوع اور مسجد کر کے کا  
 حکم ہی اور سورہ لہر قال میں اور سورہ نمل اور سورہ الم تنزیل اور

سورہ ص اور سورہ حم سجدہ اور سورہ والنجہ اور سورہ اذالساہ  
 انشقت اور سورہ افراہین ہی یا جو شخص کہ سجدہ یکی کوئی آیت سنے  
 اگرچہ اُس نے سننے کا قصد نہ کیا ہو اُس پر بھی سجدہ تلاوت کا واجب  
 ہوتا ہے \* مسئلہ \* امام نے آیت سجدہ یکی پڑھا تو مقتدی بھی اُس کے  
 ساتھ سجدہ نہ کرے اگرچہ نہ سنا ہو دے اور اگر مقتدی نے پڑھا  
 تو سجدہ نہ کرے نہ تو نماز میں اور نہ نماز کے بعد اور جو شخص کہ نماز  
 کے باہر ہو اور سنے تو وہ سجدہ کرے \* مسئلہ \* ایک نمازی نے  
 اُس شخص سے آیت سجدہ یکی سنا کہ جو اُس کے ساتھ نماز میں ہمیں ہی  
 تو سجدہ کرے نماز کے بعد اور اگر نماز ہی میں سجدہ کیا تو سجدہ دہرا دے  
 نماز کو نہ دہرا دے \* مسئلہ \* ایک شخص نے آیت سجدہ کے کسی  
 سنا امام سے اور اُس کے ساتھ نماز میں نہ داخل ہوا یا دوسری رکعت میں  
 داخل ہوا یعنی جس رکعت میں سنا تھا اُس میں ہمیں دوسری  
 رکعت میں داخل ہوا تو سجدہ کرے مگر نماز میں ہمیں اور اگر اُسی  
 رکعت میں داخل ہوا تو اگر امام کے سجدہ کرنے کے پہلے داخل  
 ہوا تو امام کے ساتھ سجدہ کرے اور اگر اُسی رکعت کو امام کے  
 سجدہ کرنے کے بعد پایا تو سجدہ نہ کرے اور وہ سجدہ تلاوت کا جدا  
 مقام نماز میں ہی اُس کو نماز کے باہر نہ فضا کرے \* مسئلہ \* ایک شخص نے  
 آیت سجدہ یکی پڑھا تب بعد اُس کے نماز شروع کیا اور پھر دہرایا  
 سجدہ یکی آیت کو تو اُس غور میں ایکنی سجدہ کفایت کرتا ہے  
 اور اگر آیت سجدہ یکی پڑھا اور سجدہ کیا تب نماز شروع کیا اور پھر

سجدہ کی آیت پڑھایا تو دوسرا سجدہ کرے \* مسئلہ \* اور اگر ایک آیت  
 سجدہ کی ایک ہی مجلس میں بار بار پڑھے تو ایک سجدہ کفایت ہی  
 اور اگر کئی آیت پڑھے ایک مجلس میں یا ایک آیت پڑھے کئی مجلس میں  
 تو ایک سجدہ کفایت نہیں ہی مثلاً دو آیت ایک مجلس میں پڑھا  
 یا ایک ہی آیت دو مجلس میں پڑھا تو اس صورت میں ایک ہی سجدہ  
 کفایت ہوگا بلکہ دو سجدہ کریگا اور مجلس کے بدلنے کا یہ ہر ہی کہ مثلاً  
 ایک جولا دو کھوتی گارتے ہی اور تانا تانتا ہی تو اس کھوتی  
 سے اس کھوتی تک جائے میں مجلس بدلتی ہی تو ایک شخص  
 آیت سجدہ کی پڑھے اور وہ اس کھوتی کے پاس سے اور پھر اس کھوتی  
 تک جاوے اور پھر آوے اور وہ شخص پھر وہی آیت پڑھے تو  
 اس صورت میں سے والے پر دو سجدہ واجب ہوگا کیونکہ مجلس بدلتی اور  
 پڑھنے والے پر ایک ہی کیونکہ وہ ایک ہی مجلس میں بیٹھا رہا یا ایک  
 شاخ برسے دوسری شاخ پر جاوے تب مجلس بدلتی ہی اور اگر پڑھنے والا  
 مجلس بدلے اور سننے والا ایک ہی جگہ پر بیٹھا رہے تو پڑھنے والے  
 پر دو سجدہ ہوگا اور سننے والے پر ایک ہی \* جانو تم سب کہ اس  
 مقام میں مجلس بدلتی ہی دوسرے کام شروع کر لے میں اور  
 ایک مکان سے دوسرے مکان پر جائے میں مگر سجدہ اور گھر کا  
 گوشہ ایک ہی مکان کے حکم میں ہی اس دلیل سے کہ اگر سجدہ کے  
 گوشے میں اقتدا کرے تو اسکا اقتدا درست ہی اور وہ ایک ہی مکان میں  
 داخل ہی اور ایک درخت کی ہر شاخیں ہرے ہرے مکان ہیں

\* مسئلہ \* اور مکروہ ہی کہ سجدہ کی آیت کو ترک کرے اور باقی سورہ پڑھے اس واسطے کہ اس سے انکار کا شبہ معلوم ہوتا ہے اور سجدہ کی آیت پڑھنا اور باقی سورہ ترک کرنا مکروہ نہیں ہے اور مستحب ہے کہ ایک آیت یاد و آیت سجدہ کی آیت کے پہلے ملا یوں یعنی فقط اکیسہ سجدے ہی کی آیت نہ پڑھے اس واسطے کہ کوئی شبہ نہ کرے کہ اس آیت کو دوسری آیتوں سے افضل جانتا ہے اور بہتر ہی اُسکا آہستہ پڑھنا اس واسطے کہ اکثر سننے والے لوگ بے وضو ہوتے ہیں یہ سب مضمون شرح وقایہ کا ہے \* مسئلہ \* تیسرے الاحکام میں فتاویٰ سے عجت سے لکھا ہے کہ اگر اسی وقت سجدہ میں سر نہ دے تو مستحب ہے کہ سَمِعْنَا وَاطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ کہے بعد اسکے جب قادر ہو دے تب سجدہ بجالاوے \* مسئلہ \* ابراہیم شاہی میں لکھا ہے کہ سجدہ تلاوت میں یہ مستحب ہے کہ جب جاہ کہ ادا کرے تب کھڑا ہو دے بعد اسکے سجدہ کرے پھر سر اُٹھا دے سجدہ سے اور پھر کھڑا ہو دے بعد اسکے بیٹھے \*

\* فصل چھ بیسویں مسافر کی نماز کے بیان میں \*

\* مسئلہ \* مسافر وہ شخص ہے کہ جس نے تین رات دن کے چلنے کا قصد کیا میان حال سے اور جہاں چلے شہر کی ہستی سے اور میان حال جنگل میں اُذیت اور پیادگی معتبر ہے اور دریا میں ہوا کا موازن ہو معتبر ہے اور بہار میں جو کچھ کہ بہار کے لائق ہو دے وہی معتبر ہے اور مسافر کے واسطے اگر چہ اپنے سفر میں گناہ کرے یا لا ہو دے چہ تک کہ

اپنے شہر میں داخل ہووے یا آدھے مہینے رہنے کی نیت کرے  
 کسی شہر میں یا گائون میں تب تک اُس کے واسطے ہمیشہ رخصت ہی  
 یعنی اجازت ہی کہ ہمارے رکعت والی نماز کو قصر کرے اور قصر کے معنی کم  
 کرنا یعنی چار کی دو کرے پھر اگر نیت کیا مسافر نے آدھے مہینے سے کم  
 رہنے کی یا نیت کیا اقامت کی مدتی یعنی آدھے مہینے رہنے کی تو جگہ میں یا کسی  
 شہر میں داخل ہوا اگر اس نے اُرادے پر کوئی خاصے کل خاصے یا پرسوں  
 اور اس میں اُسکو دیر ہو گئی تو اُن صورتوں میں قصر کرے اور اسی  
 طرح سے ایک لشکر بھی کہ وہ دار الحرب میں داخل ہوا یا دار الحرب کے  
 قلعہ کو گھیر لیا یا اہل بغی کئی دارالاسلام میں شہر کے باہر گھیر لیا  
 تو ان سب صورتوں میں اگرچہ وہ سب اقامت کی مدتی نیت کرینگے  
 پر مقیم خودینگے نماز کو قصر کریں گے اس واسطے کہ وہ سب مقیم نہیں ہوتے  
 ہیں اقامت کی نیت کر لینے سے گھر بنجائے لوگ اپنے خیموں میں رہ کر  
 آدھے مہینے کی اقامت کی نیت کریں گے تو وہ مقیم ہو جائیں گے اس واسطے  
 کہ اُنکی اقامت کی نیت شہر کے باہر درست ہی یہ مضمون شرح وقایہ  
 کا ہی \* ف \* اقامت کے معنی رہنا اور مقیم کے معنی رہنے والا  
 اور فقہ کے علم میں اُس سے مراد ہی کہ جو شخص کہ آدھے مہینے یعنی  
 ہندہ روز رہنے کی ایک شہر یا گائون میں نیت کرے یعنی ارادہ کرے  
 کہ میں یہاں ہندہ روز رہوں گا تب وہ شخص مقیم ہو جائے \* مسئلہ \*  
 مسافر کے حق میں چار گانی نماز فی الفور ابادانی کے چھوڑتے ہی دو گانی  
 ہو جاتی ہے اور رمضان مبارک کا روزہ افطار کر لینے کی رخصت

ہو جاتی ہے اور اگر چاہے روزہ رکھے تو افضل ہے یہ مضمون غمرۃ الاسلام  
 اور تیسیر الاحکام کا ہے \* مسئلہ \* سفر جسطرح سے حج ہے اور  
 گناہ کا سفر جسطرح سے روزہ رکھنا ہے یعنی مسافر دونوں سے ہو گا  
 \* مسئلہ \* اور مسافرت اور اقامت کی نیت کر کے مین مردار معتبر  
 ہے تا بعد از مین جسطرح سے عورت یا حلام یا سبھی انا کو نکاح مین  
 مالک کی نیت معتبر ہے مگر جب اصلی و طہ مین آدینکے تب بغیر مالک  
 کی نیت کے مقیم ہو جائے گی یہ دونوں مسئلے تیسیر الاحکام سے لکھا ہے  
 \* مسئلہ \* پھر اگر مسافر نے چاروں رکعت پوری پڑھا اور پہلا قعدہ  
 مین بیٹھا تو اسکا فرض تمام ہو اگر گناہ گار ہو اسلام کی تاخیر کر نیکے سبب  
 سے اور اللہ تعالیٰ کا صدقہ قبول نہ کر نیکے شبہ سے اور دو رکعت  
 جو آئینے زیادہ پڑھا سو نفل ہوئی اور اگر بیچ مین نہ بیٹھا اسکا فرض باطل  
 ہو پہلا قعدہ ترک کر نیکے سبب سے کیونکہ مسافر کے واسطے وہ آخری  
 قعدہ ہے اور آخری قعدہ فرض ہے اور فرض کے ترک سے نماز باطل  
 ہوتی ہے یہ شرح وقایہ مین ہے \* مسئلہ \* ایک مسافر ہے کہ اسکی  
 اقامت مقیم نے کہ نماز کے وقت مین تو مسافر چار رکعت ادا کرے  
 اور وقت کے بعد مقیم مسافر کی اقامت نہ کرے اس واسطے کہ وقت مین  
 مسافر کا فرض بھی امام کی تا بعد از ہی کے سبب سے مسافر پر چار ہو جاتا  
 ہے اور وقت کے بعد مسافر کا فرض ہر گز مین بدلتا ہے یہ شرح وقایہ  
 مین ہے یعنی اگر مسافر کی ظہر اور مقیم کی ظہر فوت ہوئی تو مقیم کی  
 اقامت مسافر نہ کرے اس واسطے کہ اس نماز کے وقت مسافر پر

دو ہی رکعت فرض تھی پھر اگر فوت ہوئی تب بھی دو ہی رکعت ادا کرنے \* مسئلہ \* کنز میں لکھا ہے کہ مقیم کو مسافر کا اقتدا کرنا وقت میں اور وقت کے بعد جائز ہو دے اگر دونوں کا فرض ایک ہی ہو دے مثلاً فجر یا مغرب دونوں کی فوت ہو دے تو اس صومعت میں اقتدا درست ہو دے \* مسئلہ \* ادا اگر مسافر امام ہو دے اور مقیم مقتدی تو مسافر قصر کرے اور مقیم پوری پڑھے اور مستحب بھی کہ مسافر کہے دیوے \* اَتِمُّوا صَلَاتُكُمْ فَإِنِّي مَسَافِرٌ \* یعنی تم لوگ اپنی نماز پوری پڑھ لو اور میں تو مسافر ہوں \* مسئلہ \* ایک شخص نے اپنے وطن اصلی کو چھوڑ کے دوسری جگہ وطن اصلی بنایا تو پہلا وطن اصلی باطل ہو گا دونوں وطن کے درمیان میں مدت سفر کی ہو دے خواہ نہ ہو دے یہاں تک کہ اگر وہ اُس پہلے وطن اصلی میں داخل ہوا تو بغیر اقامت کی نیت کئے مقیم نہ ہو گا مگر وطن اصلی سفر کر کے سے بھیج باطل ہوتا یہاں تک کہ اگر مسافر وطن اصلی میں داخل ہوا تو فی الفور داخل ہو گئے ہی مقیم ہو جاوے گا لیکن وطن اقامت کا یعنی جس مقام میں بند رہ رہ رہتے کی نیت کیا ہے وہ باطل ہوتا ہے دوسری جگہ کے وطن اقامت سے مثلاً ایک شخص کا وطن اقامت کسی جگہ پر تھا پھر اس نے دوسری جگہ وطن اقامت کا کیا اگر پُر آند دونوں کے درمیان میں مدت سفر کی نہیں ہے تو اس صومعت میں پہلی جگہ وطن اقامت کی نہ مافی رہے گئی یہاں تک کہ اگر وطن اقامت میں پھر داخل ہوا تو بغیر نیت اقامت کے مقیم نہ ہو گا اور اس پر طرہ سے

اگر وطن اقامت سے اپنے وطن اصلی کی طرف جاوے تو وطن اقامت کا باقی نہ رہیگا \* مسئلہ \* اور سفر اور حضر دونوں فوت نمازون کو ہمیں بدلتے ہیں یعنی جو وقت کہ سفر کی فوت نمازون کو حضر میں قضا کرے تو قصر کرے اور اگر حضر کی فوت نمازون کو سفر میں قضا کرے تو قصر نکرے اور حضر کہتے ہیں مقیم کے مکان کو یعنی سفر کے اُلتے حضر ہی یہ دونوں مسئلہ شرح و قلیہ سے لکھا ہی \*

\* فصل ستائیسویں جمعہ کی نماز کے بیان میں \*  
جمعہ کے فرض ہونے کے واسطے نو شرطیں ہیں جس شخص میں وہ نو شرطیں موجود ہو دین اُس شخص پر جمعہ فرض ہووے \* پہلی شرط یہ ہے کہ شہر میں مقیم ہووے مسافر پر جمعہ واجب نہیں \* اور دوسری شرط یہ ہے کہ تندرست ہووے بیمار پر جمعہ واجب نہیں \* اور تیسری شرط یہ ہے کہ آزاد ہووے غلام پر جمعہ واجب نہیں \* اور چوتھی شرط یہ ہے کہ مرد ہووے عورت پر جمعہ واجب نہیں \* اور پانچویں شرط یہ ہے کہ بالغ ہووے لڑکوں پر جمعہ واجب نہیں \* چھٹی شرط یہ ہے کہ عاقل ہووے دیوانے اور لڑکے پر جمعہ واجب نہیں ساتویں شرط یہ ہے کہ اسلام ہووے اور یہ ظاہر ہی \* اور آٹھویں شرط یہ ہے کہ آنکھ سلامت ہوے اندھے پر جمعہ واجب نہیں اور نویں شرط یہ ہے کہ ہاتھ سلامت ہووے لنگرے پر جمعہ واجب نہیں \* اور اگر وہ شخص جس پر جمعہ واجب نہیں ہی حاضر ہو اور جمعہ ادا کر لے تو درست ہی اور ظہر کا فرض اُسکا ادا ہو جادے



اگرچہ اُسپر جمعہ واجب نہ تھا یہ مضمون شرح وقایہ گاہی \* اور جمعہ کے ادا ہونیکے واسطے چھ شرطیں ہیں \* پہلی شرط یہ ہے کہ شہر ہودے خواہ شہر کا کنارہ اور شہر کی تفسیر میں اختلاف نہ ہو بعضوں کے نزدیک شہر وہ جگہ ہے کہ جس جگہ میں امیر اور قاضی ہو کہ شرح کا حکم پہنچا دے اور حد و نکو قائم کرے یعنی اُسکو حد دیکے قائم کرینکی قدرت ہو اور بعضوں کے نزدیک شہر وہ جگہ ہے کہ جس وقت کہ وہاں کے لوگ جمع ہو دیں تو وہاں کی برتری مسجد میں نہ سما دیں اور شرح وقایہ میں اسی قول پر فتاویٰ بھی خلاصہ یہ کہ جو مقام ایسا ہے کہ اگر وہاں کے لوگ سب جمع ہو دیں تو وہاں کی جو سب سے برتری مسجد ہو دے اُچھیں نہ سما دیں تو وہ مقام شہر ہے اور شہر کے کنارے کئی یہ تفسیر بھی کہ جو مقام شہر کے متصل ہو دے اور شہر کے فائدے کے واسطے مقرر ہو دے مثلاً گھوڑا دو آگے کے واسطے یا لشکر اُترنے کے واسطے یا تیر اندازی کے واسطے یا مردہ دفن کرینکے واسطے یا جنازہ پڑھنے کیواسطے یا سیطرچ دو سریکاموں کے واسطے مقرر ہو دے تو وہ مقام شہر کا کنارہ ہے \* اور جمعہ پڑھنا حج کے موسم میں رہنا میں خلیفہ کیواسطے اور امیر حجاج کیواسطے درست ہے اور امیر موسوم کیواسطے اور عرفات میں درست نہیں ہے \* اور دوسری شرط یہ ہے کہ بادشاہ ہو دے یا اُسکا نائب \* فائدہ \* جس طرح سے خطیب ہے اور یہ عمرہ الاسلام میں لکھا ہے اور نائب کے معنی محیط میں لکھا ہے کہ امیر ہو دے یا قاضی اور دونوں ایک ہی بات ہے کہ نہ

امیر اور قاضی اور خطیب ایک ہی مسئلہ \* شرح اور دین  
 لکھا ہی کہ مناسب نہیں ہی کہ جمعہ بین خطیب کے سوا کوئی دوسرا امام  
 ہووے \* مسئلہ \* قنادا سے حالہ گبریمین لکھا ہی کہ جس شہر بین مادشاہ  
 کلہر ہووے تو دین مسلمانوں کو جمعہ پڑھنا دوسب ہی جس شخص کو  
 مسلمان لوگ قاضی تھہرا دیئے وہ قاضی تھہریگا اور مسلمانوں پر واجب  
 ہی کہ ایک مسلمان شخص کو اپنا سردار مندر کریں \* اور  
 تیسری شرط یہ ہی کہ ظہر کا وقت ہووے یہاں تک کہ اگر جمعہ  
 کی نماز کے درمیان بین ظہر کا وقت جاتا رہے تو جمعہ باطل ہووے  
 اور جو تھی شرط یہ ہی کہ نماز کے پہلے خطبہ ہووے \* مسئلہ \* جمعہ بین  
 دو خطبے سنت ہیں آند دون خطبوں بین اللہ تعالیٰ کی صفت اور  
 مومنوں کے واسطے دعا اور نصیحت اور پیغمبر ﷺ پر درود ہووے  
 اور کوئی آیت قرآنی پڑھئے اور آند دون خطبوں کے درمیان بین تھہرا  
 سایدیتھے اور بیتھنے کا یہ اندازہ ہی کہ تمام عضو بین آرام آحادے  
 یعنی بدن سستالیوے اور پہلے خطبے کو جہرے پڑھئے اور دوسرے  
 کو بھی جہرے پڑھئے مگر پہلے سے کم اور جارتیکے دونہیں خطبہ دراز  
 پڑھنا کردہ ہی اور کھڑے ہو کے طہارتکے ساتھ خطبہ پڑھئے اور  
 اگر بیتھ کے بغیر طہارتکے کسی نے خطبہ پڑھا تو درست ہو اگر کردہ  
 ہی یہ سب مسئلہ شرح اور اسے لکھا ہی \* ہانچوین شرط یہ ہی کہ جماعت  
 ہووے اور جماعت کا بعد یہ کہ امام کے سوا تین مرد ہوین اور اگر امام کے سجدہ  
 کرینکے پہلے مقتدی چلے ہادین تو اس صورت بین امام ظہر شروع کرے اور

اگر مقتدیین چلے جاویں اور تین مرد درہ جاویں یا امام کے سجدہ کرنے کے بعد چلے جاویں تو ان صود تو نہیں امام جمعہ کو تمام کرے یہ شرح وقایہ میں ہے \* چھتین شرط یہ ہے کہ اذن عام ہووے یعنی تمام لوگوں کو حکم مسجد میں جانے کا ہووے اور جو شخص وہاں جاوے وہ جانے پادے یہاں تک کہ اگر ایک جماعت مسجد میں جمع ہوویں اور دروازہ مسجد کا بند کریں اور جمعہ ادا کریں تو اس صورت میں جمعہ درست نہوے اور اسی طرح ہے اگر بادشاہ اپنے لشکر کے ساتھ اپنے گھر میں جمعہ پڑھنے کا ارادہ کرے تو اگر اپنے گھر کا دروازہ کھلا رکھے اور آدمیوں کے واسطے اذن عام دیوے یعنی حکم دیوے کہ جو چاہے سوچلا آوے تو اُسکی نماز درست ہووے عوام لوگ حاضر ہوویں خواہ ہمیں اور اگر دروازہ بند کرے یا دربانوں کو بیتھال دیوے دروازوں پر تاکہ لوگوں کو اندر آنے سے منع کریں تو اس صورت میں جمعہ درست نہوے یہ مضمون محیط کا ہے \* ملاحظہ \* جس مقام کے شہر ہوئے میں شک ہووے اور وہاں کے لوگ جمعہ ادا کریں جمعہ کی سب شرطوں کے ساتھ تو مناسب ہے کہ وہ انکے لوگ جمعہ کے بعد چار رکعت ظہر کی نیت سے احتیاط کے واسطے پڑھ لیں اس واسطے کہ اگر جمعہ ادا نہوے تو ظہر پڑھنے سے اسوقت کا فرض اس سے بے شبہ ادا ہو جاوے یہ مضمون محیط کا ہے \* اور کنز العباد میں فتاویٰ واقعات سے لکھا ہے کہ قاضی بدیع الدین رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ چار رکعت جمعہ کے بعد ظہر

کئی نیت سے ہمارے ملک میں برتھی جاتی ہیں چارون رکعت میں فاتحہ کے بعد دوسری سورہ بھی برتھی اس واسطے کہ اگر وہ چارون رکعت جو فرض ہو جاوے گی تو سورہ برتھنا کچھ ضرر نہ کرے گا \* اور اگر جمعہ کی نماز صحیح ہوگی اور یہ چار رکعت سنت ہو جاوے گی تو سنت میں سورہ برتھنا واجب ہے \* مسئلہ \* شرح وقایہ میں لکھا ہے کہ جو شخص جمعہ کے سوائے سب نمازون میں امامت کے لایق ہے وہ جمعہ میں بھی امامت کے لایق ہے \* فتاویٰ محیط میں لکھا ہے کہ مسافر لو کہ جب کہ جمعہ کے روز شہر میں حاضر ہو بن تو اکیلے اکیلے نماز پھر کی برتھ لیوین اور اسی طرح سے شہر کے لوگ جبکہ انکا جمعہ فوت ہووے اور قیدی اور بیمار اکیلے اکیلے ظہر برتھ لیوین کیونکہ انکے واسطے جماعت کر وہ ہے \* مسئلہ \* اور معذور اور قیدی کی ظہر جماعت کے ساتھ جمعہ کے روز شہر میں کر وہ ہے جب معذور کا حکم بیان کیا تب پھر معذور کی ظہر بلاشبہ کر وہ ہوئی یہ شرح وقایہ کے مضمون کا خلاصہ ہے \* مسئلہ \* اور کوئین کے لوگ اور جنگی لوگ جن پر جمعہ واجب نہیں ہے وہ جمعہ کے روز ظہر جماعت کے ساتھ برتھیں اذان اور اقامت کہہ کر یہ مضمون شرح اوراد کا ہے \* مسئلہ \* جس شخص کو عذر نہیں ہے اس شخص کو جمعہ کی نماز کے پہلے شہر میں ظہر برتھنا کر وہ ہے \* اور پھر ظہر برتھ کے جمعہ کی نماز کے واسطے دور نماز جو وقت کہ امام جمعہ کی نماز میں مشغول ہووے ظہر کو باطل کرتا ہے جمعہ کی نماز باوجود کے یا نہیں یعنی ظہر برتھ لیوے پہلے جو برتھا تھا وہ باطل ہوئی

اور جو شخص کہ جمعہ کی نماز میں تشہد میں یا سہو کے مسجد سے میں ملے تو وہ شخص جمعہ کی نماز پوری کرے غلہ نہ پڑھے اُس نے جمعہ پایا یہ مضمون شرح وقایہ گاہی \* مسئلہ \* شرح وقایہ میں ہے کہ جب پہلے اذان ہووے تب سب کوئی خریدنا بیچنا چھوڑ دیں اور جمعہ کی نماز کے واسطے دو راتیں اور شرح اور اذان گاہی کہ جو وقت موزن جمعہ کے روز دو پہر دھلے پہلی اذان کہے تب خریدنا اور بیچنا چھوڑ دیں اور جمعہ کی طرف متوجہ ہوں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے \* إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ \* یعنی جب اذان کہی جاوے نماز کے واسطے جمعہ کے روز تب دو رات سب اللہ کی یاد کرنیکی طرف اور چھوڑ دو تم سب خریدنا اور بیچنا اور بیع کی لفظ جو اس آیت میں ہے اُسے یہ مراد ہے کہ بیع ہووے خواہ دوسری چیز کہ جس میں آدمی منال بیع کے مشغول ہو جاوے اور جمعہ بھول جاوے \* لیکن بیع کا ذکر اس واسطے کیا کہ بیع آدمی کے مقصدون میں برا مقصد ہے اور اُس میں آدمی کا فائدہ ہی سو خبر دار کرینیکے واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے \* مسئلہ \* شرح اور اذان فتاواے حجت سے گاہی کہ اصل یہ ہے کہ اذان جمعہ کے روز مناد سے پہرہوے اس واسطے کہ اذان دو رات نزدیک کے آدمی کو خبر کرینیکے واسطے ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے \* يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ \* منہ اس کے یہ ہیں کہ اسی شرع کے حکمون پر ایمان لانے والے لوگوں کو جبکہ

اذان کہی جاوے نماز کے واسطے جمعہ کے روز تب دور و قریب سب  
 اس کی یاد کرنے کی طرف \* اس کی یاد کہا نماز اور خطبے کو یعنی خواہش  
 کہ نماز اور خطبے کی طرف اور اُس کے واسطے دور و قریب کو شش کرو  
 اور چھوڑ دو خریدنا اور بیچنا \* مسالہ \* شرح وقایہ میں لکھا ہے  
 کہ جب امام خطبہ پڑھنے کو اُتھے تب نماز اور بات کرنا حرام ہو جاوے  
 جب تک کہ خطبہ تمام نہ ہو وے \* اور جب امام منبر پر بیٹھے تب  
 اذان کہی جاوے دوسری بار امام کے آگے اور لوگ امام کی  
 طرف منہ کر کے خطبہ سنیں اور امام کھڑا ہو کے باطہارت دو خطبہ  
 پڑھے آندونوں کے بیچ میں ایک بار بیٹھے اور جب خطبہ تمام ہو وے  
 تب اقامت کہی جاوے اور امام آدمیوں کے ساتھ دور کعت نماز  
 پڑھے \* مسالہ \* کنز العباد میں لکھا ہے کہ ایک مرد ہی کہ وہ جمعہ کے  
 روز خطبہ پڑھتے وقت یاد کرے کہ میں نے فجر کی نماز نہیں پڑھا  
 تو اُتھے اور فجر کی نماز کی فضا پڑھے اور خطبہ نہ سنے جیسا کہ بیخبر  
 ﷺ نے فرمایا ہے \* سَنَأْمَرُكَ بِصَلَاةٍ وَأَنْتَ نَسِيَهَا فَلْيَصِلْهَا إِذَا ذَكَرَهَا  
 فَإِنَّ ذَلِكَ وَقْتُهَا \* یعنی جو شخص کہ نماز کے وقت سو گیا یا اُس نماز کو  
 بھول گیا اور اس سبب سے اُسکی نماز فضا ہوئی تو چاہئے کہ اُس  
 نماز کو پڑھے جو وقت کہ اُس کو یاد کیا اس واسطے کہ جو وقت کہ اُس نے اُس کو  
 یاد کیا وہی اُس نماز کا وقت ہی اور دوسرے واسطے کہ اگر  
 وہ خطبے کے بعد فجر کی فضا پڑھ گیا تو اُس کا جمعہ فوت ہو گا اور فتاوا سے  
 محیط میں یہی لکھا ہے \* فایده \* کنز العباد میں یہاں سے لکھا ہے کہ

مستحب ہی جمعہ کے روز کہ امام پہلی رکعت میں سورہ 'جمہ' اور  
دوسری میں سورہ 'منافقون' پڑھے \* مسئلہ \* کنز العباد میں ہی کہ  
جمعہ کے روز غسل کرنا سنت ہی \* مسئلہ \* کنز العباد میں صلوٰۃ مسعودی  
سے لکھا ہے ہمارے عالموں کے قول کے موافق اُن پر اللہ تعالیٰ کی  
رحمت ہو جو کہ حدیث میں مل جاتا ہے یعنی اگر چکنی حدیث ہو دے  
لیکن ایک ہی میں داخل ہو جاتا ہے جس طرح سے ایک مسلمان ہی  
کہ اُسکو حدیث ہوا اور پھر جناب سے بھی ہوئی اور عید کا روز تھا  
یا عرفہ کا یا جمعہ کا تو جب وہ ایک غسل کرے یا کتب سب غسل اُس سے  
ادا ہو جاوے گا \* مسئلہ \* کنز العباد میں سراجی سے لکھا ہے کہ جو شخص  
کہ جمعہ میں جاوے اُسکے واسطے مستحب ہی کہ خوشبو ملے لیوے اور  
اتھا کپڑا پہرے لیوے \* اور ذخیرہ سے لکھا ہے کہ جمعہ اور عید میں میں  
سواک کے جانا دہشت مہین ہی مگر زیادہ جانا افضل ہی \*

\* فصل اتھا یسویں عید میں کی نماز کے بیان میں \*

\* مسئلہ \* مستحب ہی کہ عید فطر کے روز نماز کے پہلے کھانا کھاوے  
اور سواک کرے اور غسل کرے اور خوشبو ملے اور اپنا اتھا کپڑا  
پہرے اور صدقہ فطر کا ادا کرے اور عید گاہ کی طرف تکبیر آہستہ  
آہستہ کہتا ہو ادا دے یہ مضمون شرح و تہا ہے لکھا ہے اور صدقہ فطر کا بیان  
ہم آگے کریں گے \* مسئلہ \* عید کی نماز کے پہلے نماز نہ پڑھے اور جو شرط  
کہ جمعہ کی واسطے ہی وہی شرط عید کی واسطے بھی واجب ہوئے اور ادا  
ہوئے کے حق میں \* یعنی جس شخص پر جمعہ واجب ہی عید بھی واجب

ہی اور جس شہر میں جمعہ ادا ہو دے عید بھی ادا ہو دے مگر خطبہ عید میں میں سنت ہی اور جمعہ میں فرض یہ مضمون شرح وقایہ سے لکھا ہے

• مسئلہ • عید کی نماز کا وقت شروع ہوتا ہے جب آفتاب ایک یا دو نیزے برابر بلند ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے جب تک کہ آفتاب ہمیں دھلتا ہے اور جب آفتاب دھلتا تب پھر وقت ہمیں رہتا ہے یہ مختصر قدوری اور فتاویٰ سے محیط میں ہے • اور یہی مضمون شرح وقایہ کا ہے • مسئلہ • اور امام مقتدیوں کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھتے اسطر حصے کہ پہلے تکبیر تحریر کی کہے تب نماز پڑھتے بعد اُسکے تین تکبیریں کہے تب فاتحہ اور سورہ پڑھتے تب رکوع کرے تکبیر کہتا ہوا • اور دوسری رکعت میں پہلے قرآن پڑھنا شروع کرے تب بعد قرآن کے تین تکبیر کہے اور رکوع کے واسطے دوسری تکبیر کہے اور چھ تکبیریں جو زیادہ ہیں انہیں ہاتھ اُٹھا دے اور نماز کے بعد دو خطبہ پڑھتے آند و نون میں مدقہ خطبہ کا احکام بتا دے یہ شرح وقایہ میں ہے • مسئلہ • اور اگر امام نے نماز عید کی پڑھا اور کسی شخص نے اُسکے ساتھ نماز نہ پڑھا تو وہ شخص اُسکی فضا نہ پڑھتے یہ شرح وقایہ اور مختصر قدوری میں ہے • مسئلہ • اور اگر عید کی نماز کسی خدا سے پہلے روز نہ پڑھی گئی تو دوسرے روز پڑھتے دوسرے روز نہ پڑھتے یہ مضمون شرح وقایہ اور مختصر قدوری اور فتاویٰ سے محیط اور عید الاسلام کا ہے • مسئلہ • عید اضحیٰ کے احکام فطر کے موافق ہیں مگر عید اضحیٰ میں یہ مستحب ہے کہ جب تک نماز نہ پڑھی جاوے تب تک کھانا نہ کھاوے اور نماز کے پہلے



کھانا کر وہ ہمیں بھی اور اسی پر فتویٰ بھی \* اور عید اضحیٰ میں بلند  
 آواز سے راہ میں تکبیر کہے اور خطبے میں تکبیر تشریق اور قربانی کے  
 احکام بتلاوے \* اور اگر کسی عذر سے یا بغیر عذر کے نماز نہ پڑھی  
 گئی تو تیسرے روز تک نماز درست ہی اور بعد اُس کے ہمیں  
 یعنی دسویں کو نماز نہ پڑھی گئی تو گیارہواں اور بارہواں تک درست ہی  
 اور عرفہ کے روز واقفین کی مشابہت کے واسطے جمع ہونا  
 معتبر چیز ہمیں بھی کہ اُس سے نواب ہووے اس واسطے کہ ایک  
 مکان خاص جسکو عرفات کہتے ہیں کہ اُسمیں حاضر ہو نیکا حکم اللہ کی  
 نزدیک کے واسطے پایا گیا ہی اور عرفات کے سوائے دوسرے مکان  
 میں ہمیں یہ مسئلہ شرح وقایہ میں بھی \* فائدہ \* اور واقفین کہتے ہیں  
 اُن لوگوں کو جو ذی الحجہ کی نوین تاریخ کو عرفات میں حاضر ہوتے  
 ہیں \* مسئلہ \* تکبیر تشریق کی یعنی اللہ اکبر اللہ اکبر  
 لا الہ الا اللہ لا الہ الا اللہ اکبر اکبر واللہ الحمد \* عرفہ کی  
 فجر سے ہر فرض کے بعد جو مرد و عورت جماعت کے ساتھ پڑھا جاوے  
 شہر کے مقیم ہر اور اُس عورت ہر جس نے مرد کے ساتھ اقتدا کیا ہی  
 اور اُس مسافر ہر جو مقیم کا مقتدی ہی ایام تشریق کے آخر روز کے  
 عصر تک واجب ہی یہ مسئلہ شرح وقایہ میں بھی \* فائدہ \* اور ایام  
 تشریق کہ نوین ذی الحجہ کی فجر سے تیرہواں ذی الحجہ کی عصر تک ہیں  
 \* مسئلہ \* مقتدی تکبیر تشریق کی ترک نہ کرے اگرچہ امام ترک کرے  
 \* مسئلہ \* قتاد اے محیط میں بھی کہ باہر نکلا عید گاہ کی طرف عید کی

نماز کیواسطے سنت ہی اگر جو جامع مسجد میں سب آدمی سہاوین  
 \* مسئلہ \* محیط میں ہی کہ شہر سے دور نجادین تاکہ شہر کے کنارے  
 میں عید کی نماز پڑھیں اسواسطے کہ عید کی نماز درست ہوئے کی شرط  
 شہر ہی اور شہر کا کنارہ بھی شہر ہی •

\* فصل آنتیسویں خوف کی نماز کے بیان میں \*

مختصر فدوری میں لکھا ہے کہ جسوقت دشمن کا خوف زیادہ ہووے  
 تو اسوقت امام دو گروہ کرے ایک گروہ دشمن کی طرف سے  
 اور دوسری گروہ کو اپنے پیچھے \* اور اُس گروہ کے ساتھ ایک  
 رکعت پڑھے دو سجدے کے ساتھ اور جب دوسرے سجدے سے  
 سر اٹھاوے تب پہلا گروہ دشمن کی طرف جاوے اور دوسرا گروہ  
 جو دشمن کی طرف گیا تھا وہ آدے تب امام اُن سبھوں کے  
 ساتھ ایک رکعت پڑھے دو سجدے کے ساتھ اور تہجد پڑھے اور  
 سلام پھیرے اور یہ گروہ سلام نہ پھیریں اور دشمن کی طرف  
 جا دیں \* اور پہلے گروہ آ دیں اور نماز پڑھیں اکیلے اکیلے ایک  
 رکعت دو سجدے کے ساتھ بغیر قرات کے اور تہجد پڑھیں اور سلام  
 پھیریں اور دشمن کی طرف جا دیں • تب دوسرے گروہ آ دیں اور  
 ایک رکعت دو سجدے کے ساتھ باقرات اور تہجد پڑھیں اور سلام  
 پھیریں یہ مسافر کا مسئلہ ہی اور اُسی سے فجر کا مسئلہ بھی ہو چکا  
 گیا پھر اگر امام مقیم ہووے تو پہلے گروہ کے ساتھ دو رکعت نماز  
 پڑھے اور دو رکعت دوسرے گروہ کے ساتھ \* اور مغرب میں پہلے

گروہ کے ساتھ دو رکعت پڑھیں اور دوسرے کے ساتھ ایک رکعت  
اور نماز پڑھنے کی حالت میں لڑائی نہ کریں اور اگر لڑائی کر لیں  
تو نماز باطل ہوگی اور اگر اس قدر سخت خوف ہو دے کہ گھوڑے سے  
اُتر گئے نہ سکے تو اکیلے اکیلے سوار ہوئے نماز پڑھیں اور کوع اور مسجد  
اشارے سے کہ میں اور اگر قبلے کی طرف منہ نہ کر سکیں تو جس طرف  
چاہیں منہ کریں یہاں تک مضمون مختصر فدوی کا ہے \* مسئلہ \*  
شرح وقایہ میں لکھا ہے کہ باطل کرتا ہی نماز کو لڑائی کرنا اور چلنا اور  
سوار ہونا خلاصہ یہ ہے کہ بے سب کام نماز پڑھتے ہوئے منع ہیں یعنی  
اس طرح پر منع ہیں کہ نماز پڑھتے جا دیں اور یہ کام کر سکتے جا دیں اور  
اس طرح سے کہ ایک رکعت پڑھ کے جانا دشمن کے طرف اور  
پھر آ کے اُسی نماز کو تمام کرنا درست ہی ہے جیسا کہ لکھ چکے \*  
\* فصل تیسویں جنازے کے احکام کے بیان میں \*

\* مسئلہ \* تیسیر الاحکام میں لکھا ہے کہ جب مریض مرنے کے قریب  
ہو تب مرنے کو کہے اور اگر اُس پر کسی کا کچھ حق ہو دے تو اُس کو  
ادا کرے جو کسی سے کچھ دشمنی ہو دے تو اُس کو خوش کرے اور  
جو سنت ہو دے جس طرح سے بوجھ کا مال کم کرنا اور ناخن  
تراشوانا وغیرہ ان پر مستحب ہو دے \* مسئلہ \* جو شخص مرنے کے  
قریب ہو دے اُس کے واسطے سنت ہے کہ اُس کا منہ قبلے کی  
طرف کیا جاوے دہنی کہ وقت اور چت لٹانا چاہئے پس رکھا ہی  
اور کلمہ شہادت کا سکھایا دیا جاوے یہ مضمون شرح وقایہ

اور ہدایہ کا ہی اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ ہمارے ملک میں چوت لٹا نیکو  
 چاہئے پسند رکھا ہی کیونکہ اس میں روح آسانی سے نکلتی ہے اور  
 سنت تو وہی داہنی کر دت کرنا ہی ہے جو کلمہ ہے \* سئلہ \*  
 عہدہ الاسلام میں لکھا ہی کہ اُسکے نزدیک بے شہد کے کلمہ شہادت کا  
 کہیں اور کلمہ شہادت کہنے کا اُسکو حکم نہ کیا جاوے شاید کہ تنگ  
 دلی اور بے خبری سے دوسری بات کہہ دیوے اور یہی  
 تیسیرا احکام میں بھی لکھا ہی کہ اُسکے نزدیک کلمہ شہادت کا زور  
 زور کہہ یہی اُسکا یاد دلایا ہی \* سئلہ \* اور جب مرے تب  
 اُسکی دانتھیں باندھیں اور اُسکی آنکھ بند کر میں اور خوشبو آگ پر  
 رکھ کے اُسکا تخت اور کفن با سے اور باسنے کا شمار طاق ہووے یعنی  
 ایک یا تین یا پانچ مرتبہ اور باسنے میں تعظیم مردیکی ہی اور تخت پر رکھے  
 اور کبریا اتارے اور اُسکی عورت بچھاوے اور ایک بتی  
 پکیر بکلی جو اُسکی عورت غایبہ بچھائے سیکے اُسکی عورت پر رکھے اس پر  
 فتویٰ بھی آسانی کیواسطے اور عورت غایبہ دبر اور ذکر اور خصیہ کو  
 کہتے ہیں اور وضو کر دے بغیر کلہی اور بغیر اسٹنشاق کے اور  
 اُس مردیکے اوپر وہ بانی جاری کرے کہ جسکو پیر کی بتی یا اُشنان گھاس  
 دال کے جوش کیا ہووے یہ زیادہ مغائی کے واسطے ہی اور اگر  
 پیر کی بتی یا اُشنان کا بانی نہوے تو فقط خالص بانی کفایت ہی اور  
 اُسکا سر اور دانتھیں گل خیر دے دھو دے تاکہ خوب صاف ہووے  
 بعد اُسکا مردیکو بائیں کر دت لٹاوے اور غسان دیوے اس قدر جو

ہمان تخت سے باہر دے اُسکو پہلی پہنچے تب بعد اُسکے داہنی  
 کدو قنارے اور اُسی طرح غسل دیوے اور پہلی بائیں کدو قنارے  
 لٹانا اس واسطے کہ جس میں دہنی طرف سے عدل شروع ہو تب  
 اُسکو ٹیک دیکے پیٹھالے اور اُسکے شکم کو نرم نرم ملے اور جو کچھ دیکے  
 اُسکو دھو دے اور اُسکے وضو اور غسل کو نہ دہراوے تب  
 بعد اُسکے ایک کپڑے سے ہانی پر جمعے اور اُسکا ناخن نہ تراشے  
 اور اُسکے بال میں کنگھی نہ کرے اور اُسکے سر اور داہنی پر خوشبو  
 ملے اور سجدہ کیے عضو پر کا فو ملے اس واسطے کہ خوشبو سنت ہی اور  
 سجدہ کیے عضویں خوشبو ماننے کے واسطے بہت بہتر ہیں۔ بسبب زیادہ  
 ہر دگی کے یہ شرح وقایہ اور ہدایہ اور مختصر فتواری کا مضمون ہی  
 \* فائدہ \* اور سجدہ کی عضویں بہ ہیں \* پیشانی \* اور ناک \* اور  
 دونوں ہاتھ \* اور دونوں زانوں \* اور دونوں قدم فتاواسے عالم گہری  
 میں لکھا ہی کہ مرد کو غسل دینے کے واسطے تخت پر رکھنے کی  
 ضرورت ہمارے بعضے عالموں کے نزدیک یہ ہے کہ کعبہ رخ لیٹان میں  
 رکھے جس طرح بیمار کی حالت میں اشاریہ نافہ پر ہنیکے واسطے قنارے  
 ہیں اور بعضے عالموں نے کہا ہی کہ جس طرح حصے قبر میں رکھا جاتا ہی  
 اسی طرح رکھے اور صحیح یہ ہے کہ جس طرح حصے میں سر ہوا اور ہوسکے  
 اسی طرح رکھے \* فائدہ \* شرح وقایہ میں لکھا ہی کہ مسند  
 کن کی مرد کیواسطے ازار اور پیراجی اور لفافہ ہی \* اور لفافہ  
 کہتے ہیں اُس حاد کو جو سب کپڑے آد پر لپیٹی جاتی ہی اور متافرن نے

عمار بھی پسند رکھا ہی مگر خوب نہیں \* اور عورت کے واسطے  
 پیراہن اور ازار اور دامن اور لفافہ اور سینہ بند جس سے اُسکی  
 بدستمان باندھنی جاوے سنت بھی اور مرد کو واسطے ازار اور لفافہ بھی  
 کفایت بھی اور عورت کے واسطے ازار اور لفافہ اور دامن  
 بھی کفایت بھی \* مسئلہ \* اور ضرورت کے وقت جو کچھ کہ موجود  
 ہووے کفایت بھی یہ عہدہ الاسلام میں بھی \* مسئلہ \* ہدایہ میں  
 لکھا بھی \* کہ مرد کو ایسی کفن دینا مکروہ بھی مگر ضرورت کے وقت درست  
 بھی \* غائدہ \* لفافہ اس قدر ہووے کہ سر کے بال سے قدم تک  
 چھپا دے اور ازار بھی سر کے بال سے قدم تک ہووے یہ مضمون  
 محیط کا بھی \* غائدہ \* اور دامن اُسکو کہتے ہیں جو سر پر اڑھائی جاتی بھی  
 وہ دو گر کی لانی اور ایک بالشت کی چوری ہووے \* اور سینہ بند  
 تین گر کا لانا اور بغل سے زانوں تک چورہ ہووے \* یہ مضمون  
 جاری کا بھی \* اور پیراہن گردن کی جڑ سے قدم تک ہووے یہ  
 مضمون شرح اور اد کا بھی \* مسئلہ \* عہدہ الاسلام میں سراجی سے  
 لکھا بھی کہ ایک مرد مر گیا اور اُسکو مقدمہ کفن کا نہ تھا تو خلق پر فرض  
 بھی کہ اُسکو کفن دیوین اور اگر مضمون کو مقدمہ نہ ہووے تو وہ لوگ  
 مقدمہ والوں سے کفن طلب کریں \* مسئلہ \* اور پہلے لفافہ چھاوے  
 تب اُسکے اوپر ازار تب مرد کو پیراہن پہنانا کے ازار پر رکھے  
 اور ازار کو پہلے بائیں طرف سے لپیٹے تب داہنی طرف سے لپیٹے اب  
 بعد اُسکے لفافہ بھی اسی طرح لپیٹے \* اور عورت کو پہلے پیراہن پہنادے

اور اُسکے سر کے بال کو دو حصہ کر کے اُسکی جھاتی پر پیرا ہن کے اوپر  
 مکھ دیوے اُسکے اوپر دامنہ اُڑھا دے تب اُسکے اوپر لفافہ  
 لپیٹتے اور اگر کھل جانے کا خوف ہو دے تو کفن کو باندھ دیوے  
 یہ شرح وقایہ میں ہے \* مسئلہ \* اور سینہ بند عورت کا سب کفنوں کے  
 اوپر پہرا دین یہ برجندی کا مضمون ہے \* مسئلہ \* شرح اور اذین  
 بنا بیع سے لکھا ہے جو کپڑا کہ آدمی کے واسطے زندگی میں پہرنا حلال ہے  
 مرد ہو دے خواہ عورت تو اُس کپڑے کا کفن دینا بھی حلال ہے  
 مرنے کے بعد اور افضل ہے سفید کپڑا کو راہ دے خواہ دھویا  
 یہی مضمون محیط کا ہے \* مسئلہ \* اور اُس پر نماز پڑھنا فرض کفایہ ہے  
 یعنی اگر ایک شخص پڑھے تو سب سے ساقط ہو جاوے اور اگر کوئی  
 نہ ادا کرے تو سب گنہگار ہو دین اور نماز جنازہ کی یہ ہے کہ پہلے تکبیر  
 کہے دو نون ماتھو نکو کان تک اُٹھاتا ہوا پھر بعد اُسکے ماتھہ باندھے  
 اور شاہ پڑھے پھر دوسری تکبیر کہے اور درود بھیجے نئی طرح پر پھر  
 تیسری تکبیر کہے اور دعا پڑھے پھر چوتھی تکبیر کہے اور سلام پھیرے  
 اور اُس نماز میں قرائت اور تشہد نہیں ہے یہ مضمون شرح وقایہ  
 کا ہے \* قائدہ \* اول نماز جنازہ کی چار تکبیر ہیں اور جنازہ کی نماز ادا کر نیکی  
 یہ ترکیب ہے کہ پہلے نیت کرے اس طرح ہے \* تَوْبَتُ اَنْ اَوْدَى  
 اَرْبَعِ تَكْبِيْرَاتٍ صَلَوٰةِ الْجَنَازَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رَسُوْلِكَ  
 النَّبِيِّ وَالْاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ  
 اَللّٰہ اکبر \* اور اگر عورت ہو دے تو لہذا المیت کہے اور امام

ہو دے تو نیت امام ہو نیکی کرے اور مقتدی ہو دے تو نیت اقتدا  
 کی کرے اور نیت کے بعد پہلی تکبیر کہے ہاتھوں کو کان تک اٹھاتا  
 ہوا اور پہلی تکبیر کے بعد \* سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَرَّكَ  
 اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَجَلَّ نَزَاعُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ \* پڑھے  
 دوسری تکبیر کہے اور دوسری تکبیر کے بعد یہ درود پڑھے  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَكْتَ  
 وَرَحِمْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ سَجِيدٌ  
 اور درود پڑھے کے تیسری تکبیر کہے اور تیسری تکبیر کے  
 بعد یہ دعا پڑھے \* اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا  
 وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأَنْثَانَا اللَّهُمَّ مِنْ أَحْيَيْتَهُ سَنَا فَأَحْيِهِ  
 عَلَى الْإِسْلَامِ وَمِنْ تَوَفَّيْتَهُ مَنَافَتَوْهُ عَلَى الْإِيمَانِ \* یہ پڑھے کے چوتھی  
 تکبیر کہے اور اگر وہ مردہ لڑکا ہو دے تو تیسری تکبیر کے بعد  
 اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَاجْعَلْهُ لَنَا آجْرًا وَذُخْرًا وَاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا  
 وَمُشَفَّعًا \* یہ پڑھ کے چوتھی تکبیر کہے اور اگر مردہ لڑکی ہو دے تو  
 اجْعَلْهُ لَنَا جَاوِزًا وَاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعًا اور مُشَفَّعًا کی جگہ پر شَافِعَةً  
 وَمُشَفَّعَةً کہے اور تکبیر میں بلند کہے تب چوتھی تکبیر کہے بعد دہنے بائیں  
 سلام کہے اور اُن تکبیروں میں ہاتھ نہ اٹھا دے اور اگر امام مانج  
 تکبیر کہے تو مقتدی اُس کی تابعداری کرے \* سُنَّہ \* اور جنازے  
 کی نماز میں سنا اور درود اور دعا کوئی چیز جہر سے نہ پڑھے یہ شرح  
 اوراد سے لکھا ہی \* سُنَّہ \* ہدایہ میں لکھا ہی کہ جو شخص نماز



پرتھے وہ مرد لگے سینے کے برابر کھڑا ہووے مردہ عورت  
 ہووے خواہ مرد اس واسطے کہ سینہ دکھی جگہ ہو اور دل میں ایمان  
 کا نور بھی تو سینے کے برابر کھڑا ہونا شفاعت کی طرف اشارہ بھی اُسکے  
 ایمان کے سبب \* سبب \* مخرج اور ادین صلوٰۃ مسعودی سے لکھا ہے  
 کہ اگر جنازے کی نماز میں فقہ مار کے ہنسی تو طہارت باقی بھی نماز  
 کو دہرا کے شروع کرے \* سبب \* اور بہتر بھی امامت کے واسطے  
 بادشاہ تب قاضی تب امام محلے کا تب ولی میت کا عصہ مانگی ترتیب  
 سے اور ولی میت کی اجازت سے امامت کرنا درست بھی اور اگر ولی  
 میت کے سوا دوسرے نماز پرتھے لی تو اگر ولی میت چاہے  
 تو دہراوے اور اگر ولی میت لے پرتھے لی تو دوسرے لوگ نہ دہراوین  
 اور جو مردہ بغیر نماز پرتھے ہو لی دفن کیا گیا تو اُسکی قبر پر نماز پرتھی  
 جاوے جب تک کہ شبہ ہووے کہ وہ مردہ ستر اہمیں بھی اور اُسکا  
 اندازہ تین روز تک کا بھی یعنی تین روز تک نماز پرتھی جاوے یہ  
 مضمون شرح و فایہ کا بھی \* فائدہ \* عصہ بعض قرابات والے کا نام بھی  
 اور عصبات کا بیان فرائض کی کتاب میں مفصل بھی مگر اس مقام  
 میں ضرورت کے موافق بیان کرتے ہیں تو جس عصہ کو ہم پہلے  
 لکھیں گے سو امامت کی واسطے بھی پہلی مقرر ہوگا \* اور جسکو بیچھے  
 لکھیں گے سو امامت کے واسطے بھی بیچھے مقرر ہوگا اور جو ترتیب  
 لکھا ہے اُسکے یہی معنی ہیں \* عصہ کا قسم یہ بھی پہلے میت کی اولاد  
 جس طرح بیٹا تب بعد اُسکے پوتا اور بیچھے جہا تک حساب کر د

دوسرے میت کی طرف سے طرح باب تب بعد اُسکے دادا اور  
 اُور جہان تک ہو \* تیسرے میت کے باب کی اولاد جس طرح  
 بھائی تب بعد اُسکے بھتیجا اور جہان تک بیٹے حساب کرو \*  
 جو تھے دادا کے اولاد جس طرح چچا تب بعد اُسکے چچیرا بھائی  
 اور جہان تک بیٹے حساب کرو \* مسئلہ \* اور جو لڑکا کہ  
 پیدا ہوا اور مر گیا تو اگر دیا ہو دے تو اُسکا نام رکھا جاوے  
 اور غسل دیا جاوے اور اُس پر نماز پڑھی جاوے اور اگر نہ دیا  
 ہو دے تو ایک بارہ کبرتے مین لپیٹا جاوے اور نماز نہ پڑھی جاوے  
 اور غسل دیا جاوے یہ شرح وقایہ مین ہی \* مسئلہ \* ایک کافر مرا  
 اور اُسکا ولی مسلمان تھا تو اُسکا ولی غسل دیوے جس طرح جسے نجس  
 چیز میں دھوئی جاتی ہیں مسلمان کی طرح سے ہمیں یعنی اُسکے غسل کو  
 وضو سے شروع نہ کرے اور دہنے طرف سے شروع نہ کرے اور اُسکو  
 ایک بارہ کبرتے مین لپیٹے اور ایک گرتھا کھودے اور اُسکو  
 اُس مین تدال دیوے یہ شرح وقایہ مین ہی \* مسئلہ \* اور سنت  
 ہی جنازے کے اُتھالے مین چار آدمی اس طرح ہر کہ اُسکے آگے کے  
 بائے اور پیچھے کے بائے کو اپنے دہنے کندھے پر رکھے تب اُسکے  
 دوسری طرف آگے کے بائے اور پیچھے کے بائے کو اپنے بائیں  
 کندھے پر لیوے اور جنازے کو جلدی لے جاوے اور دوترے  
 ہمیں یہ شرح وقایہ مین ہی یہ جنازہ اُتھالنے کی ترکیب جو شرح وقایہ  
 سے لکھا ہے اسے طرح محیط مین بھی اور لکھا ہے کہ یہ سنت ہی

جسوقت کہ میت سے اُتھانے والے ہو دین گے ایک سے ایک  
 لیوین تو اُسکی ترکیب یہہ بھی کہ اُتھانیوالا شروع کرے مردیکی  
 داہنی طرف کے آگے کے ہائے سے اُڑو وہ ہائیہ اُتھانے والے کا  
 بھی داہنا ہووے اُڑو جنازہ کندھے پر سے رکھنے کے پہلے بیٹھنا  
 مکروہ بھی اور جنازہ کے پیچھے چلنا مستحب بھی \* فتاواے  
 عالمگیری میں لکھاہی کہ جنازے کے چلنے کی حالت میں مردیکا سر آگے کی  
 طرف کرے اور قبر کھودے اور لحد بناوے اور مردیکو لحد میں  
 جو قبر سے قبلہ طرف بھی رکھے اُڑو اُسکا رکھنے والا کہے \* بصرہ اللہ  
 و ملی ماتہ رسول اللہ اور مردیکا منہ قبلہ کی طرف کر دیوے اُڑو جو  
 کفن کھانے کے ختم سے کفن میں جو گرہ باندھا تھا سو کھول دیوے اُڑو  
 کبھی اینٹ اور بانس قبر میں برابر رکھے اور دفن کے وقت عورتکی  
 قبر پر کپڑے پردہ کرے مردکی قبر پر نہیں اور پختہ اینٹ اور  
 گرتی قبر میں بچھانا مکروہ بھی پھر اینٹ اور بانس بچھانے کے  
 بعد متی دیوے اور قبر کو ماہی پشت کرے اُذنت کے کوہان کی طرح  
 اور مربع نکرے یہہ شرح دقایہ میں بھی \* مسئلہ \* قرا تہی محرم  
 عورت کی قبر میں اُترے عورت کے دفن کرنیکے واسطے اور اگر  
 قرا تہی محرم نہو دین تو بیگانے لوگ جو بدتھے اور نیک ہو دین اُڑو  
 اگر بدتھے نہو دین تو جوان لوگ جو پرہیزگار اور نیک ہو دین وہ اُتریں  
 یہہ مضمون کنز العباد کا بھی \* مسئلہ \* کنز العباد میں منافع سے  
 لکھاہی کہ جنازہ قبر سے قبلہ طرف رکھے اور مردیکو اُس میں سے

اُتھاوے تب لحد میں رکھے \* مسئلہ \* اور جو شخص کہ سپہنہر میں  
 کشتی و جہاز میں مر گیا تو اُسکو غسل دیوے اور کفن دیوے اور  
 اُسپر نماز پڑھے اور سمندر میں اُسکو دال دیوے اس واسطے کہ اُسکے  
 دفن میں حذر بھی یعنی سمندر میں جہاں زمین نہ ہو دے یہ کنز العباد میں  
 سراجیہ سے لکھا ہے \* مسئلہ \* اور قبر آدمی کے قد برابر طول  
 ہو دے اور آدمی کے آدھے قد برابر چوڑی اور قبر کی گہرائی ناف  
 تک یا گردن تک کی ہو دے یہ مضمون کنز العباد کا ہے \* مسئلہ \*  
 اور بے اذن ولی میت کے دفن کے پہلے بھرنہ آدین \* مسئلہ \*  
 کنز العباد میں لکھا ہے کہ ایک شخص کتین جنازی کی نماز کی تکبیر فوت ہو دے  
 تو تکبیر و نگو جو فوت ہوئی میں فضا کرے بغیر دھا کے جب تک کہ جنازہ  
 زمین پر رکھا ہو اسی واسطے کہ اگر فضا کرے گا دھاسمیت تو مردے کو اُٹھا  
 لیجا دینگے تب اُسکی تکبیر فوت ہوگی اور جب مردہ اُٹھا لیجا دین تکبیر  
 موقوف کر دیوے اس واسطے کہ نماز مردے پر ہوتی ہے اور مردہ نہیں ہے  
 \* فصل اکتیسویں شہید کے بیان میں \*

جو شخص کہ ظاہر اور بالغ ہو دے اور تین چیز سے مارا جاوے ظلم کی  
 راہ سے اور اُس مارے کے بدلے میں مال دینا واجب نہ ہو دے  
 یعنی وہ قتل خطا سے نہ ہو دے یا کافر و بنی کرائی کے میدان میں مردہ  
 زخمی پایا جاوے تو وہ شخص شہید ہے اُسکا یہ حکم ہے کہ جو کبر آ کہ مردیکے  
 واسطے مقرر ہے اُسکے سواے جو کچھ ہو دے جس طرح بوسٹین اور  
 قبا اور تاج اور ہتھیار اور موزہ ہے تو اُسکو اتار لیوے اور اگر  
 کفن کے قسم کی کوئی چیز کم ہو دے جس طرح ازار وغیرہ ہے تو اُس

بین زیادہ کرے تاکہ کفن اُسکا ہوا ہو جاوے اور اگر کفن کے قسم سے کوئی چیز زیادہ ہووے تو اُسکو اُنا دیوے اور اُسکو غسل نہ دیوے اور اُسپر نماز پڑھے اور اُسکو خون سمیت دفن کرے یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے \* فائدہ \* قتل خطا نہ ہی جس طرح سے ایک مسلمان نے مشرک کو کی طرح تیر مارا اور وہ تیر کسی مسلمان کو لگا تو یہ قتل خطا ہی اس بین مال دینا واجب ہوتا ہے \* مسئلہ \* وہ شہید ہے کہ جسکو مشرکوں نے مارا یا لڑائی کے میدان میں زخمی مردہ پایا گیا یا مسلمانوں نے ظلم کی راہ سے قتل کیا اور اُس قتل کے بدلے مال ہمیں واجب ہے تو اُسکو کفن دیوے اور اُسپر نماز پڑھے اور غسل نہ دیوے یہ مضمون ہدایہ کا ہے \* مسئلہ \* اور جس شخص کو اہل حرب یا اہل بغی یا ہرنون نے قتل کیا کسی ہتھیار سے تو وہ شہید ہے یہ مضمون ہدایہ کا ہے \* فائدہ \* اہل بغی وہ شخص ہے جو مسلمان بادشاہ سے برخلاف ہووے \* مسئلہ \* اولہ اگر لڑکا اور جنب اور حیض اور نفاس والی عورت اور جو شخص کہ شہر میں مرا ہوا پایا جاوے اور اُسکا قاتل نہ معلوم ہووے اور جو شخص کہ حد یا قصاص کیواسطے مارا جاوے اور جو شخص کہ زخمی ہوا اور کچھ زندگی کا فائدہ لیا جس طرح سویا یا کھایا یا پیایا علاج کیا یا اُسکو خیمے میں جاہرہ دیا یا لڑائی کے میدان سے زندہ باہر نکلیا یا ایک نماز کے وقت تک ہوش سے رہا یا کچھ وصیت کیا یا نسب کو غسل دیا جاوے اور ان پر نماز پڑھی جاوے اور اگر بغی ہوئے کے سبب سے یا ہرنی کے عذاب سے قتل کیا گیا تو وہ غیبی دیا جاوے اور اُس پر نماز نہ پڑھی جاوے

• فصل بتیسویں کعبے میں نماز پڑھنے کے بیان میں •

• مسئلہ • کعبے میں فرض اور نفل پڑھنا درست ہے اگرچہ مقتدی کی پیٹھ امام کی پیٹھ کی طرف ہو دے • مگر اُسکی نماز درست ہوگی جسکی پیٹھ امام کے منہ کی طرف ہوگی اسواسطے کہ وہ امام کے آگے ہو گیا • اور کہ وہ بھی نماز پڑھنا کعبے کے اوپر اُسکی تعظیم کے واسطے • مسئلہ • ایک امام کے ساتھ لوگوں نے اقتدا کیا کعبہ کے گرد حلقہ باندھ کے اور اُن میں سے بعض اپنے امام سے زیادہ نزدیک کعبے کی طرف یعنی امام دو گز کے فرق پر بھی اور مقتدی ایک گز کے فرق پر کعبے سے تو اس صورت میں وہ شخص اگر اُس طرف ہی جہتِ طرف امام بھی تو اُسکی نماز ہوگی اور اگر دوسری طرف ہی تو درست ہوگی خلاصہ یہ ہے کعبے میں چار طرف ہیں چاروں دیوار کے حساب سے • تو پھر جو شخص کہ اُس طرف کھڑا ہے کہ جہتِ طرف امام بھی تو وہ شخص جو وقت کہ کعبے کی طرف امام سے زیادہ نزدیک ہے وہ امام کے آگے ہی بخلاف دوسری تین طرف کے کھڑے ہوئے والوں کے کیونکہ جو شخص کہ اُن میں امام سے زیادہ کعبے کے نزدیک ہے وہ امام کے آگے نہیں ہے یہ شرح وقایہ میں ہے • جو تھاب روزیکے بیان میں • اور اسباب میں سات فصائیں ہیں • پہلی فصل روزیکے بیان میں • کھانا پینا جماع ترک کرنا فجر سے آفتاب دینے تک نیت کے ساتھ اسیکو روزہ کہتے ہیں اور روزہ رمضان کا فرض ہے سب مسلمان عاقل اور بالغ برادر اُسکا ادا کرنا فرض ہے اور اگر کسی عذر سے ترک ہوا ہو دے تو

اسکا قضا رکھنا فرض بھی اور روزہ نذر کا اور کفار یکا واجب بھی اور اسکے سوا کے باقی سب نفل بھی یہہ شرح وقایہ میں بھی \* اور رمضان کے روزے اور نذر معین کے روزہ کی نیت کرنا رات سے دوپہر کے قبل تک درست بھی اور دوپہر کو درست نہیں \* اور اگر فقط نیت روزہ کی کرے کہ میں روزہ اللہ کا رکھتا ہوں اور مقرر کرے رمضان کے واسطے یا نیت نفل کی کرے تو روزہ رمضان کا درست بھی اور اگر رمضان کے مہینے میں دوسرے واجب کی نیت کیا تو رمضان کا روزہ اُسی نیت سے ادا ہو جاویگا اور اگر مریض یا مسافر رمضان میں دوسرے واجب کی نیت کریگا تو وہی روزہ ادا ہو گا جسکی نیت کیا \* اور اگر ایک شخص نے ایک روزہ رکھنے کو نذر کیا یعنی نذر کیا کہ میں فلاں روزہ رکھوں گا اور اُس روزہ دوسرے واجب کی نیت کیا تو وہی واجب ادا ہو گا جسکی نیت کیا خواہ مسافر ہو دے خواہ مقیم \* اور روزہ نفل کا ادا ہوتا بھی نفل کی نیت سے اور صرحت نیت سے کہ میں روزہ رکھوں گا \* اور نیت قبل دوپہر کے کرے اور دوپہر کے بعد نہیں \* اور قضا اور کفارہ اور نذر غیر معین کو واسطے شرط بھی رات سے نیت کرنا اور مقرر کرنا کہ میں فلاں روزہ رکھتا ہوں یعنی دل میں مقرر کرے کہ میں فلاں روزہ رکھوں گا یہہ شرح وقایہ میں بھی \* سئلہ \* اور جس شخص نے رمضان کا یا عید کا جاندا کیلئے آپ ہی دیکھا تو روزہ رکھے دونوں صورت میں اگرچہ اسکا قول قبول نہ ہو گا اور اگر لفظ اکرے تو قضا کا روزہ رکھے یہہ شرح وقایہ میں بھی \* سئلہ \* اگر آسمان میں بدلی یا غبار ہو دے تو

رمضان کے مہینے میں ایک شخص عادی کسی خبر کفایت بھی اگرچہ وہ شخص  
 ظالم یا عورت ہو دے یا زمانہ کی قسمت کسی کو اُس نے لگایا ہو دے  
 اُس کے بدلے میں وہ درہ مارا گیا ہو دے اُس پر پھر اُس نے تو یہ کیا  
 ہو دے \* اُس سوال اور ذی الحجہ میں دو مرد یا ایک مرد اور دو  
 عورت آزاد خبر دے کہ میں نے جان دیکھا \* اُس بغیر بدلی کے شرط  
 بھی بیون مہینے کے واسطے کہ بہت سے آدمی کو ابھی دیوین تو اُن کا  
 قول قبول کیا جاوے اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے بہت آدمی کا  
 اندازہ پچاس مرد کا کیا بھی اُس بعضے نے قاضی کی عقل پر تھوڑا دیا بھی  
 اُس پر ہی بہتر بھی یہ مضمون شرح وقایہ اور تیسیر الاحکام کا بھی \*  
 دوسری فصائل روزیکے فاسد ہو گئے اور اُسکی فضا اور کفار یکے بیان میں  
 جو شخص کہ قصداً جماع کرے یا جماع کیا جاوے قبل یا دبر میں  
 یا کچھ کھاوے یا کچھ پیوے خواہ مذکیو واسطے خواہ دوا کیواسطے  
 یا سنگھی لگاوے یعنی پھنسا لیاوے اور معلوم کرے کہ میرا روزہ  
 افطار ہو گیا اور پھر قصداً کھا لیاوے تو نہ نسب صورتوں میں  
 فضا کا روزہ رکھے اور کفارہ دیوے ظہار کے کفارے کی طرح  
 اور کفارہ فقط رمضان کا روزہ قصداً فاسد کرنے کے واسطے بھی  
 دوسرے روزیکے واسطے نہیں یہ شرح وقایہ میں بھی \* فائدہ \*  
 اور کفارہ ظہار کا یہ بھی کہ ایک ظالم آزاد کرے اس شرط پر کہ وہ  
 ظالم دیوانہ اور اندھا اور اُسکے دونوں ہاتھ اور دونوں انگوٹھے کٹے  
 اور دونوں ہاتھوں کٹے ہوئے نہو دیں یا ایک ہی طرف کا ایک ہاتھ اور  
 ایک ہاتھ کٹا ہوا نہو دے اور وہ ظالم مکاتب جو تھوڑا مال دے چکا بھی



نہو دے اور مدبر اور ام ولد نہو دے یہ شرح وقایہ اور تیسیر الاحکام کا  
مضمون بھی \* قائدہ \* یہ کاتب کہتے ہیں اس غلام کو کہ جس کو اُس کے  
مالک نے کھہ دیا بھی کہ تو اگر اس قدر مال دیوے تو تجھ کو آزاد  
کر دیں \* اور مدبر کہتے ہیں اس غلام کو جس کو اُس کے مالک نے  
کھہ دیا بھی کہ سرے سے مرے بعد تو آزاد بھی \* اور ام ولد کہتے ہیں  
اس لونڈی کو جس کے لڑکا ہو اور وہ اُس کے مالک کا جنا ہوا \* مسئلہ \*  
کفارہ روزیہ یہ بھی کہ ایک بردہ آزاد کرے مسلمان ہو دے یا کافر  
غلام ہو دے یا لونڈی چھوٹا ہو دے یا بڑا اور بھرا ہو دے یا کانا یا اُس کا  
ایک ہاتھ ایک طرف کا اور ایک ہاتھ دوسری طرف کا کتا ہو دے  
یا کاتب ہو دے اور کچھ مال نہ دیا ہو دے تو انب کا آزاد کرنا  
درست بھی یہ مضمون شرح وقایہ کا بھی \* مسئلہ \* اور اگر غلام آزاد  
کر لے سے عاجز ہو دے تو دو مہینے لگاتا روزہ رکھے رمضان کے  
مہینے کے سواے اور ہانچ روز جو انہیں روزہ رکھنا منع بھی اُس کے  
سواے یعنی ایسا حساب سمجھ کے دو مہینے روزہ رکھے کہ اُن دنوں  
مہینوں کے درمیان یقین رمضان اور یوم الفطر اور یوم النحر اور  
یقین روز اُس کے بعد کا نہ آجائے اور اگر اُن دنوں مہینے کے بیچ یقین  
ایک روزہ تو ترے تو پھر سرنوے شروع کرے \* فتاواے  
حالیہ گیری میں لکھا بھی کہ جب کفار یا کفار روزہ رکھے اور اُممیں ایک  
روزہ مرض یا سفر کے عذر سے افطار کرے تو پھر سرنوے روزہ شروع  
کرے اور ایسا ہی اگر کفار کے روزے کے درمیان یقین عید الفطر کا  
دن اور عید قربان کا دن اور یقین روز اُس کے بعد کا آجائے تو پھر

سرفسے روزہ شروع کرے اور اگر ان پانچوں دن میں روزہ رکھا اور  
 افطار نہ کیا تب بھی سرفسے شروع کرے اور اگر روزے بھی  
 عاجز ہو دے تو ساتھ میں کو کھانا کھلا دے یا کسی کو نائب  
 کر دے وہ کھلا دیوے یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے \* مسئلہ \* عیدہ  
 الاسلام میں سراجی سے کھایا کہ اگر ایک عورت روزہ کفارینکا ادا  
 کرتی ہے اور اس دو مہینے میں اس کے حیض کا ایام پڑے گا تو پھر اس کا روزہ  
 برابر نہ تھریگا تو اس صورت میں وہ کیا کرے \* تو اس کا جواب یہ ہے  
 کہ اس کے حق میں روزہ افطار کرنا مباح ہے اور اس کے حق میں تابع شرط نہیں ہے  
 یا سو اسطے کہ وہ مزدور ہے اور یہی مضمون شرح اوراد میں لکھا ہے  
 \* قائدہ \* تابع کے معنی برابر گنا تار \* مسئلہ \* اور اگر خطا سے روزہ  
 افطار کیا ہو مثلاً اس کو روزہ یاد تھا اور کالی کرتے لگا تب اس کے حلق میں  
 بغیر قصد کئے ہوئے ہانی گیا یا کسی نے اس کو زبردستی افطار کر دیا  
 یا حقہ لیا یا ناک یا کان میں دوائی دلا یا سر کے زخم میں دوائی لگایا اور  
 اس کے دماغ میں دوا لگی یا شکم کے زخم میں دو لگایا اور اس کے پیٹ  
 میں دوا لگی یا آسنے سنگ ریزہ لگایا بھر منہ ردائی خواہش سے  
 کیا یعنی آپ سے ردایا یا سحر کھایا یا افطار کیا اس شبہ سے  
 کہ رات ہی اور وہ دن تھا یا سو سے کچھ کھایا اور شبہ کیا کہ میرا  
 روزہ افطار ہو گیا تب پھر قصد کھایا یا عورت سوتی تھی اور اس کے  
 مرد نے جماع کیا سو تے میں یا رمضان کے تمام مہینے میں نہ روزہ رکھنے  
 کی نیت کیا نہ افطار کی یا صبح تک روزہ کی نیت نہ کیا تھا اور کچھ کھایا  
 تو لازم صورت تو نہیں فقط فضا کرے \* اور اگر کھایا یا پیا یا جمع کیا اور

اُسکو یاد نہ تھا کہ میں روزی سے ہوں یا سویا اور اُسکو احتلام ہوا یا کسی عورت کی طرف نظر کیا اور انزال ہوا یا تیل ملا یا سر نہ دیا یا غیبت کیا یا اسپر فی غالب ہوئی اور اُس نے فی کیا یا تھوڑی سی تھوڑی فی کیا یا جنب تھا صبح ہو گئی اور غسل نہ کیا یا اپنے ذکر کی سوراخ میں تھل دالا یا اپنے کان میں پانی دالا یا غبار یا دھواں یا کھٹی اُسکے حلق میں داخل ہوئی تو ان سب صورتوں میں روزہ نہ کیا \* اور اگر مینہ برسنا ہی یا برن ہوتی بھی اور اُسکے منہ میں جادے تو اُسکا روزہ فاسد ہو دے اور اگر وطنی کیا مردے یا چار ہائے سے بافرج کے سوا دوسرے بد نہیں جس طرح ان ہی یا بوسہ لیا یا مساس کیا تو ان سب صورتوں میں اگر انزال ہو تو قضا کرے اور اگر انزال نہ ہو تو قضا کرے \* اگر ایک شخص نے گوشت کھایا جو اُسکے دانت میں جنے برابر ہاتھ تو فقط قضا کرے اور وہ گوشت اگر جنے سے کم رہا ہو گا تو قضا کرے مگر جو گوشت کہ اُس گوشت کو منہ سے نکال کے ہاتھ میں لیا تب کھایا اگر جنے سے کم تھا قضا کرے فقط \* اور اگر کسی شخص نے ایک تلیں نگلا تو اُسکا روزہ فاسد ہوا مگر جو گوشت کہ اس تلیں کو کونجے گا تو اُسکے منہ میں چتر کے ناجیز ہو جاوے گا اُسکا روزہ فاسد نہ ہو گا اور جنت سی فی یعنی بھر منہ فی آ کے پھر جادے یا وہ آہے پھیرے تو روزہ فاسد ہو گا اور تھوڑی سی فی سے دونوں حالت میں فاسد نہ ہو گا اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کہا ہے کہ جب فی کو آہے پھیرے اگر چہ تھوڑی ہو تو بھی فاسد ہو گا اور فی آ کے پھر جائے سے اگر چہ بہت ہو فاسد نہ ہو گا تو بہت سی فی کے آہے پھیرے یعنی بالاتفاق فاسد ہو گا اور

تھوڑی سی سی فسی کے بھر جائیے سے بالاتفاق فاسد نہوگا اور تھوڑی سی سی فسی کو آہستہ پھیر لے مین ابویوسف رح کے نزدیک فاسد نہوگا خلافت محمد رح کے اور بہت سی سی فسی کے بھر جائے سے ابویوسف رح کے نزدیک فاسد ہوگا امام محمد رح کے نزدیک نہیں یہ سب مسئلہ شرح وقایہ مین ہی \* مسئلہ \* ایک صایم دیشم کا کام کرتا ہی اور آسنے دیشم سنہ مین ڈالا اور سبزی یا زردی یا سرخی رنگ کی زکلی اور تھوک مین ملی اور تھوک سبز یا زرد یا سرخ ہو گیا تب اُس تھوک کو آسنے لگا اور آسکا روزہ اپنا یاد ہی تو اُسکا روزہ فاسد ہوگا یہ کنز العباد مین ہی \* فصل تیسری روزے کی مکروہات کے بیان مین \*

\* مسئلہ \* مکروہ ہی روزہ دار کے واسطے کسی چیز کا مرہ بکھانا اور چبانا مگر لڑکے کے واسطے جسوقت کہ ضرورت پڑے یعنی کوئی چیز لسطہ علی نہ ملے کہ بغیر چبائے ہوئے لڑکے کو کھلا سکے \* اور مکروہ ہی بوسہ لینا جسوقت کہ جماع سے بے دہشت نہوئے \* مسئلہ \* اور سرمہ دینا اور مونچھ مین تیل لگانا اور مسواک کرنا اگرچہ ظہر کے بعد ہووے مکروہ نہیں ہی یہ شرح وقایہ مین ہی \* مسئلہ \* مسواک کرنا تر ہووے خواہ خشک ظہر کے قبل ہو خواہ بعد کچھ دہشت نہیں ہی یہ شرح اور اد مین ہی \* مسئلہ \* اور مکروہ ہی سحر کے کھالے کی تاخیر کرنی ایسے وقت تک کہ اُس مین شک آوے یعنی اس بات کی شک آوے کہ ابھی رات ہی یا صبح ہو گئی اور افطار کر لے مین جلدی کرنا افضل ہی سو مستحب ہی کہ افطار کرے مغرب

کئی نماز کے چلے اور افطار کے وقت سنت ہی کہ کہے \* اللہم لك صمت و بك استئث و علیك توكلات و ملی رزقك افطرت و صوم الغد من شهر رمضان فویث فاغفر لی ما قد میت و ما اخرت یہ فتاد اے عالمگیر مین ہی \* مسئلہ \* اگر کسی عورت کا مرد بد خو ہو دے کہ نمک کی زیادتی کے واسطے لڑائی کرے تو اُس وقت اگر نمک بکھے تو مکروہ نہ ہو دے یہ عمدہ الاسلام مین ظہیر ہے گھامی اور یہی مضمون شرح اور ادکا ہی \* مسئلہ \* مکروہ ہی دو روزہ رکھنا اس طرح کہ اُن دونوں کے بیچ مین افطار نہ کرے اور مکروہ ہی صوم الصمت اور اُس کے یہ مین مین کہ روزہ رکھے اور بات نہ کرے چپ رہا واسطے کہ یہ مجوس کا کام ہی یہ مضمون شرح اور دکا ہی \* مسئلہ \* مکروہ ہی روزہ دار کو بغیر وضو کے کلی کرنا یہ شرح اور ادکا ہی \* مسئلہ \* گھامی \* جو بدھا ضعیف کہ کم زوری کے سبب روزہ رکھنے سے عاجز ہو دے تو وہ روزہ نہ رکھے اور ہر روز ایک سکیں کو کھانا دیوے عید فطر کے صدقے کی طرح اور عید فطر کے صدقے کا بیان آگے آویگا انشاء اللہ تعالیٰ اور جب اُس بدھے کو روزہ رکھنے کی طاقت ہو دے تب اُس روز کی قضا ادا کرے یہ شرح دقاہ مین ہی \* مسئلہ \* اور عورت حاملہ اور عورت دوہم ہلانے والی جو وقت کہ اپنی جان یا بچے کی جان کا خوف رکھے یا مریض ہو دے اپنے مرض کی زیادتی کا خوف کرے یا مسافر ہو دے تو یہ چاروں افطار کر مین اور جب ان چاروں کا غرض دفع

ہو دے تب روز کی فضا ادا کریں بغیر صدقے کے یہ شرح وقایہ میں ہی  
 \* مسئلہ \* اور جس مسافر کو روزہ رکھنا نقصان نہ کرے تو اُسکو روزہ  
 رکھنا مستحب ہی اور نقصان کرے تو اُسکو افطار کرنا واجب ہی  
 یہ شرح وقایہ میں ہی \* مسئلہ \* اور جو شخص کہ سفر میں یا مرض میں  
 مر گیا تو اُسکے روزیکے بدلے میں صدقہ نہ دیا جاوے گا اور اگر بیمار تھا اور  
 اچھا ہوا تب مرایا مسافر تھا اور مقیم ہوا تب مرا تو اُسکے روزیکے  
 بدلے میں اُسکا دلی صدقہ دیوے اسطرح ہر کہ اگر وہ شخص صحت  
 اور اقامت کے بعد اُسکے جتنے روزے کہ فوت ہوئے تھے اتنے روز جبکہ  
 مرا ہو دے تو اُسکے سب روزیکے بدلے صدقہ دیوے اور اگر اتنے روز  
 نہیں جیا تو جتنے روز تندرست اور مقیم رہا اتنے ہی روز کے روزیکا  
 صدقہ دیوے اُسکی صورت یہ ہے کہ مثلاً ایک شخص کا دس روزہ  
 سفر میں یا بیماری میں فوت ہوا اور وہ شخص رمضان کے بعد  
 دس روز مقیم یا تندرست رہا تب مرا تو اُسکے دسوں روزیکے بدلے  
 صدقہ دیا جاوے گا \* اور اگر رمضان کے بعد پانچ روز مقیم یا پانچ روز  
 تندرست رہا تب بعد اُسکے مرا تو اُسکے پانچ ہی روزیکے بدلے کا صدقہ  
 دیا جاوے گا \* اور صدقہ دینے کے واسطے یہ شرط بھی ہے کہ وہ شخص  
 مرتے وقت کسی سے وصیت کر گیا ہو دے کہ میرے روزیکے  
 بدلے صدقہ دینا اور اُس نے جتنے مال چھوڑا ہی اُسکے مال کے  
 تیسرے حصے میں سے وصیت ادا کی جاوے گی یہ مضمون شرح وقایہ کا  
 ہی \* مسئلہ \* اور صدقہ ایک وقت کی نماز کا ایک روزے کے صدقہ

کے برابر ہی یعنی ہر وقت کسی نماز کے بدلے ایک روز کی صدقہ برابر دیوے یعنی کوئی شخص مر گیا اور اسکی نمازیں فوت ہوئیں تھیں تو اُسکے ولی اسقدر صدقہ دیوین اُسکے مال میں سے اور اس میں بھی شرط ہے کہ وصیت کر گیا ہو ورنہ مرنے وقت \* مسئلہ \* اور رمضان کی قضا چاہے برابر لگتا رہا ادا کرے اور چاہے تھوڑا تھوڑا کر کے ادا کرے اور اگر دو سال رمضان آجاوے تو اُسی رمضان کا روزہ رکھے تب بعد رمضان کے پہلے روز کی قضا کرے بغیر صدقہ کے یعنی اُسکو صدقہ دینا نہ ہو گا یہ شرح وقایہ میں ہے \* مسئلہ \* مگر مستحب ہے کہ برابر لگتا رہا قضا ادا کرے جس میں اُسکے کندھے سے واجب جلدی ساقط ہو جاوے یہ مضمون عمدۃ الاسلام کا ہے \* مسئلہ \* اور مرد یا عورت کے روزہ کے بدلے روزہ رکھے اور اسکی نماز کے بدلے نماز نہ پڑھے یہ شرح وقایہ میں ہے \* مسئلہ \* اور نفل کا روزہ جب کسی نے شروع کیا تب اُسپر اُسکا تمام کرنا فرض ہو جاتا ہے اور اگر اُس روز کو توڑے تو اُسپر قضا اُس روز کی فرض ہووے مگر جس ایام میں روزہ رکھنا منع ہے اگر اُس ایام میں نفل کا روزہ رکھینگا تو اُسکا تمام کرنا فرض نہ ہو گا اس واسطے کہ اس ایام میں روزہ رکھنا گناہ ہے پھر گناہ کرنا کس طرح فرض ہووے \* اور جس ایام میں روزہ رکھنا منع ہے وہ بانج روزہ ہیں ایک عید الفطر کے دن اور دوسرے عید اضحیٰ کے دن اور تین روز اُسکے بعد یعنی ذی الحجہ کی گیارہویں بارہویں تیسرہویں \* مسئلہ \* اور نفل کا روزہ بغیر خدا

نہ تو تھے اور ضیافت کے عذر سے نفل کا روزہ تو ترنا مباح ہی اور  
یہ حکم ضیافت کرنا اور ضیافت کھانا پینے کے واسطے  
ہی یعنی نفل کا روزہ افطار کرنا ضیافت کے عذر سے دو نو تک واسطے  
ہی یہ شرح وقایہ میں ہے \* مسئلہ \* اگر رمضان میں دن کو ایک لڑکا بالغ  
ہو یا کافر مسلمان ہو تو اس روز نامہ روزہ نہ کچھ کھاوے نہ پیوے بزرگی  
و مضان کے سبب سے اور اس روز کی قضا ادا کرے اگر جو دوپہر کے پہلے  
بالغ ہو اتھا یا مسلمان ہو اتھا اور نیت روز کی کیا تھا اور بعد نیت کے  
کچھ کھا یا تیب بھی نہ قضا کرے اس واسطے کہ صبح کو اس پر فرض نہ تھا  
اور اگر عورت حیض سے پاک ہوئی یا مسافر اپنے گھر آیا تو بچے دو نو  
نامہ روزہ نہ کچھ کھاوے نہ پیوے اور اس روز کے روز کی قضا ادا کرے  
یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے \* مسئلہ \* ایک مسافر کے افطار کی نیت کیا  
بعد اس کے اپنے گھر آیا تیب نفل روز کی نیت کیا اور نیت کرنے کا  
وقت تھا یعنی دوپہر کے پہلے تو وہ روزہ درست ہوا اور اگر وہ  
و مضا کا مہینا تھا تو اس پر اس روز کا پورا کرنا واجب ہو گیا اور اگر اس نے  
افطار کیا تو کفارہ نہیں ہے \* اور اس پر اگر مضمون کے رمضان میں  
دن کو سفر کیا تو اس پر بھی اس روز کا پورا کرنا واجب ہو گیا اور  
اگر اس نے افطار کیا تو کفارہ نہیں ہے یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے  
• مسئلہ • چھ عذر ہیں کہ روزہ دار کو افطار کرنا مباح کہ دیتے ہیں  
• پہلی سفر \* اور دوسرے مرض جو روزے زیادہ ہو یا ایسا کہ ہلاک  
کے \* تیسرے عذر کا حامل ہونا \* چوتھے دودھ پلانا مگر جب



روزِ یسے اُن دونوں عورتکی جانکویا اُنکے لڑکے کو نقصان ہو دے \* اور  
 پابِ نحویں بڑی شدتکی بیاس جس سے ہلاک ہو نیکا خوف ہو دے \*  
 تھتھہیں بڑی شدت کی بھوکہ جس سے ہلاک ہوئے کا خوف  
 ہو دے یہ سناہ شرح اوراد سے لکھا ہی \* سناہ \* جبوقت  
 خازی رمضان کے مہینے میں دشمن کے مقابل ہو دے اور خوف  
 کرے کہ اُسکو روزہ کم زور کر دیگا تو اُسکے واسطے افطار کرنا  
 افضل ہے اس واسطے کہ کم زوریکے سبب جو خلل کہ دیں میں ہوگا یعنی  
 وہ شخص کفارونکے قتل کرے سے باز رہیگا تو اُس خلل کا بدلہ بغیر  
 اُسوقت کے نہوکیگا اور جو خلل کہ افطار کے سبب سے رمضانکے  
 روزیمیں ہوگا تو اُسکا بدلہ دوسرے ایام میں ہو سکیگا تو اس واسطے  
 افطار کرنا افضل ہوا یہ شرح اوراد سے لکھا ہی \* فائدہ \* خازی کہتے ہیں  
 اُن مسلمانوںکو جو کفارون سے دیں کے واسطے لڑائی کرے ہیں  
 \* سناہ \* مستحب ہے روزہ رکھنا ایام بیض میں اور ایام بیض  
 کہتے ہیں ہر مہینے کی تیرھویں چودھویں بندرھویں کو مگر ذی الحجہ  
 کی تیرھویں کو نہ رکھے یہ شرح اوراد سے لکھا ہی \*  
 \* فصل چوتھی اعتکاف کے بیان میں \*

اعتکاف سنت ہو کہ وہی اوراعتکافکے معنی یہ ہیں کہ اعتکافی نیت کرکے  
 دیر تک رہنا روزہ دار کا مسجد میں جس میں جماعت ہوتی ہے \* بہت  
 کم مدت اُسکی ایک روز ہے تو پھر جو کوئی اعتکاف کرے اور ایک روز  
 تمام ہونے کے پہلے چھوڑ دیوے تو اُسپر اُسکی فضا ہے یہ مضمون

شرح وقایہ کا ہی \* مسئلہ \* اعتکاف سنت ہو کہ وہ ہی اس واسطے کہ نبی ﷺ اعتکاف کرتے تھے رمضان کے اخیر عشرہ میں یہ مضمون شرح اور ادا اور ہدایہ میں ہی \* مسئلہ \* محیط میں لکھا ہی کہ اعتکاف دو قسم ہی پہلے قسم نفل اور نفل کے یہ معنی کہ اعتکاف شروع کرے اور اپنے اوپر واجب نہ کرے • اور دوسرا واجب اور اُس کے یہ معنی ہیں کہ اپنے اوپر اعتکاف واجب کرے خلاصہ یہ ہی کہ واجب وہ ہی کہ اعتکاف کی نذر کرے مثلاً کہے کہ میں اللہ کے واسطے اعتکاف کرونگا ایک روز یا ایک مہینے یا ایک برس اور نفل وہ ہی کہ مسجد میں اعتکاف کی نیت سے داخل ہووے اور اپنے اوپر واجب نہ کرے اور یہی مضمون شرح اور ادا کا ہی \* مسئلہ \* معتکف مسجد میں سے باہر نہ نکلے مگر حاجت انسانی کے واسطے جس طرح پیشاب یا حاضری یا جمعہ کے واسطے آفتاب دھلے نکلے اور جسکا مکان جامع مسجد سے دور پڑے تو وہ ایسے وقت جادے کہ جمعہ پادے اور سنتیں پڑھے جمعہ کے پہلے چھ رکعت دو تہیۃ المسجد اور چار رکعت سنت قبل جمعہ خواہ فقط چار ہی رکعت سنت قبل جمعہ اور جمعہ کے بعد چھ رکعت سنت پڑھے خواہ چار ہی رکعت \* مسئلہ \* اور اس قدر سے زیادہ دیر کرنا معتکف کا جامع مسجد میں اعتکاف کو فاسد نہیں کرتا ہی یہ شرح وقایہ میں ہی اور یہی ہدایہ میں ہی کہ اگر معتکف جامع مسجد میں جمعہ اور اُسکی قبل بعد کی سنت پڑھنے سے زیادہ چھرا تا تو اُسکا اعتکاف فاسد نہوگا اس واسطے کہ جامع مسجد بھی اعتکاف کی جگہ ہی مگر یہ

مستحب نہیں ہے اس واسطے کہ اُسے ایک ہی مسجد میں اعتکاف کرنا  
مقرر کیا تھا سو دو مسجد میں بغیر ضرورت کے اعتکاف نہ ادا کرے \* مسئلہ  
اؤ اگر بغیر ضرورت کے مسجد میں جسے ایک ساعت بھی باہر نکلے تو اعتکاف  
باطل ہو دے \* اؤ رکھا دے اؤ پیوے اؤ سو دے اؤ خرید کرے  
اؤ بیچے مسجد میں بغیر سودا حاضر کئے ہوئے یعنی سودا لائے نہ بیچے  
اؤ متکلف کے سوا کوئی دوسرا یہ سب کام کرے اؤ چپ نہ  
اعتکاف میں اؤ نیک باتیں سوائے کچھ نہ بولے یہہ بشرح و قایہ میں ہی  
\* مسئلہ \* کہ وہ ہی اعتکاف میں چپ رہنا اؤ مستحب ہی اللہ کا ذکر کرنا  
یہہ کنز العباد میں سراچہ سے لکھا ہے \* مسئلہ \* اؤ اعتکاف کو باطل نہ کرتی ہی  
وطی اگر چہ رات کو ہو دے یا صبح سے اؤ متکلف کا وطی کرنا فرج میں اؤ  
بوسہ لینا اؤ عورت کا چھونا اگر وہ منزل ہو دے تو اعتکاف کو باطل کرتا ہی  
اؤ اگر منزل نہ ہو دے تو اعتکاف باطل نہیں ہوتا اگر چہ یہہ کام  
اعتکاف میں حرام ہیں یہہ شرح و قایہ میں ہی اؤ یہی مضمون ہدایہ کا ہی  
\* قاعدہ \* وطی کہتے ہیں جماع کو \* مسئلہ \* اؤ عورت کی بوسہ سے اعتکاف  
اُس کے گھر کی مسجد میں ہی اؤ گھر کی مسجد سے وہ مقام مراد ہی  
جو نماز کے واسطے مقرر ہے اس واسطے کہ اُس عورت کے واسطے اُس مکان میں  
برآہن رہی \* اؤ اگر اعتکاف کرے جماعت کی مسجد میں تب بھی درست  
ہی یہہ کنز العباد میں کافی سے لکھا ہے \* مسئلہ \* عورت کو نہیں ملایق ہی  
کہ اپنے شوہر کے بغیر اؤ اعتکاف کرے یہہ کنز العباد میں سراچہ  
سے لکھا ہے \* اؤ جس شخص نے اپنے اوپر اعتکاف کی روک تھام واجب

کیا تو اُن روزوں کی رات میں بھی اُسکو اعتکاف میں کرنا واجب ہو گیا ہر  
گدگداتا اگرچہ اُس نے برابر گدگداتا اور اعتکاف کر نیکی نیت میں نہیں کی تھی یہی مضمون  
شرح وقایہ اور ہدایہ اور مختصر فقہ ریکاحی \* مسئلہ \* اور جو کہیں  
اپنے اُپر کہہ دن کا اعتکاف واجب کیا یعنی کئی دن سب کے اعتکاف کی نذر کیا  
تو اُن دنوں کا اعتکاف اُن دنوں کی رات سمیت ہی درہمی لازم  
ہو جائیگا اگرچہ درہمی کی شرط نہ کیا ہو گا \* مسئلہ \* اور دو روز کی  
نیت کی تو دونوں روز کی رات بھی داخل ہو جائیگی \* مسئلہ \* اور جو کوئی  
خاص کر کہے دن ہی کے اعتکاف کی نیت کرے تو اعتکاف صحیح ہو ایہ مضمون  
شرح وقایہ کا ہی اور اگر ایک دن کے اعتکاف کی نذر کرے تو اُممیں  
اُن دن کی رات داخل نہ ہو دے یہ عالم گیری میں ہی \* مسئلہ \*  
اور جب اپنے اعتکاف کی نیت میں رات اور دن کو داخل کیا تو شروع  
کر کے اعتکاف کو رات سے اس واسطے کہ اصل یہ ہی کہ ہر رات تابع ہی  
اُس دن کی جو اُس کے بعد ہی یہ عالم گیری میں ہی یعنی سجد میں داخل  
ہو آفتاب دینے کے پہلے اور نکلے آفتاب دینے کے بعد ایک دن  
رات ہو یا دو تین دن رات یا زیادہ سب کو اسی پر قیاس کرے \*

\* فصل ہائے بھوین صدقہ فطر کے بیان میں \*

\* مسئلہ \* صدقہ فطر کا گیہوں یا اُسکے آٹے یا اُسکے ستوسے یا سو کھ  
انگوڑے آدھی صاع \* اور خرما یا جو یا اُسکے آٹے سے ایک صاع اور  
وہ صاع جس میں آٹھ رطل ماش یا مسودہ سمادے یہ شرح وقایہ میں  
ہی \* غائدہ \* اور اس صاع سے مراد صاع عرفی ہی اور صاع عرفی  
چار من کی ہی اور من چالیس استاد کا اور استاد سار تھے چار مثقال کا

اؤر استاد کے معنی سیر تو اس حساب سے سن ایک سو اسی شمال کا ٹھہرا  
 یہ شرح وقایہ میں ہے \* فائدہ \* اؤر شمال بیس قیراط کا ہوتا ہے اؤر  
 قیراط ہانچ جو کا یہ شرح وقایہ کے باب ذکوۃ الاموال میں ہے \* فائدہ \*  
 صاع آٹھ رطل کی ہے اؤر ہر رطل بیس سیر کا اؤر ہر سیر ساڑھے  
 چھ درم شرعی کا اس حساب سے صاع ایک ہزار چالیس درم شرعی  
 کی ٹھہری اؤر ایک درم چودہ قیراط کی ہے اؤر ایک قیراط ہانچ جو کا تو اس  
 حساب سے ایک درم ستر جو کی ہے اؤر گھونگہی کے حساب سے ایک درم پینتیس  
 گھونگہی کی ہے یہ مضمون شرح اورداد کا ہے \* فائدہ \* ایک صاع کا  
 بہتر ہزار آٹھ سی جو ہوا اؤر اس قدر جو کی جو بیس ہزار دوسو ساٹھ  
 اؤر چھ ستر رتی ہوئی دو جو اد پر \* اؤر رتی ہوتی ہے تین جو کی اؤر  
 اس قدر رتی کا تین ہزار اؤر تین بیس ماشہ ہوا دو رتی اؤر دو جو اد پر  
 اؤر ماشہ ہوتا ہے آٹھ رتی کا اؤر اس قدر ماشہ کا دو سو باون تولہ  
 ہوا نو ماشہ اؤر دو رتی دو جو اد پر اؤر تولہ ہوتا ہے بارہ ماشہ کا اؤر  
 اس قدر تولہ کا تین سیر ہوا اڑھائی چھ تا ک تین ماشہ دو رتی دو جو اد پر  
 یعنی ایک صاع کا تین سیر ہوا بارہ تولہ نو ماشہ دو رتی دو جو اد پر اؤر  
 یہ حساب جو نہوی سیر کا ہے اؤر جو نہوی سیر چھیانو کے روئے  
 بنارس کی اؤر بنارس کی دو پیہ دس ماشہ کا ہے اس بطور ہے ایٹے ابٹے  
 شہر کے سیر کا حساب جو چار سو تولے کے لکھوے اسو اسطے ہونے  
 تولہ بھی لکھ دیا ہے کیونکہ تولے سے سیر بنالینا آسان ہے اؤر تولہ سب  
 شہر والے سمجھ جاتے ہیں \* مسئلہ \* اؤر صدقہ فطر کا واجب ہے  
 اس شخص پر جو صر ہووے یعنی آزاد ہووے کسی کا غلام نہوے

یہ شرح وقایہ میں ہے  
 اؤر شمال بیس قیراط کا ہوتا ہے  
 قیراط ہانچ جو کا یہ شرح وقایہ کے  
 باب ذکوۃ الاموال میں ہے  
 صاع آٹھ رطل کی ہے  
 اؤر ہر رطل بیس سیر کا  
 اؤر ہر سیر ساڑھے  
 چھ درم شرعی کا  
 اس حساب سے  
 صاع ایک ہزار  
 چالیس درم شرعی  
 کی ٹھہری  
 اؤر ایک درم  
 چودہ قیراط کی  
 ہے اؤر ایک  
 قیراط ہانچ جو  
 کا تو اس  
 حساب سے  
 ایک درم  
 ستر جو کی  
 ہے اؤر گھونگہی  
 کے حساب سے  
 ایک درم  
 پینتیس  
 گھونگہی کی  
 ہے یہ مضمون  
 شرح اورداد  
 کا ہے  
 فائدہ  
 ایک صاع کا  
 بہتر ہزار  
 آٹھ سی جو  
 ہوا اؤر اس  
 قدر جو کی  
 جو بیس ہزار  
 دوسو ساٹھ  
 اؤر چھ ستر  
 رتی ہوئی  
 دو جو اد پر  
 اؤر رتی  
 ہوتی ہے  
 تین جو کی  
 اؤر  
 اس قدر  
 رتی کا  
 تین ہزار  
 اؤر تین  
 بیس ماشہ  
 ہوا دو رتی  
 اؤر دو جو  
 اد پر  
 اؤر ماشہ  
 ہوتا ہے  
 آٹھ رتی  
 کا اؤر اس  
 قدر ماشہ  
 کا دو سو  
 باون تولہ  
 ہوا نو  
 ماشہ اؤر  
 دو رتی  
 دو جو اد  
 پر اؤر تولہ  
 ہوتا ہے  
 بارہ ماشہ  
 کا اؤر  
 اس قدر  
 تولہ کا  
 تین سیر  
 ہوا اڑھائی  
 چھ تا ک  
 تین ماشہ  
 دو رتی  
 دو جو اد  
 پر  
 یعنی ایک  
 صاع کا  
 تین سیر  
 ہوا بارہ  
 تولہ نو  
 ماشہ دو  
 رتی دو جو  
 اد پر اؤر  
 یہ حساب  
 جو نہوی  
 سیر کا ہے  
 اؤر جو نہوی  
 سیر چھیانو  
 کے روئے  
 بنارس کی  
 اؤر بنارس  
 کی دو پیہ  
 دس ماشہ  
 کا ہے  
 اس بطور  
 ہے ایٹے  
 ابٹے  
 شہر کے  
 سیر کا  
 حساب  
 جو چار سو  
 تولے کے  
 لکھوے  
 اسو اسطے  
 ہونے  
 تولہ بھی  
 لکھ دیا  
 ہے کیونکہ  
 تولے سے  
 سیر بنالینا  
 آسان ہے  
 اؤر تولہ  
 سب  
 شہر والے  
 سمجھ جاتے  
 ہیں  
 مسئلہ  
 اؤر صدقہ  
 فطر کا  
 واجب ہے  
 اس شخص  
 پر جو صر  
 ہووے  
 یعنی  
 آزاد  
 ہووے  
 کسی کا  
 غلام  
 نہوے

اور مسلمان ہودے اور وہ شخص مالک ہودے نصاب ذکوہ کا ۸۵  
 اور وہ نصاب زیادہ ہودے اُسکے رہنے کے گھر سے اور اُسکے  
 لباس سے اور اُسکے گھر کے اسباب سے اور اُسکے سواریکے  
 گھوڑے سے اور اُسکے ہتھیار سے اور اُسکے غلام سے جو خدمت کے  
 واسطے ہیں اگرچہ اُس شخص کو مال ملے ہوئے ایک برس نہ گذرا ہو  
 بخلاف اُس نصاب کے جس میں ذکوہ دینا واجب ہوتا ہے کیونکہ اُس نصاب  
 میں شرط ہے کہ مال ماننے کے روز سے ایک برس گذرے تب ذکوہ  
 دیوے اور صدقہ فطر دینے کی واسطے یہ شرط نہیں ہے اور ایسے  
 شخص پر جس پر صدقہ فطر کا واجب ہے صدقہ ذکوہ کا لینا حرام ہے یہ  
 مضمون ہدایہ اور شرح وقایہ کا ہے \* فائدہ \* اور نصاب ذکوہ کہتے ہیں  
 سونیکے حساب سے بیس من قال سو نیکو اور ایک من قال سو جو کا اور  
 چاندی کے حساب سے دو سو درم کو تو پھر جو شخص اس قدر مال کا  
 مالک ہودے تو اُس پر قربانی کرنا اور صدقہ فطر کا دینا واجب ہوتا ہے \*  
 \* مسئلہ \* اور جس شخص پر صدقہ فطر کا واجب ہے وہ ادا کرے  
 اپنی جان کی واسطے اور اپنے چھوٹے لڑکے کی طرف سے اگر بدوہ لڑکا  
 مالک نصاب کا نہ ہو دے اور اپنے غلام لونڈی کی طرف سے جو خدمت کے  
 واسطے ہیں اگرچہ بدوہ ہودے یا اُم ولد ہودے یا کافر ہودے \* اور  
 اپنی جو رد کی طرف سے اور برتے لڑکے کی طرف سے صدقہ نہ دیوے اور اپنے  
 چھوٹے لڑکے کی طرف سے جو مالک نصاب کا ہے نہ دیوے بلکہ اُس کی  
 مال میں سے دیوے اور مکاتب کی طرف سے اور اُس غلام کی طرف سے  
 جو سوداگر کے واسطے ہے نہ دیوے اور اُس غلام کی طرف سے جو بھانجا ہے

نہ دیونے گرجہ جب وہ بھاگنے کے بعد پھر آیا نہ دے تو اُسکی طرف سے دیونے  
 اور جو ایک ظلم یا بہت ظلم دو شریک کے بیچ ہو دے تو اُن خلا مونکی  
 طرف سے کسی شریک پر صدقہ واجب نہ دے \* اور صدقہ فطر کا واجب  
 ہوتا ہی عید الفطر کے صبح ہوئے سے تو پھر جو شخص مسلمان ہوا  
 یا پیدا ہوا عید الفطر کے صبح ہو نیکی پہلے تو اُسکے واسطے واجب ہوتا ہی  
 سا اور صدقہ فطر کا واجب نہیں ہوتا ہی اُسکے واسطے جو عید الفطر کی  
 نہات کو مرا یعنی صبح ہو نیکی پہلے چاند رات کو مرا یا مسلمان ہوا یا پیدا ہوا  
 عید الفطر کے صبح ہو نیکی بعد تو اندونو پر صدقہ فطر واجب نہیں ہوتا ہی  
 اور اگر صدقہ فطر کا پہلے سے دیونے تو درست ہی اور مستحب ہی  
 صدقہ فطر کا صبح ہوئے کے بعد بخدی دینا اور اگر تاخیر کرے صدقہ دینے میں  
 تو اُسکے کندھے سے صدقہ ساقط نہ دے بغیر دئے ہوئے \* مسئلہ \* اگر  
 کوئی مسافر یا مریض یا عورت حاملہ یا عورت دودھ پالنا یا الی روزہ  
 رمضان کا اقطاع کرے تو اُن سب کو نکہ کندھے سے صدقہ فطر کا ساقط نہ دے  
 یہ غیرۃ الاسلام میں ہی \* عمدۃ الاسلام میں سراجی سے لکھا ہی کہ صدقہ  
 فطر کا دینے میں تین چیز کا فائدہ ہی ایک تو قبول ہونا روزیکا \* اور  
 دوسرے نجات مانا موت کے وقت جان کنڈنی کی ایداسے \*  
 اور تیسرے بے دہشت ہونا قبر کے مذاپ سے \*

### \* فصل چھ میں قربانی کے بیان میں \*

\* مسئلہ \* ایک بکرہ قربانی کرنا ایک ہی آدمی سے درست ہی اور  
 ایک گائے اور ایک اونٹ ایک آدمی سے بھی درست ہی اور  
 اگر سات آدمی تک شریک ہو کر ایک گائے یا ایک اونٹ قربانی

کہیں تب بھی درست تھا مگر جب کہ ساتون آدمی برابر ساتواں ساتوان  
 حصہ قیمت کا دیوین اور اگر ساتون شریک مین سے ایک بھی ساتوین  
 حصے سے کم قیمت دیکھا تو کسی کی قربانی درست نہوگی یہ  
 شرح وقایہ مین ہی \* مسئلہ \* اور قربانی آونت اور گائے اور بکری  
 اور بھینس سے درست ہی یہ قدوری مین ہی \* فائدہ \* دہنہ  
 اور بھیرسی بکری کی جنس مین داخل ہی \* اور بھینس گائے کی  
 جنس مین داخل ہی \* مسئلہ \* اور قربانی کا گوشت شریک  
 لوگ تول کر تقسیم کریں اٹکل سے ہمیں مگر جب گوشت کے ساتھ  
 پایہ اور چمڑا بھی ملا کے تقسیم کریں تو درست ہی اس طرح ہر کہ  
 ہر ایک کے حصے مین کچھ گوشت اور کچھ پایہ کا ٹکرا ہو دے اور خواہ  
 ہر ایک کے حصے مین گوشت اور کچھ چمڑا ٹکرا ہو دے اور خواہ ایک  
 حصے مین گوشت اور پایہ ہو دے اور دوسرے حصے مین گوشت اور چمڑا  
 ہو دے یہ شرح وقایہ مین ہی \* مسئلہ \* اور اگر ایک شخص نے قربانی  
 کے واسطے ایک گائے خرید کیا اور خریدنے کے بعد چھ آدمی اور  
 بھی شریک ہو گئے تو درست ہی اور یہ شریک ہونا خرید  
 کر نیک پہلے مستحب ہی کیونکہ خریدنے کے بعد شریک ہونا مکروہ ہی  
 یہ شرح وقایہ مین ہی \* مسئلہ \* اور قربانی واجب ہمیں ہی  
 مگر اسی پر جس پر صدقہ فطر کا واجب ہی اور صدقہ فطر کے  
 واجب ہونے کا بیان آوہر ہو چکا اور قربانی جو واجب ہی سو  
 پیچہمبر علیہ السلام کے فرمانے سے کہ آپ نے فرمایا من وجد سعة ولم یضیع  
 فلا یقر بن مصلانا \* اس کے یہ معنی کہ جو شخص کہ مقدور والا



ہودے اور قربانی نکرے تو وہ ہماری مسجد میں نہ آدے \*  
 اور قربانی انہی ہی جان کے بدلے کرے اپنے چھوٹے لڑکے کی طرف سے  
 سے نہیں بلکہ لڑکے کی طرف سے لڑکے کے مال سے اُس کا  
 باپ یا اُس کا دسی قربانی کرے اور لڑکا آپسی گوشت کھا دے  
 اور اُس کے کھانے سے جو باقی رہے تو اُس کو اُس چیز سے بدلے  
 کہ اُس چیز سے لڑکا فائدہ ہا دے مثلاً لباس یا موذہ یہہ شرح  
 وقایہ میں ہی \* فائدہ \* اور دسی کے یہہ معنی کہ مثلاً ایک لڑکے  
 کا ما باپ مر گئے اور کسی شخص کو وہ لڑکا سوچ گئے تو جب کو  
 لڑکا سوچا ہی وہی شخص دسی ہی \* مسئلہ \* اور قربانی کا  
 اول وقت عید اضحیٰ کی نماز کے بعد ہی اگر شہر میں قربانی کرے  
 اور اگر شہر کے سوائے دوسرے مکان میں قربانی کرے تو نحر کے  
 روز کے صبح ہو نیکی کے بعد \* اور نحر کا روز ذی الحجہ کی دسویں  
 تاریخ کو کہتے ہیں اور قربانی کا آخر وقت ذی الحجہ کی بارہویں  
 تاریخ تک ہی آفتاب دینے کے تصور آسا پہلے تک \* اور جو شخص  
 کہ قربانی کے اول ایام میں صاحب مال تھا اور آخر ایام میں فقیر ہو گیا  
 تو اُس پر قربانی واجب نہوگی اور اگر عید اہوا ما کے شکم سے قربانی  
 کے آخر روز میں تو اُس پر قربانی واجب نہوگی اور اگر قربانی کے آخر روز میں  
 مر گیا تو اُس پر قربانی واجب نہوگی یہہ شرح وقایہ کا مضمون ہی \* مسئلہ \*  
 شرح وقایہ میں ہی کہ مکر وہ بھی ذبح کرنا رات کے وقت اور یہی مضمون کنز العباد  
 میں ہدایہ سے لکھا ہی کہ رات کو ذبح کرنا درست ہی مگر مکر وہ ہی  
 اس واسطے کہ شبہ ہی کہ اندھیری رات میں ذبح کر لے میں غلطی ہو دے

\* مسئلہ \* اؤر اگر قربانی ترک کیٹا اؤر اُسکا ایام گزر گیا تو جس شخص  
 میے نذر کیا ہو کہ میں قربانی کرونگا یا فقیر ہو اؤر قربانی کے واسطے جانور  
 خرید کیا ہو اس صورت میں یہ دونوں زندہ جانور صدقہ کریں اؤر  
 اگر صاحب مال ہو تو قیمت جانور کی صدقہ کرے جانور خرید کیا ہو  
 خواہ ہمیں اس واسطے کہ اُسکی اُدھر قربانی واجب بھی خرید کرے خواہ ہمیں  
 یہ شرح وقایہ میں بھی \* مسئلہ \* اؤر درست بھی کچھ مہینے کا دنبہ قربانی  
 کرنا اؤر کچھ مہینے سے کم کا درست ہمیں اؤر اُدنت پانچ برس یا زیادہ کا  
 اؤر پانچ برس سے کم کا درست ہمیں اؤر گائے دو برس یا زیادہ کی  
 اؤر دو برس سے کم کی درست ہمیں اؤر بکری ایک برس یا زیادہ کی  
 اؤر ایک برس سے کم کی درست ہمیں اؤر اگر قربانی کا جانور سدا  
 ہو دے یعنی بے سنگھ کا یا بدتھا ہو دے یا دیوانہ ہو تو قربانی  
 درست بھی اؤر اگر اندھا ہو یا کانا ہو یا بہت لاغر ہو یعنی اسقدر  
 لاغر ہو کہ اُسکی ہڈیوں میں مغز نہ ہو دے یا اسقدر لنگڑا ہو کہ قربانی  
 کرنیکی جاہر تک نہ جاسکے تو اسب جانور و نکو قربانی کرنا درست ہمیں بھی  
 یہ شرح وقایہ میں بھی اؤر لاغر کے معنی دبا \* مسئلہ \* اؤر جس  
 جانور کا ایک ہاتھ یا ایک بانوں کتا ہو دے یا اُسکا کان دوسرے حصے  
 سے زیادہ کتا ہو دے یا اُسکی دم دوسرے حصے سے زیادہ کتی ہو دے  
 یا اُسکی آنکھ دوسرے حصے سے زیادہ کتی ہو یا اُسکا جوڑے دوسرے  
 حصے سے زیادہ کتا ہو تو اسب جانور و نکو قربانی کرنا درست ہمیں  
 یہ شرح وقایہ میں بھی \* مسئلہ \* اؤر قربانی کریں الا قربانی کے گوشت  
 میں سے آپ کھا دے اؤر غنی اور فقیر کو کھلا دے اور جمع کر

رکھے یہ فدوری اور ہدایہ کا مضمون بھی اور یہی مضمون شرح وقایہ کا  
 بھی \* فائدہ \* تو اس سے یہ معلوم ہوا کہ اگر صاحب ہال کو کوئی  
 قربانی کا گوشت دیوے تو اُسکو لینا درست ہے \* مسئلہ \*  
 اور مستحب ہے تصدق کرنا قربانی کا تیسرا حصہ گوشت اور  
 عیال دار کو صدقہ نہ کرنا واسطے کہ ترک کے بالے فراغت سے  
 کھاویں اور ذبح کرنا اپنے ہاتھ سے اگر بخوبی ذبح کر سکے  
 اور اگر بخوبی ذبح نہ کر سکے تو دوسرے کو حکم کرے  
 یہ مضمون شرح وقایہ میں بھی \* مسئلہ \* اور قبلہ کی طرف  
 اُس جانور کا منہ کر دیوے اور ذبح کے وقت کہے  
 اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَ اِلَيْكَ اِنْ صَلَّاتِي وَ نُسُكِي وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِي  
 اِلَيْكَ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَ بِذَلِكَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ  
 اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ \*  
 اور فُلان ابن فُلان کی جگہ پر قربانی کر لے والے اور اُسکے باپ کا نام  
 لیا جاوے مثلاً اسطرچ پر کہے \* اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ عَمِلِ اللّٰهِ ابْنِ عَمِرِ  
 اور ذبح کر کے جھوڑ دیوے جب سرد ہو دے تب اُسکی کھال  
 کھینچے اور گوشت بنا دے یہ مضمون کنز العباد کا بھی \*  
 \* فضائل ساتویں عقیدہ کے بیان میں \*  
 \* مسئلہ \* شرعۃ الاسلام میں لکھا ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ عقیدہ کا  
 یہ حق ہے کہ بیٹا پیدا ہو تو دو بکری اور بیٹی پیدا ہو تو ایک بکری ذبح  
 کرے اور نبی ﷺ کے اپنے طرف سے عقیدہ کیا ہے نبی ہو نیکی محمد اور  
 عقیدہ کے ذبح کرنے وقت کہے \* اَللّٰهُمَّ هَذَا عَقِيْقَةُ ابْنِ فُلَانٍ دَمَهَا

بَدَّ بِرَقَّتْ مَحْمَدًا بِرَحْمَتِهِ وَعَظَّمَتْهَا بِعَظَمَتِهِ وَجَلَّلَهَا بِجَلَالِهِ وَشَعَّرَهَا  
 بِمَقَرِّهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا فَلَاءً لَا يَنْبِي مِنَ النَّارِ بِمُحَمَّدٍ اللَّهُ أَكْبَرُ  
 اور فلاں کی جاگہ پر اس لڑکے کا نام لیوے اور عقیقہ کی پختی تو اسے  
 یعنی اُسکو بکاوے پوری پوری عضو اور دالی کو ایک دانہ ادبوسے  
 اور اُسکی تصدیق کرے اور یہ عقیقہ بعد اہو یکے ساتویں روز یا  
 چادھویں روز یا اکیسویں روز کرے اور لڑکے کا سر موند دوا دے  
 اور اُسکے بال کے وزن برابر چاندی تصدیق کرے \* سئلہ \* اور  
 جو شرط اور احکام کہ قربانی کے جانور میں ہی وہی عقیقہ میں ہی اور لڑکے  
 کھدا ہونے کا ان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہی جاوے اور  
 فلاں فرمایا دوسری میتھی چیز منہ سے کھل کے اُسکے تالو میں بگا  
 دیوے یہ شرح مشکوٰۃ میں ہی \* سئلہ \* کنز العباد میں لکھا ہی کہ بیتا  
 پیدا ہو تو عقیقہ میں دو بکری اور لڑکی ہو تو ایک بکری کرے اور اگر بیٹا  
 پیدا ہو سکے میں ایک ہی بکری کرے تو کچھ دہشت میں \* سئلہ \*  
 مستحب ہی کہ جب لڑکا بولنے لگے تب پہلا لا الہ الا اللہ اُسکو سکھاوے  
 اس واسطے کہ اُسکی پہلی بات کلمہ ہو واللہ اعلم بالصواب \* اس فقیر  
 گنہگار نے اس کتاب کو تالیف و ترجمہ کر نیکی کئی برس بعد حج کے سفر  
 سے پھرتے ہوئے سنن بارہ سو تینتالیس ہجری میں اور بعد اُسکے  
 ایک بار اور بھی چھپوایا تھا سو اب پھر تیسویں بار سنہ ۱۲۶۷  
 ہجری میں بعض مقام پر مضمون صاف ہوئے کھلے کچھ لغتیں زیادہ  
 و کرم کیا اولو بہت سے لکھنے لکے جو چھوٹ گئے تھے سو انکو اُلکے

مقام بردا اخل کیا لب جس کے پاس وہ کتاب ہو وہ اس کے موافق اپنی  
اپنی کتاب کو درست کرے \* یارب العالمین جو اس کتاب میں مسہر  
خطا ہوئی ہو اس کو بخش دے اور اس کتاب کے پڑھنے والوں کو  
امنا مقبول کر اور ان کے گناہوں کو بخش اور ان کے ذہن کو  
کھول دے اور انکو مسئلہ دان کر اور ان کا دغون جہان میں  
بھلا کر اور سب مومن مردوں اور عورتوں پر رحمت کر  
آمین یارب العالمین \*

\* فہرست نسخہ مفتاح الجنۃ \*

تفصیل	صفحہ	تفصیل	صفحہ
پہلا باب ایمان کے بیان اور		تھرتین فصل جو تھے کے	
نماز کی فضیلت میں	۱۱	بیان میں	۲۸
پہلی فصل ایمان کے بیان میں	ایضا	ساتویں فصل تیسرے کے بیان میں	۲۹
دوسری فصل نماز کی فضیلت میں	۱۴	آٹھویں فصل روزوں پر مسح	
دوسرا باب طہارت کا بیان میں	ایضا	کمرے کے بیان میں	۳۴
پہلی فصل وضو کے بیان میں	۱۵	نویں فصل ٹکاڑھی اور زخم پر	
دوسری فصل وضو تو تھے		مسح کرنے کے بیان میں	۳۸
کے بیان میں	۱۹	دسویں فصل حیض و نفاس	
تیسری فصل غسیل کے بیان میں	۲۱	واحتیاض اور منہ و ر کے بیانیہ میں	۴۰
چوتھی فصل بانی کے بیان میں		گیارہویں فصل نجاست کے	
پنچم میں وضو درست ہی	۲۴	بال کر کے کے بیانیہ میں	۴۹
باہجہ میں فصل کوئی کے بیانیہ میں	۲۷		

- بارہویں فصل نجاست کے قسم  
۱۷۹ اؤد اُسکے حکم کے بیان میں ۵۱
- دسویں فصل نماز میں حد ث  
۹۸ ہو جائیکے بیان میں
- تیرہویں فصل استبرائ اور استنجا  
۹۹ اؤد استنجا کے بیان میں ۵۴
- یاد دہویں فصل مسوق کے  
۱۰۰ بیان میں
- تیرہویں فصل نماز کے قاسد  
ہونے کے بیان میں ایضا
- چودھویں فصل نماز کی مکروہات کے  
۱۰۳ بیان میں
- بند دہویں فصل وتر کی نماز  
۱۰۶ کے بیان میں
- سولہویں فصل نماز کی سنت  
۱۰۸ کے بیان میں
- سترہویں فصل تراویح کے  
۱۰۹ بیان میں
- آٹھارہویں فصل کسوف اور  
خسوف کی نماز کے بیان میں ۱۱۱
- ۸۴ انیسویں فصل استسقا کی  
نماز کے بیان میں ۱۱۲
- ۸۶ بیسویں فصل فرض کے پائیکے  
بیان میں ۱۱۳
- تیسری فصل نماز کی شرائط  
۶۳ اخلاص کے بیان میں
- تیسری فصل نماز کی شرطوں کے  
۶۶ بیان میں
- چوتھی فصل نماز کی صفت کے  
۷۳ بیان میں
- پانچویں فصل نماز کے واجبات کے  
۸۰ بیان میں
- چھٹیں فصل نماز کی سنتوں  
۸۱ کے بیان میں
- سیاق میں فصل نماز کے مستحب کے بیان میں ۸۴
- آٹھویں فصل نماز ادا کرنے کے  
قائد کے بیان میں ۸۶
- نویں فصل جماعت کے بیان میں ۹۲

۱. اکیسویں فصل فوت نماز و نکی  
بیان مین ۱۵۴  
۲. بیسویں فصل کعبہ مین نماز  
پر تھنے کے بیان مین ۱۵۵  
۳. چوتھا باب روزیکے بیان مین ایضا  
پہلی فصل روزیکے بیان مین ایضا  
دوسری فصل روزیکے فاسد  
ہونے اور اُسکی فضا اور  
گمارے کے بیان مین ۱۵۷  
تیسری فصل روزیکی مکروعات  
کے بیان مین ۱۶۱  
چوتھی فصل اعتکاف کے  
بیان مین ۱۶۶  
پانچویں فصل صدقہ فطر کے  
بیان مین ۱۶۹  
چھٹیں فصل قربانی کے  
بیان مین ۱۷۲  
ساتھویں فصل حقیقہ کے  
بیان مین ۱۷۵

۱. اکیسویں فصل فوت نماز و نکی  
فضا پر تھنے کے بیان مین ۱۱۶  
۲. بیسویں فصل سجدہ سجدہ  
کے بیان مین ۱۱۸  
۳. تیسویں فصل بیمار کی نماز  
کے بیان مین ۱۲۲  
۴. چوبیسویں فصل کشتی مین نماز  
پر تھنے کے بیان مین ۱۲۴  
۵. پچیسویں فصل سجدہ ثلاثہ  
کے بیان مین ۱۲۶  
۶. چھٹیسویں فصل مسافر کی  
نماز کے بیان مین ۱۲۹  
۷. ستائیسویں فصل جمعہ کی  
نماز کے بیان مین ۱۳۳  
۸. آٹھائیسویں فصل عید مین کی  
نماز کے بیان مین ۱۴۰  
۹. اُنٹیسویں فصل خوف کی  
نماز کے بیان مین ۱۴۳  
۱۰. بیسویں فصل جنازے کے  
احکام کے بیان مین ۱۴۴

خطبة الجمعة.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْصَى مَقَادِيرَ الْقَلَمِ.  
 أَجْرِي يَمَّا بَيْعَ الْوَدَى جَلَى مَنَاصِيرَ الْكُرْمِ.  
 فَرَدَّ تَعَالَى ذِكْرَهُ رَبِّ تَوَالِي بَرَّةٍ مَوْلَى تَوَاتُفِ نَصْرَةٍ  
 مَلِكٍ تَفَضَّلَ بِاللِّعْمِ صَدَقَ سَلَامُ مَنْ عَدَلَ  
 الطِّيفِ مَحْسِنِ أَحَدٍ قَدِيمِ أَبْرَعٍ عَنِ انْدِرَاسِ  
 وَالْهَرَمِ حَيِّ حَلِيمٍ وَاجِدٍ حَقِّ عَلِيمٍ مَا جَدَّ بَرِّ  
 إِلَهٍ وَاحِدٍ رَبِّ يَمِيٍّ عَنِ خِدْمِ بَرِّ رَوْفٍ نَافِعٍ ضَارٍ  
 مَدْلٍ دَافِعٍ مَا دِدْلِيلٍ دَافِعٍ خَيْرِ حَكِيمٍ مَنَّعٍ  
 بَثْنَاهُ نَطَقَ السَّمَاءُ وَبَا مَرَّةٍ قَامَ الْهَوَاءُ وَبِفَضْلِهِ ظَهَرَ  
 الصِّيَاءُ وَبِلَطْفِهِ كَشَفَ الظُّلْمَ خَلَقَ مَا لَا يَخْلُقُ رِزَاقُ  
 مَا لَا يَرْزُقُ فَتَاحَ مَا لَا يَفْتَحُ قَسَامَ مَا لَا يَنْقَسِمُ  
 عَمَّا لَوْرِي أَحْسَنَهُ بَحْرُ الْحَجَى بَرَّهَا نَدَى قَهَرٍ



الْعَدَى سُلْطَانَهُ بِرِ الْوَجْهِ وَدَمْنِ عَدَمٍ . جَلَى صَدْرَهُ  
بِالصَّفَا حَلَى قُلُوبًا بِالصِّيَاةِ . يَنْسَى عِيوبًا بِالْعَطَا  
يَمْحُو ذُنُوبًا بِالْكَرَمِ . اخْتَارَ صِدْقًا بِالْعَلَى رَبِّ  
الْبَرِيَّةِ وَالْوَرَى ذَاكَ النَّبِيَّ الْمُصْطَفَى فَرَامَةً  
خَيْرِ الْأَمْرِ . ذَاكَ الْإِمَامَ الْمُرْسَلِينَ ذَاكَ الشَّافِعِ  
الْمَلَكَيْنِ . هُوَ رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ بَدْرُ الْعَرَبِ  
شَمْسُ الْعَجْمِ . مِنْ شَعْرِهِ زَيْنُ الْهَدَى مِنْ  
خَلْقِهِ نُورُ الْعَالَى . مِنْ صَدْرِهِ فَيْضُ الْقَبْلِ  
مِنْ جُودِهِ دُرُّ الْحِكْمِ . طَهَّ طَبِيبُ حَادِقِ نُورِ  
أَمِينٍ صَادِقٍ . وَحْيُ بَيَانٍ نَاطِقٍ خَتَمُ السَّالِقِ  
بِالْوَسْمِ . أَوْلَادُهُ فِي دَارِهِ أَعْدَاؤُهُ فِي نَارِهِ . صَدِيقُهُ  
فِي غَارِهِ ذَاكَ الْعَطِيقُ الْمُحْتَرَمُ . خَيْرُ الرِّفِيقِ  
الْأَصْفِيَا يُؤَيِّدُكَ وَتَاجُ الْأَوَّلِيَا . ثُمَّ الْعَمَرُ بِحُجْرِ الْعَطَا  
مِصْبَاحٌ فِي لَيْلِ الظُّلَمِ . فَالْحَيَاةُ مَعَ قَوْلِ الْوَدَى

عَمَّانَ يَتَّبِعُ الْحَيَاةَ وَالْمَرْتَضَى شَمْسُ  
الضُّحَى أَعْلَى عَلَيَّ الْمُحْتَشِمِ أَسَدُ إِلَهٍ  
الْغَالِبِ مَطْلُوبُ كُلِّ الطَّالِبِ لِلرُّوحِ أَحْمَدُ  
قَالَ لِلتَّاجِ مَالِكُ الْعِلْمِ سِبْطَاهُ فِي رِضْوَانِهِ  
عَمَّا هُوَ فِي غَفْرَانِهِ رَهْطُ لَفِي سُبْحَانِهِ بِشَرِي  
لَهُمُ رَبُّ الْحَرَمِ صَلُّوا عَلَيَّ أَزْوَاجِهِ أَيضًا عَلَيَّ  
أَحِبَّائِهِ سَبَقًا لِدَيِّ الْوَا حِدِ لَوْحًا يَحَامِي  
بِالزَّمَمِ يَا يَهَا النَّاسُ أَعْمَلُوا بِالْمَوْتِ وَالْحَشِيرِ  
اذْكُرُوا لِلَّهِ ذِي الْمَجْدِ اعْبُدُوا وَارْأَسَعُوا إِلَى  
دَرَجَاتِكُمْ أَيْنَ الْمُلُوكُ الْعَالِيَةِ بَابُ الْفُصُورِ  
الْغَالِيَةِ صَارُوا عِظَامًا بَالِيَسَهُ رَبُّ تَخْصِصِ  
بِالْقَدَمِ فَافْغِرْ لَنَا إِنَّا مَنَّا وَاسْتَرْ لَنَا أَجْرًا مَنَّا  
ثَبَّتْ لَنَا أَقْدَامَنَا إِنَّكَ تَفَرِّدُ بِالْأَكْرَمِ

اب صدق دل سے ہو سوا اسم کی یاقین سو \* اللہ کو حاضر گو  
 مت بھولو اسکو ایک دم \* مانو تم اس کے امر کو باز آؤ اسکے  
 ہمیں سے \* جتنے کیا سب خلق کو ال کرے \* موجود آؤ وہ دم  
 جو امر حق لادے \* بخاؤ رتا رہے حق سے سدا \* کرتا رہے وہ فرض ادا  
 جنت لے اسکو ارم \* جو امر سے غافل رہے اور ہمیں سے شاغل  
 رہے \* درد و زخ اسفل رہے حادثا بصدد درد و الم \* دنیا کو  
 فانی جان لو مرنے کو ہر حق تھان لو \* یہ بات حق سے مان لو جانو  
 اسے فرض اتم \* یار و عزیز و دوست و دنیا میں ہرگز مت بھنسو  
 دل اسکی آلفت میں نہ دمت \* تم اپنا غم \* آدم کہاں خوا  
 کہاں مریم کہاں عیسی کہاں \* ناردن اور موسی کہاں  
 اس بات کا بھی سبکو غم \* چلنا یہاں سے ایک دن آوے نہ کام  
 اعمال میں \* جانے کا دن آوے ہی گن دہیے دم زیادہ نہ کم  
 اک روز ایسا ہووے گا جو قبر میں تو سوویگا شرم گزے سے روپکا مولی  
 رکھے دن پر شرم \* چلنا وہاں ناچار ہی جس جاہ کوئی یار ہی  
 یا مور ہی یا مار ہی یا خاک ہی یا خون بہم \* مت کر بھر و ساد و کا  
 مت دل دکھا ایک روز کا کریا اندھیرا گور کا جو ہی وہاں سو سو  
 قدم \* در اس گھڑی سے جان میں چھوڑیں تجھے کر کر دفن \*  
 آؤ سنا بھر میں سب مرد و زن ماتی میں کر کر نہ عدم \* نہ نگر نہ کبیر آؤ نیکی  
 جب ہو چھین ترا ہی کون وہ \* چار دن طرشت سے از غضب  
 بھر خاک ہووے تجھ پہ خیم \* روز قیامت آوے جب خلقت  
 آئیں قبروں سے سب قاضی تو ہو اس روز وہ جاری

کرے سب برکم \* نیکم بدی تو لین و دان نامہ سبھی کھولیں و دان  
 جب دست و پا بولیں و دان جاتا رہے سارا جہرم \* بھائی کو بھائی  
 جھوڑ دے پتے کو مائی جھوڑ دے \* خاوند قبیلاہ جھوڑ دے اور  
 برے کھل بل بہم \* بدلتا ہے و دان باپ کو جب دیکھے اُسکا ہا پکو  
 سب بار ہوں آپ آپ کو ساتھی نہ ہو جزا بنادم \* آدم سے تا عیسی  
 ہی نفسی بنکارین و دان سبھی \* بولے و دان ایک اُستی احمد ہی  
 صاحب چشم \* کوئی نہ کام آدے و دان غیر از عمل ای مومنان  
 \* یا مصطفیٰ ہو دین شفیع یا بخشے مولیٰ از کرم \*

\* اند کے نشینہ و خطبہ ثانی بخواند \*

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ الْجُمُعَةَ عِيدًا  
 لِلْمُسْلِمِينَ وَاسْتَغْفَارَ الذُّنُوبَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَكَفَّرَ  
 وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ  
 بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ  
 يَهْدِي اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ  
 وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ  
 وَنُشْهِدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ تَبَتُّوا قُلُوبَكُمْ

بِالطَّاهَاتِ . وَصَلُّوا عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ الْمُصْطَفَى  
صَاحِبِ الشَّفَاعَاتِ . بِدَسْتِ رَاسْتِ . بِخَوَانِهِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى  
مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ بَعْدَ مَنْ صَلَّيْتَ وَصَلَّامُ دَسْتِ بِدَسْتِ  
بِخَوَانِهِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ بَعْدَ مَنْ  
قَدْ وَقَامَ . وَصَلِّ عَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ  
وَعَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ  
وَعَلَى أَهْلِ طَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ . وَارْحَمْنَا مَعَهُمْ  
بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ . نَزَّاهُ اللَّهُ تَعَالَى  
بِأَدْنَاهُ إِسْلَامًا رَاتُوفِيْقَ عَمَلٍ خَيْرٍ دَهَادَهُ اللَّهُمَّ  
وَفَقَهُ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى وَاجْعَلْ آخِرَهُ خَيْرًا مِنْ  
الْأَوَّلَى اكْمَلْ وَادْفِنِي . اللَّهُمَّ انصُرْ مَنْ نَصْرَ دِينِ  
مُحَمَّدٍ وَارْحُضْ مَنْ خَذَلَ دِينِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
عِبَادَ اللَّهِ . إِنَّ اللَّهَ يَا مَرْبَا الْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ  
ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَارِ وَالْبَغْيِ

يُحِطُّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ. وَادْكُرُوا اللَّهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوهُ  
يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللَّهِ تَعَالَى أَعْلَى وَأَدْلَى  
وَأَعَزُّ وَأَجَلُّ وَأَتَمُّ وَأَمْرٌ أَكْبَرُ.

\* وَيُغِيرُ خَلْقَهُ جَمَدٌ \*

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.  
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هُوَ خَيْرُ مَا نَحْنُ لَهُ وَالشُّكْرُ لِلَّهِ الَّذِي هُوَ  
حَسَنُ مَا نَحْنُ لَهُ. فَتَدْرُسُ عَنْ صِفَةِ الْخَلْقِ بِرَبِّهِ.  
رَبِّ أَرْزَلِي خَلْقَ الْخَلْقِ كَمَا لَا. لَا ضِدَّ وَلَا نِدَّ وَلَا  
حَدَّ لِمَوْلَى هُوَ الْآنَ كَمَا كَانَ وَلَمْ يَلْقَ زَوْجًا وَلَا. لَا مِثْلَ  
لِمَنْ صُورَ مِثْلًا وَنُظِيرًا هُوَ مَنْ قَالَ سِوَى ذَلِكَ قَدْ  
قَالَ مُعَا لَا. لَا شَبَهَ وَلَا مِثْلَ وَلَا كُفُولَ مَوْلَى هُوَ  
لَا وَلَدَ وَلَا وَالِدَ لَا عَمَّ وَخَالَ لَا. لَا قَبِيلَ وَلَا بَعْدَ وَلَا  
وَقْتَ زَمَانًا هُوَ لَا مَانِعَ لَا حَاجِبَ لِلَّهِ تَعَالَى. الْأَوَّلُ  
وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ حَقًّا وَالْبَاطِنُ مَوْلَا بِلَا قَبِيلَ وَقَالَ لَا.

لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ وَلَا رَبَّ سِوَاهُ. آمِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَحِيَّةُ  
الْقُرْبِ كَمَا لَا. ثُمَّ أَشْهَدُ بِاللَّهِ هُوَ الْوَاحِدُ حَقًّا. ثُمَّ  
أَشْهَدُ بِالْأَحْمَدِ لِلَّهِ تَعَالَى. سَلَّمَ اللَّهُ عَلَى أَفْضَلِ  
رُسُلِ وَنَبِيِّي. فِي كُلِّ صَبَاحٍ وَمَسَاءٍ وَزَوَالٍ. وَأَرْحَمَ  
اللَّهُ لِمَنْ نَالَ بِفَضْلِكَ. لِي الْغَارِ رَفِيقًا وَمِنَ النُّورِ  
تَلَا لَا. ثُمَّ أَرْحَمَ عَلَى أَعْدَلِ أَصْحَابِ جَبْهَيْدِ  
فَارُوقِ عَزِيزٍ فَذَاكَ كُفْرًا زَالًا. ثُمَّ أَرْحَمَ عُمَانَ  
لِإِحْسَانِ كَثِيرٍ. لِلدِّينِ نَصِيرٍ وَمِنَ النُّورِ جَمَالًا.  
ثُمَّ أَرْحَمَ أَسَدًا وَعَلِيًّا وَوَلِيًّا. مِنْ عِلْمٍ جَلِيٍّ وَمِنَ  
الْقُرْبِ كَمَا لَا. ثُمَّ أَرْحَمَ حَسَنَيْنِ وَمَا سَبَطَ أَحْمَدَ.  
وَالْحَمْدُ عِبَّاسٍ مِنَ الْقُرْبِ كَمَا لَا. وَالْفَاطِمَةُ  
الْزَهْرَاءُ مِنْ نُورِ أَبِيهَا. تَتَشَفَّعُ لِلَّامَةِ وَالْقَوْمِ  
كَسَالِي. يَا قَوْمَ لَنَا التَّوْبَةُ لَيْلًا وَنَهَارًا. وَالطَّاعَةُ لِلَّهِ  
تَقْدَسُ وَتَعَالَى. إِنْ شِئْتَ مِنَ الْخَوْفِ أَمَا نَأْوُ

سَلَامًا • لَا تَهْوِلِمَا حَمْدَ اللَّهِ تَعَالَى • إِنَّ شِئْتَ مِنَ  
 النَّارِ نَجَاتًا وَفَلَا حَآ • فَأَعْبُدْهُ يَقِينًا بَعْدَ رَوَا صَالًا •  
 طُوبَى لِمَصَلِّ بِصَفَاءٍ وَبِصِدْقٍ • قَدْ يَحْصُلُهُ  
 الْقُرْبُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى • هِيَآتَ لِمَنْ يَرْغَبُ عَنْ  
 ذِكْرِ اللَّهِ • قَدْ يَجْمَعُ لِلنَّفْسِ عَذَابًا وَنَكَالًا •  
 هِيَآتَ لِمَنْ ضِيعَ عَمْرًا بَوْرًا • فَسْقَا وَفَجْوَ رَا  
 فَسَادًا وَخَبَالًا • يَا رَبِّ تَبَارَكَ لِمَصْلِينَ جَمِيعًا •  
 عِلْمًا وَبَيَانًا وَجَمَالًا وَكَمَالًا •

کرتا قیامت زنده آفرنا آفرنا \* درهم جو خور تا بنده آفرنا آفرنا  
 نه شاه ماند در جهان نه ماه اندر آسمان \* نه آسمان یابد امن آفرنا آفرنا  
 مردم خدا را یاد کن دل را ز غم آزاد کن \* جان را همیشه شاد کن  
 آفرنا آفرنا \* آدم کجا حوا کجا آن دانه میگذرد کجا \* آندم کجا این دم کجا  
 آفرنا آفرنا • آن کشتی عمان کجا آن نوح کشتی یان کجا \* آن موج  
 طوفانی کجا آفرنا آفرنا \* حضرت سلیمان شد کجا دود خوش الحان کجا  
 آن یوسف تا بان کجا آفرنا آفرنا \* عشق ز لیلی کجا تحت سلیمانی کجا  
 آن ماه کنعانی کجا آفرنا آفرنا \* لیلی کجا محنون کجا آن غمره شیرین کجا



فرماندهم خست و کجا آخر دنیا آخر دنیا که خست است اسکا خست می آن در نعت  
 بالاشری \* بر خلق \* الم سرودی آخر دنیا آخر دنیا \* بر دولت دنیا میر  
 خود را اکی اند و همگین \* گاهی جهان گاهی چنین آخر دنیا آخر دنیا \* ای  
 دل تو با حق یار شود ز غرق پیروز شو \* خافش مشو هشیار شو  
 آخر دنیا آخر دنیا \* کو سمدی شیرین زبان کو حافظ غیب الحسان  
 کو خرد و طوطی بیان آخر دنیا آخر دنیا \*

نَبَهْنَا اللَّهُ عَنْ نَوْمِهِ الْغَافِلِينَ وَنَعْنَعْنَا دَايَاكُمْ  
 بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ إِنَّهُ تَعَالَى جَوَادٌ كَرِيمٌ  
 مَلِكٌ بَرٌّ ذُو فَرحِيمٍ

\* خطبه ثانی اندکی شسته درود خوانده بخواند \*

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ الْجُمُعَةَ عِيدًا  
 لِلْمُسْلِمِينَ وَاسْتَغْفَرَ رَأْسَ نَوْبٍ لِلْمُؤْمِنِينَ وَاشْهَدُ  
 أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنُشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا  
 عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَمَا يَضِلْ لَهُ مَنْ  
 يَضِلْ لَهُ فَمَا يَهْدِي لَهُ وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ  
 يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ

وَسَلِّمْ وَأَتَسْلِمًا بِدَسْتِ رِاسَتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ بَعْدَهُ أَنْفَاسِ الْمَخْلُوقَاتِ  
بِدَسْتِ مُحَمَّدٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ  
مُحَمَّدٍ بَعْدَهُ أَشْعَارِ الْمَوْجُودَاتِ وَصَلِّ عَلَى جَمِيعِ  
الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ  
وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ وَارْحَمْنَا مَعَهُمْ بِرَحْمَتِكَ  
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ •

اللَّهُ تَعَالَى بِأَنْشَاءِ إِسْلَامٍ رَاتُوفِيْقٍ عَمَلٍ خَيْرٍ دَهَادٍ  
اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ رَحِيمًا عَلَى الْعُلَمَاءِ وَالْفُضَلَاءِ وَالصَّالِحِينَ  
وَالْفُقَرَاءِ وَالْغُرَبَاءِ وَالرَّعِيَّةِ • وَاللَّهُمَّ أَنْصُرْ  
مَنْ أَنْصُرْ دِينَ مُحَمَّدٍ وَدِينَ آلِ مُحَمَّدٍ • وَاخْذُلْ  
مَنْ خَذَلَ دِينَ مُحَمَّدٍ وَدِينَ آلِ مُحَمَّدٍ • عِبَادَ اللَّهِ  
إِنَّ اللَّهَ يَا مَرْبَا الْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ • دَايِمَةُ عِزِّ  
الْقُرْبَى وَيَنْهَى مِنَ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ •

يَعْظُمُ لِعَظَمَتِكَ تَذَكُّرُونَ مَا ذَكَرُوا اللَّهَ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ  
الْجَلِيلِ الْجَبَّارِ يَذْكُرُكُمْ وَأَدْوَاهُ يَسْتَجِيبُ لَكُمْ  
وَأَسْتَغْفِرُوهُ يَغْفِرْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللَّهِ تَعَالَى أَهْلَى وَأَوْلَى  
وَأَعَزُّ وَأَجَلُّ وَأَمَرُّ وَأَكْبَرُّ.

• خطبة عيد الفطر •

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالْعِزَّةُ لِلَّهِ وَالْعِزَّةُ لِلَّهِ وَالْقُدْرَةُ  
لِلَّهِ وَالْمِنَّةُ لِلَّهِ • سُبْحَانَ اللَّهِ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ  
سُبْحَانَ مَنْ شَرَحَ صُدُورَ الصَّائِمِينَ بِإِشْرَاقِ  
أَنْوَارِ الْمَعْرِفَةِ وَالْإِيمَانِ • وَنَوَّرَ قُلُوبَ الْمُصَلِّينَ  
بِنُورِ الْهُدَى آيَةٍ وَالْعِرْفَانِ • وَبَشَّرَ الْمُؤْمِنِينَ الْعَابِدِينَ  
بِنِعْمَةِ الْجَنَّةِ • وَفَتَحَ عَلَى الصَّائِمِينَ أَبْوَابَ  
الْبَرَكَةِ وَالرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ • اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ

لا اله الا الله والله اكبر الله اكبر والله الحمد  
 سبحان من انزل الفرقان في اشرف ليلة  
 من ليالي شهر رمضان وجعل قيامها خيرا من  
 ألف شهر من الدهور والازمان وارسل فيها  
 الملائكة بتبليغ سلامه على كافة اهل الحق  
 والايقان وغفر لهم بكمال الكرم والاحسان جميع  
 المكابرة والعصيان الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله  
 والله اكبر الله اكبر والله الحمد سبحان من وعد  
 للصائمين يد خول الجنة من باب يقال له ريان  
 لا يدخل فيها الا صائم وشهر رمضان وشر فهم  
 بانواع نعماء الجنان من الكور والقصور والغلمان  
 الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله والله اكبر الله اكبر والله  
 الحمد سبحان من فضل خلوف فم الصائمين  
 على ريح المسك واغفران وادجب على

نَفْسِهِ جَزَاءَ الصَّيَامِ بِكَمَالِ الْكَمِّ وَالأَمْتِنَانِ .  
فَطَوَّبَى لِمَنْ نَالَ جَزَاءَ خَيْرِ الْأَعْمَالِ مِنْدَ لِقَاءِ  
الرَّحْمَنِ وَبَشَى لِمَنْ فَازَ بِسَعَادَاتِ جَزَاءِ الْحَسَنَاتِ  
مِنْ بَيْنِ الْإِنْسِ وَالْجَانِّ . وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا  
اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ . شَهَادَةٌ مُوَصَّلَةٌ إِلَى  
دَارِ الْخُلْدِ وَالْجَنَانِ . وَنَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ  
وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَبَعَثَهُ  
أَعْلَمُوا أَيُّهَا الْمُرْمُونُ أَنَّ يَوْمَكُمْ هَذَا يَوْمُ رِدَاعِ  
شَهْرِ رَمَضَانَ وَيَوْمُ فِرَاقِ هَذَا الشَّهْرِ جَلِيلِ الشَّانِ .  
أَبْكُوا الْوِدَاعَ عَشْرَ رَمَضَانَ يَا حَسْرَتَا وَيَا نَدَامَتَا عَلَى  
فِرَاقِكَ وَوِدَاعِكَ يَا شَهْرَ رَمَضَانَ . هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ  
قَلْخَابَتْ حَنُوكُمْ أَنْوَارُهُ . هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ قَلْخَفَتْ  
مِنْكُمْ أَنْوَارُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْأَمْنِ وَالْأَمَانِ .  
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْمَغْفِرَةِ وَالرَّضْوَانِ . الْوِدَاعُ











